

RARE BOOK ۵۳  
NOT TO BE ISSUED

Checked  
1987

الحمد لله الذي جعل كتاب الجواب شرياً  
والله اعلم بالصواب

# حُسامِ عِبرَت

من تصنیف عارف بالله واصل الى الله حضرت مولانا شمس میرزا علی شمس

قلندر علوی تھانوی حقیقی نظامی رحمۃ اللہ علیہ

خلیفہ حضرت میر غلام حسین احمد عرف میرزا سید ارباب صاحب کس

بہار تمام مسیحا تھانوی

الذی لا یزال یحیی الناس

۵۲۱ CHECKED 1995



## حبل الوریث

یہ کتاب علم حقایق میں حضرت منشی میر امداد علی شاہ صاحب قیلہ علیہ الرحمہ کی تصنیف ہے حضرت علیہ الرحمہ نے اردو زبان میں نہایت آسانی کے ساتھ تمام مسائل تنزلات ستہ وغیرہ تحریر فرمائے ہیں۔ قیمت ۳۰ روپے۔

## سیر السلوک

یہ کتاب میں عظیم فیض پوری علیہ الرحمہ کے ایک غزل کی شرح ہے جسکو حضرت منشی صاحب علیہ الرحمہ نے سلوک کے طریقہ پر شرح کیا ہے اور یہ بات دکھلائی ہے کہ ساکنان راہ خدا کو کس طرح راہ طے کرنا چاہیے۔ قیمت ۱۰ روپے۔

## خانہ خمار و خرابات میکیش

حضرت میکیش تھانوی کا دوسرا اور تیسرا دیوان جسکو دفتر خدنگ نظر کی مفت لکھنؤ میں طبع کرایا گیا ہے علاوہ لطف زبان کے لکھائی چھپائی بھی قابل دید ہے۔ قیمت ہر دو جلد ۱۰ روپے۔

## شراب الصالحین

حضرت میکیش تھانوی کا پانچواں دیوان ہے جو ابھی لکھنؤ سے طبع ہو کر آیا اسکی بھی لکھائی چھپائی کا قدر وغیرہ نہایت عمدہ ہے۔ قیمت ۶ روپے۔

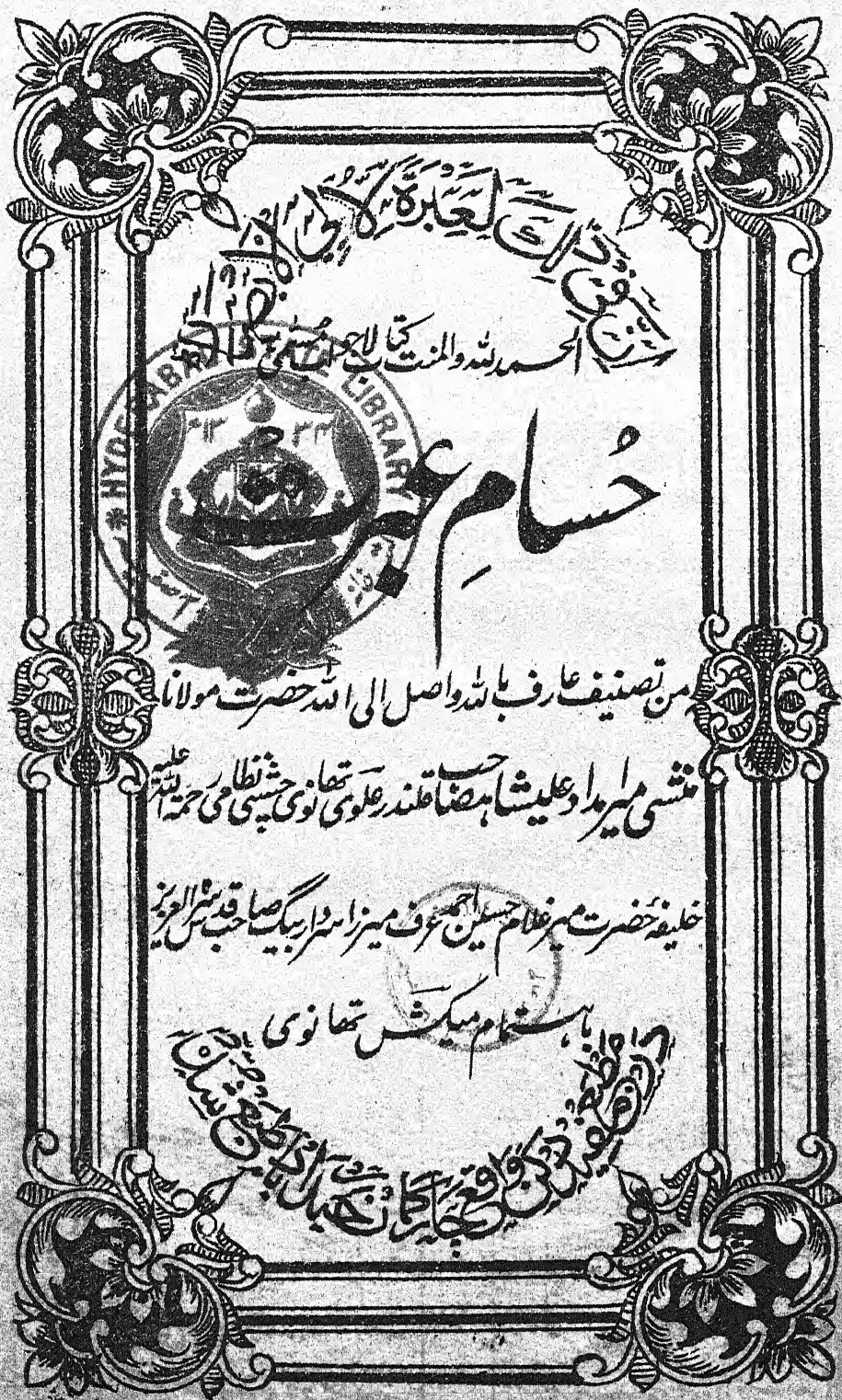
## معیار فصاحت

میر سادہ شاعران کے کام کا ہے اس میں اردو زبان کے متروک الفاظ اور بہت سے الفاظ کی صحت کی گئی ہے یہ میر سادہ شاعر کے پاس رہنا چاہئے۔ قیمت ۱۰ روپے۔

## تمہیں

رشید الدین خان۔ مدرسہ حضرت میرزا سید ابوبکر علیہ الرحمہ محمد محبوب کی مہنت





تألیف  
احمد الله والمنتهى  
لکھنؤ

حسام

من تصنیف عارف بالله واصل الی الله حضرت مولانا

منشی میرداد علی شاہ رضا قلندر علوی تنہا نوی حشری علی

خلیفہ حضرت میر غلام حسین عرف میرزا میرزا بیگ صاحب قریب العزیز

بہشت نام میکش تنہا نوی

لکھنؤ

ف  
ر  
لو  
ن  
ن  
ف  
ر  
اب  
لو  
ک  
حالی  
فا  
س  
ر  
ہندی



۶۲۱۸	داخلہ نمبر
۲۵۱۲	فن نمبر
۲۱۸۶	تاریخ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

کان مالک ملک یوم دین است  
 ہے وحدت مطلق اعتباری  
 لحد یولد ولحد یلد ابد ہے  
 وحدت سے ہے کثرت و سکی منہر  
 باطن ایسا کہ خود ہے ظاہر  
 ذات او سکی ہے جامع النقصین  
 وہ پانی میں آگ کو جلا دے  
 مٹی میں ہوا ہوا میں مٹی  
 باؤل کی طرح آؤرین ہوا پر  
 اوست مرید او بصیر است  
 عالم غمہ حادث او قدیم است  
 یہ دفتر کن ہے او سکی آفات  
 اہمال شہود میں او سیکے

ان باتوں میں آگ کو جلا دے

الحمد لرب العالمین است  
 ذات او سکی شرو ط سے عاوی  
 اللہ احد ہے اور حمد ہے  
 کثرت میں ہے وحدت او سکی مضم  
 اول ہے وہ ایسا خود ہے آخر  
 ایک جنس میں او سکی لگے خد  
 وہ آگ میں پانی کو بہا دے  
 وہ چاہے تو ہوا سبھی اکھٹی  
 وہ چاہے تو بجاری بجاری تھر  
 ادھی وعلیم و او قدیر است  
 ہم اوست سبح و او کلیم است  
 نامنا ہی میں او سکی آیات  
 ارواح جنود میں او سیکے

الحمد لرب العالمین  
 الرحمن الرحیم  
 مالک یوم الدین  
 لا یشرط شیء  
 قل ہذا اللہ احد اللہ الصمد  
 لم یلد ولم یولد  
 ہو الاول ہو الآخر  
 ہو الاول  
 فی الجہان  
 جاملا وھی تنتر  
 من العباب  
 ذوالی وایم  
 ان اللہ واحد  
 لا یحبون  
 جودہی  
 نہا انکف ۱۱







وہ جب ہے کشیخ معرفت  
ہے جبرِ عقیدت اوسکی تسم  
کیا ہے نزول کیا ہے معراج  
وہ ان کیا تھا جو یان نہ ہاتھ آیا  
وان قطع تھی دوری زمانی  
آئے گئے اور تھا بسترِ اگریم  
اور ظل و قیاس میں کب آئی  
یہ بھید محققون نے کھولا  
لکھا ہے کتب میں اکثر ان نے  
اوس رازِ نہان سے ہر عیان کچھ  
آدم میں وہ سب نہان ہوا تھا  
ظاہر ہوا افضل البشر سے  
احمد نے یہاں ظہور پایا  
دل سے تن و تن سے مایہ گل  
معراج اوسکی اک کشش تھی  
وہ عرش پہ عرش اوسکے لوہین  
تھا عرش بھی محو اسکے دل سے  
آن این بودست و گشت این آن  
جان نور میں نور لا مکان میں  
یہ وہ ان تھا کہ یاد وہ یان یہ کیا تھا  
در آئینہ نیست ز خود و وطن اشت  
ما اوشی عبدہ فاوح



اب مانے وہا نہ کوئی مانے  
مناجات مبارک گاہ قاضی الحاجات بطلب دل شکستہ اسینہ پرستہ  
علوی تو پھنسا ہے آب و گل میں  
کیا تھے ہے یہ دل کی خطری  
غم کیا ہے کہ جس سے دل کو ہے ربط  
کیا ہے امن شہید مضطر  
مضطر کو دعا کے واسطے سے  
اب تیرا بھی دل جو مضطرب ہی  
گر چاہے کامل خطری

اسرار خدا ہی جائے  
کر فکر کہہ اضطراب دل میں  
اور کہتے ہیں کہ بقیاری  
کیا در دے جس کا دل کو ہے ضبط  
تے یکشف سو و جسک مطلب  
ادعویٰ اسبج لکھ ہے  
کر تو بھی دعا جو کہ طلب ہے  
تو کر یہ دعا باہ و زاری

یار ب مراد دل ہے یا کہ تھیر  
اس سختی سے عقل میری کم ہے  
خدا اللہ علیٰ قلوب است  
دل مراد ہوا ہے کا کج حصار  
اس تنگدلی نے مجھ کو مارا  
سینے سے یہ دل مراد اگر  
دل دے کہ جو آفت و بلا ہو  
جس دل میں کہ آرزو ہو وہو و  
جس دل میں نہ ہو غبار کا نام  
پانی کا نہ قطرہ اک نہ نام ہو  
اور نار سے نور ہو گیت ہو  
گر آب ہو نار سے بدل ڈال  
سینہ مراد فبارہ کر دے  
دو رخ کی ہوا بھی پھر اگر گئے  
دل سے کہ جو عشق سے بھر ہو

اہن ہے کہ ریل ہے یا کہ پتھر  
مصدق قست قلوب ہم ہے  
یا مرض فی قلوب کا مست  
بل کا حجر او اسند قسوة  
دل ہے مراد کہ سنگ خارا  
اک دوسرا دل مجھے عطا کر  
آغوش سر شک میں ملا ہو  
جس میں قطرہ لہو نہ ہو و  
جسمین نہ ہو اکا ہوئے کہ کام  
سب چشم کی راہ ہو گیت ہو  
کلفت کا سرور ہو گیا ہو  
دو رخ کے شرار سے بل ڈال  
اس دل کو کمال اک بھر دے  
بھر جائے جلا سے جلکے جائے  
شوق شوق نفس مار کہ مطلقہ ہوا  
سبب جس کا معاملہ ہو

۱۱  
۱۲  
۱۳  
۱۴  
۱۵  
۱۶  
۱۷  
۱۸  
۱۹  
۲۰  
۲۱  
۲۲  
۲۳  
۲۴  
۲۵  
۲۶  
۲۷  
۲۸  
۲۹  
۳۰  
۳۱  
۳۲  
۳۳  
۳۴  
۳۵  
۳۶  
۳۷  
۳۸  
۳۹  
۴۰  
۴۱  
۴۲  
۴۳  
۴۴  
۴۵  
۴۶  
۴۷  
۴۸  
۴۹  
۵۰  
۵۱  
۵۲  
۵۳  
۵۴  
۵۵  
۵۶  
۵۷  
۵۸  
۵۹  
۶۰  
۶۱  
۶۲  
۶۳  
۶۴  
۶۵  
۶۶  
۶۷  
۶۸  
۶۹  
۷۰  
۷۱  
۷۲  
۷۳  
۷۴  
۷۵  
۷۶  
۷۷  
۷۸  
۷۹  
۸۰  
۸۱  
۸۲  
۸۳  
۸۴  
۸۵  
۸۶  
۸۷  
۸۸  
۸۹  
۹۰  
۹۱  
۹۲  
۹۳  
۹۴  
۹۵  
۹۶  
۹۷  
۹۸  
۹۹  
۱۰۰

۱  
۲  
۳  
۴  
۵  
۶  
۷  
۸  
۹  
۱۰  
۱۱  
۱۲  
۱۳  
۱۴  
۱۵  
۱۶  
۱۷  
۱۸  
۱۹  
۲۰  
۲۱  
۲۲  
۲۳  
۲۴  
۲۵  
۲۶  
۲۷  
۲۸  
۲۹  
۳۰  
۳۱  
۳۲  
۳۳  
۳۴  
۳۵  
۳۶  
۳۷  
۳۸  
۳۹  
۴۰  
۴۱  
۴۲  
۴۳  
۴۴  
۴۵  
۴۶  
۴۷  
۴۸  
۴۹  
۵۰  
۵۱  
۵۲  
۵۳  
۵۴  
۵۵  
۵۶  
۵۷  
۵۸  
۵۹  
۶۰  
۶۱  
۶۲  
۶۳  
۶۴  
۶۵  
۶۶  
۶۷  
۶۸  
۶۹  
۷۰  
۷۱  
۷۲  
۷۳  
۷۴  
۷۵  
۷۶  
۷۷  
۷۸  
۷۹  
۸۰  
۸۱  
۸۲  
۸۳  
۸۴  
۸۵  
۸۶  
۸۷  
۸۸  
۸۹  
۹۰  
۹۱  
۹۲  
۹۳  
۹۴  
۹۵  
۹۶  
۹۷  
۹۸  
۹۹  
۱۰۰

دل بستی از عشق  
 و لایسائی و بستی قلب  
 بعد از این  
 بین الاصبیون  
 دل بستی از عشق  
 بعد از این  
 انسان کامل  
 که سوا سبک است  
 است این کامل است  
 سبک پاره آن  
 و اندر سبک

وہ دل کہ ہو پاک آب و گل سے  
 وہ دل کہ ہو فتنہ و بستی از حوادث  
 وہ دل کہ ہو غرض سے بے غرض ہو  
 وہ دل کہ جو آبلہ سار بجائے  
 وہ دل کہ خدا کا ہو گداز گاہ  
 وہ دل کہ پر اضطراب ہو  
 وہ دل کہ مسکین لا مکان ہو  
 وہ دل کہ جو عرش کا ہو تارا  
 وہ دل مجھے دے کہ بے مثل ہو  
 دوزخ بسو مہر مانتے  
 سلم دل کوہ ارجمندی  
 خواب سہ عمر کا خفتہ  
 محتاج کے دل کا حوصلہ ہو  
 شجون زن اشکر شکایات  
 سوداے دماغ دشت گردان  
 محصور سزائے شکساری  
 قفل دہن چیل رسیدہ  
 مشتاقی قلب وعدہ گیران  
 مخموری چشم نیم خوابان  
 ضبط جگر بلا رسیدہ  
 ہر شہ بہشت دل مور  
 بالوسی فاقہ یتیمان  
 تیغ لہ ہنوک خار حسرت  
 مغرور مستلغ نامرادی  
 امید دل جفا کشیدہ

دل بستی از عشق  
 بعد از این  
 انسان کامل  
 کہ سوا سبک است  
 است این کامل است  
 سبک پاره آن  
 و اندر سبک

وہ دل کہ بری ہو نام دل سے  
 وہ دل کہ ہو بستی از امت  
 وہ دل کہ نہ جہل میں نہ مرض ہو  
 وہ دل کہ جو پانی ہو سکے بجائے  
 وہ دل کہ نہ تجھیں ہو حسرت  
 بان یہ بھی نہیں کیا ہوئے  
 اور مصحف پاک کا سیرا  
 طوبے کی شخ کا جو چھل ہو  
 جنت پر نیم محسوس ہائے  
 تاج سر خیم حرم بلندی  
 بیداری دیدہ نہفتہ  
 مظلوم کے دل کا کوئلہ ہو  
 برسم کن محفل حکایات  
 بیتابی پائے رہ نور دان  
 آزاد رہ خود اختیاری  
 مہربان خست آرمیدہ  
 بیباکی خاطر اسیران  
 مستی سر عدم شتاتان  
 جذب دل عافیت رسیدہ  
 محتاط خیال خاطر کور  
 شرح رخ شکر ذمیان  
 جوالہ شعلہ زار حسرت  
 نازندہ لہجہ حسرت زادی  
 نومید می جان طلب رسیدہ



نوحه گر بزم ماتم خویش  
 نقد مشت فرخ دستان  
 مجبوری پاشکسته در باز  
 گویای طفل نور مطین  
 دامان نگاه خا کساران  
 صورتکده بتان غمینی  
 ناموس خسر و بیاد واده  
 مست سے طرز یکسختی  
 بحشم حیات اہل عقیدت  
 رنگ رخ خون آرزو ما  
 خط سیاهے ساکب عشق  
 کیف دل حامل امانت  
 ثابت قدم رہے یقین  
 مفتاح صلوات با حضوری  
 تفریح شلوب بروزه واران  
 آغاز صلاح نیک نبتان  
 تدبیر امور سے حواسان  
 نشانے بطون عقل کل  
 ہو لفظ لب حقیقت کل  
 صحرائے طاسم کا بلو لا  
 سیل عسری رخ خجالت  
 تحصیل شکوہ تاج بر سر  
 مفتون اداسے بے تیزی  
 مشتاقی قلب سینہ سوزان  
 موج سر بحر فتنہ زادی  
 عاشقی

یہ بیچن کان فی ذہن علمی مہر فی الآخرۃ العجا

پروانہ مشعل غم خویش  
 عقل سر حال سے پرستان  
 مختاری عادت ر عشاق  
 خاموشی حیرت جہنم  
 گلابا نگ بکوش سواران  
 جلوہ گشت ابدان عینی  
 عار و دل شکر کیف نہادہ  
 حمیازہ کس مفلسی ہو  
 ہمدردن شنگان جلوت  
 آواز شکست آبرو ما  
 سر مایہ حال ہا لک عشق  
 سنگینی کوہ استقامت  
 اور سرمہ چشم دور بین ہو  
 کحل البصری علاج کوثری  
 مشغولی حال حج گزاران  
 انجام دھاسے حق پرستان  
 تقدیر جبین حق شناسان  
 تصویر ظہور شکل کل ہو  
 معنی دل طبیعت کل  
 شکل موہوم کا ہیولا  
 اشک رخسارہ ندامت  
 تسکین شلوب یار و بر  
 مجنون طسری جا بگدازی  
 کشف دل پاک دیدہ و واران  
 مظلوم در شتم نہادی  
 صاحب آداب

لحن الصور  
 عند النظر عند  
 نقار الحسن ۱۲  
 حکات القدس  
 لہذا آخری ۱۲  
 تفصیل عالم  
 عقل کل  
 طبیعت کل  
 شکل کل

ل کہ بری ہونا  
 ل کہ ہو  
 ل کہ نہ جمل  
 ل کہ جو پانی ہو  
 ل کہ تین  
 ل کہ نہیں کیا  
 ل کہ نشان کا  
 ل کہ ایک کا  
 ل کہ شخ کا  
 ل کہ ہم  
 ل کہ اری دیدہ  
 ل کہ دل کا  
 ل کہ محفل  
 ل کہ خود اختیار  
 ل کہ صلوات  
 ل کہ طرا  
 ل کہ عدم  
 ل کہ عاقبت  
 ل کہ سال  
 ل کہ شرف  
 ل کہ نہ از  
 ل کہ حنا  
 ل کہ جان

حرص طفل لب بستان  
 رو پوشی شرم نوعی نشاند  
 اگر سوئے کاه سز نهاده  
 خوتا به دیده جفا کش  
 سر مایه خلق نیک بلیغ جوان  
 بیمار سریر لا عیلا <sup>اولیا</sup> حاجی  
 ازدوشن گننده بار منت  
 غارت گز جمع عشرت تن  
 در و غلش حرارت دل  
 ضد تدبیر خامکاران  
 وه دل که خلاف بوالهوس <sup>مجنون</sup> کار  
 هوشا تم ماه کا ننگ <sup>مضار</sup> بخت  
 تلخا به شورش <sup>مضاج</sup> جگر <sup>مضاج</sup> نایا  
 نوحه گر مشهید <sup>مضاج</sup> تیر <sup>مضاج</sup> تیر  
 موطال آسان بزم کثرت  
 بموضع پیچہ غم <sup>مضاج</sup> غم  
 بهنگام خزان صنوبری <sup>مضاج</sup> هو  
 نیلوفر شری وقت مدطوفان  
 جو قلب منیب هو وه دل  
 دل کے کہ جو ہوشلیم و سالم  
 ہوزا درہ صفات سلیمی  
 سوز دل برق غم عیش  
 خندہ زن غم مرگ اولاد  
 ذوق سیرشتہ <sup>مضاج</sup> رگ <sup>مضاج</sup> رگ  
 کیف اثر <sup>مضاج</sup> نغما <sup>مضاج</sup> عاشق <sup>مضاج</sup>

خوف دل کو دک بستان  
خاموشی شرم نو عروسان  
حافظ <sup>الکاف</sup> مابھی بر یک در فتادہ  
مجبوری خاطر بلا کش  
سنگامہ حسن سادہ رویان  
آوارہ کوئے بد مزاجی  
بر لب نگر قمر نام راحت  
شجون زن خواب اجتناب  
مقصود عدوے راحت  
جنس تحقیق و سیداران  
ہمکا سہ خوفی دادرسی  
پیشانی <sup>عادل</sup> مہر کھینا  
جوش اثر جیون <sup>الہ عشق</sup> سر ہا  
سینہ زن مقتل تکلم  
ہو کل سان جام وحدت  
میر لب فرش ماتم عمر  
اور پیش جیت مدوری ہو  
اور عبسرتی حین جبر عمان  
جو تیرا حبیب ہو وہ دل ہے  
دل دے کہ جو ہو علم و عالم  
لَکِنَّ لَیْطَمَنَّ قَلْبِی  
خارہ جیب و دام عشق  
ماتم کدہ غم خدا داد  
پیچہ گئے نواسے <sup>الہ عشق</sup> لب لب  
انبوی دود آہ عاشق <sup>صاحبزادہ</sup>

۴۲ عروجی طور غیر از این طبع معی هب را -

۱۰۰  
 ۱۰۱  
 ۱۰۲  
 ۱۰۳  
 ۱۰۴  
 ۱۰۵  
 ۱۰۶  
 ۱۰۷  
 ۱۰۸  
 ۱۰۹  
 ۱۱۰  
 ۱۱۱  
 ۱۱۲  
 ۱۱۳  
 ۱۱۴  
 ۱۱۵  
 ۱۱۶  
 ۱۱۷  
 ۱۱۸  
 ۱۱۹  
 ۱۲۰  
 ۱۲۱  
 ۱۲۲  
 ۱۲۳  
 ۱۲۴  
 ۱۲۵  
 ۱۲۶  
 ۱۲۷  
 ۱۲۸  
 ۱۲۹  
 ۱۳۰  
 ۱۳۱  
 ۱۳۲  
 ۱۳۳  
 ۱۳۴  
 ۱۳۵  
 ۱۳۶  
 ۱۳۷  
 ۱۳۸  
 ۱۳۹  
 ۱۴۰  
 ۱۴۱  
 ۱۴۲  
 ۱۴۳  
 ۱۴۴  
 ۱۴۵  
 ۱۴۶  
 ۱۴۷  
 ۱۴۸  
 ۱۴۹  
 ۱۵۰  
 ۱۵۱  
 ۱۵۲  
 ۱۵۳  
 ۱۵۴  
 ۱۵۵  
 ۱۵۶  
 ۱۵۷  
 ۱۵۸  
 ۱۵۹  
 ۱۶۰  
 ۱۶۱  
 ۱۶۲  
 ۱۶۳  
 ۱۶۴  
 ۱۶۵  
 ۱۶۶  
 ۱۶۷  
 ۱۶۸  
 ۱۶۹  
 ۱۷۰  
 ۱۷۱  
 ۱۷۲  
 ۱۷۳  
 ۱۷۴  
 ۱۷۵  
 ۱۷۶  
 ۱۷۷  
 ۱۷۸  
 ۱۷۹  
 ۱۸۰  
 ۱۸۱  
 ۱۸۲  
 ۱۸۳  
 ۱۸۴  
 ۱۸۵  
 ۱۸۶  
 ۱۸۷  
 ۱۸۸  
 ۱۸۹  
 ۱۹۰  
 ۱۹۱  
 ۱۹۲  
 ۱۹۳  
 ۱۹۴  
 ۱۹۵  
 ۱۹۶  
 ۱۹۷  
 ۱۹۸  
 ۱۹۹  
 ۲۰۰  
 ۲۰۱  
 ۲۰۲  
 ۲۰۳  
 ۲۰۴  
 ۲۰۵  
 ۲۰۶  
 ۲۰۷  
 ۲۰۸  
 ۲۰۹  
 ۲۱۰  
 ۲۱۱  
 ۲۱۲  
 ۲۱۳  
 ۲۱۴  
 ۲۱۵  
 ۲۱۶  
 ۲۱۷  
 ۲۱۸  
 ۲۱۹  
 ۲۲۰  
 ۲۲۱  
 ۲۲۲  
 ۲۲۳  
 ۲۲۴  
 ۲۲۵  
 ۲۲۶  
 ۲۲۷  
 ۲۲۸  
 ۲۲۹  
 ۲۳۰  
 ۲۳۱  
 ۲۳۲  
 ۲۳۳  
 ۲۳۴  
 ۲۳۵  
 ۲۳۶  
 ۲۳۷  
 ۲۳۸  
 ۲۳۹  
 ۲۴۰  
 ۲۴۱  
 ۲۴۲  
 ۲۴۳  
 ۲۴۴  
 ۲۴۵  
 ۲۴۶  
 ۲۴۷  
 ۲۴۸  
 ۲۴۹  
 ۲۵۰  
 ۲۵۱  
 ۲۵۲  
 ۲۵۳  
 ۲۵۴  
 ۲۵۵  
 ۲۵۶  
 ۲۵۷  
 ۲۵۸  
 ۲۵۹  
 ۲۶۰  
 ۲۶۱  
 ۲۶۲  
 ۲۶۳  
 ۲۶۴  
 ۲۶۵  
 ۲۶۶  
 ۲۶۷  
 ۲۶۸  
 ۲۶۹  
 ۲۷۰  
 ۲۷۱  
 ۲۷۲  
 ۲۷۳  
 ۲۷۴  
 ۲۷۵  
 ۲۷۶  
 ۲۷۷  
 ۲۷۸  
 ۲۷۹  
 ۲۸۰  
 ۲۸۱  
 ۲۸۲  
 ۲۸۳  
 ۲۸۴  
 ۲۸۵  
 ۲۸۶  
 ۲۸۷  
 ۲۸۸  
 ۲۸۹  
 ۲۹۰  
 ۲۹۱  
 ۲۹۲  
 ۲۹۳  
 ۲۹۴  
 ۲۹۵  
 ۲۹۶  
 ۲۹۷  
 ۲۹۸  
 ۲۹۹  
 ۳۰۰  
 ۳۰۱  
 ۳۰۲  
 ۳۰۳  
 ۳۰۴  
 ۳۰۵  
 ۳۰۶  
 ۳۰۷  
 ۳۰۸  
 ۳۰۹  
 ۳۱۰  
 ۳۱۱  
 ۳۱۲  
 ۳۱۳  
 ۳۱۴  
 ۳۱۵  
 ۳۱۶  
 ۳۱۷  
 ۳۱۸  
 ۳۱۹  
 ۳۲۰  
 ۳۲۱  
 ۳۲۲  
 ۳۲۳  
 ۳۲۴  
 ۳۲۵  
 ۳۲۶  
 ۳۲۷  
 ۳۲۸  
 ۳۲۹  
 ۳۳۰  
 ۳۳۱  
 ۳۳۲  
 ۳۳۳  
 ۳۳۴  
 ۳۳۵  
 ۳۳۶  
 ۳۳۷  
 ۳۳۸  
 ۳۳۹  
 ۳۴۰  
 ۳۴۱  
 ۳۴۲  
 ۳۴۳  
 ۳۴۴  
 ۳۴۵  
 ۳۴۶  
 ۳۴۷  
 ۳۴۸  
 ۳۴۹  
 ۳۵۰  
 ۳۵۱  
 ۳۵۲  
 ۳۵۳  
 ۳۵۴  
 ۳۵۵  
 ۳۵۶  
 ۳۵۷  
 ۳۵۸  
 ۳۵۹  
 ۳۶۰  
 ۳۶۱  
 ۳۶۲  
 ۳۶۳  
 ۳۶۴  
 ۳۶۵  
 ۳۶۶  
 ۳۶۷  
 ۳۶۸  
 ۳۶۹  
 ۳۷۰  
 ۳۷۱  
 ۳۷۲  
 ۳۷۳  
 ۳۷۴  
 ۳۷۵  
 ۳۷۶  
 ۳۷۷  
 ۳۷۸  
 ۳۷۹  
 ۳۸۰  
 ۳۸۱  
 ۳۸۲  
 ۳۸۳  
 ۳۸۴  
 ۳۸۵  
 ۳۸۶  
 ۳۸۷  
 ۳۸۸  
 ۳۸۹  
 ۳۹۰  
 ۳۹۱  
 ۳۹۲  
 ۳۹۳  
 ۳۹۴  
 ۳۹۵  
 ۳۹۶  
 ۳۹۷  
 ۳۹۸  
 ۳۹۹  
 ۴۰۰  
 ۴۰۱  
 ۴۰۲  
 ۴۰۳  
 ۴۰۴  
 ۴۰۵  
 ۴۰۶  
 ۴۰۷  
 ۴۰۸  
 ۴۰۹  
 ۴۱۰  
 ۴۱۱  
 ۴۱۲  
 ۴۱۳  
 ۴۱۴  
 ۴۱۵  
 ۴۱۶  
 ۴۱۷  
 ۴۱۸  
 ۴۱۹  
 ۴۲۰  
 ۴۲۱  
 ۴۲۲  
 ۴۲۳  
 ۴۲۴  
 ۴۲۵  
 ۴۲۶  
 ۴۲۷  
 ۴۲۸  
 ۴۲۹  
 ۴۳۰  
 ۴۳۱  
 ۴۳۲  
 ۴۳۳  
 ۴۳۴  
 ۴۳۵  
 ۴۳۶  
 ۴۳۷  
 ۴۳۸  
 ۴۳۹  
 ۴۴۰  
 ۴۴۱  
 ۴۴۲  
 ۴۴۳  
 ۴۴۴  
 ۴۴۵  
 ۴۴۶  
 ۴۴۷  
 ۴۴۸  
 ۴۴۹  
 ۴۵۰  
 ۴۵۱  
 ۴۵۲  
 ۴۵۳  
 ۴۵۴  
 ۴۵۵  
 ۴۵۶  
 ۴۵۷  
 ۴۵۸  
 ۴۵۹  
 ۴۶۰  
 ۴۶۱  
 ۴۶۲  
 ۴۶۳  
 ۴۶۴  
 ۴۶۵  
 ۴۶۶  
 ۴۶۷  
 ۴۶۸  
 ۴۶۹  
 ۴۷۰  
 ۴۷۱



ہو نقطہ خال چشم گرد آب  
 مست دم قلقل صبر آبی  
 سیرانی سبزه بہاری  
 بیداری صرصر خنرانی  
 سرگشته وادی محبت  
 غوغا کے کبوتران یا ہو  
 رنگ رخ عشق مقلب فریاد  
 گوئے بازی طفل آغوش  
 قلبیکہ بدین <sup>صاحب آق مطلق</sup> سر مجھے  
 محمود و اکبر و کبیرا  
 رازیکہ بروئے گل شگفتہ  
 مقبول گواہ خون عشاق  
 ملیوس خودی سے جو ہونگا  
 تقویم مال شرف اختر  
 شیدائے نقش بام غنقا  
 گلستہ زیب تارم لوز <sup>طاب</sup>  
 منشائے کنایہ ہمہ زوہست  
 یاس ادب دل فرشتہ  
 ماہی محیط حب ذاتی  
 مصداق صفات گوئے گوئے  
 فالوئس چراغ بام اسرے  
 مقبول رہ قنار مطلق  
 بارگاہ گمانہ برد ووش  
 لوح سیر مرقد غریبان  
 نیان سیر حکایت و نقل

طول خط غور چاہی <sup>کسی حقیقت</sup> سیما  
 شر شارب الہ صبا حی  
 آدائی <sup>تیار از غفل زوی</sup> سر و جو بیاری  
 بے محسری باد مھر گانی  
 وحشی ہوا کے کوئے اُلفت  
 مضمون برات شاخ آہو  
 مفہوم مال ضرب حداد  
 شغل محزون خود فراموش  
 روحی <sup>تخوفانی</sup> سرری خفی و خفا  
 از پاش <sup>شغل</sup> انس انقاس تا نصیر  
 سڑیکہ <sup>شغل</sup> بچہ در نہفتہ  
 دلدادہ دلبران آفاق  
 شمع رخ مھر کا <sup>یعنی محبت</sup> یمنکا  
 ہنگامہ <sup>منو</sup> سرور چرخ حقیر  
 مشاق صنفیر دام غنقا  
 اور وجہ سزا <sup>حق</sup> کے ابن منصو  
 مقصود عقیدہ ہما و است  
 باسیرت حور عین سرشتہ  
 و تصدق <sup>حق</sup> یم صفائی  
 اسما کے آہی کا نمونہ  
 قندیل مہنازل تیرے  
 خوابتہ عننا مطلق  
 از طعنہ غیر حلقہ و رگوش  
 بے برگ لاشہ شہیدان  
 اور جو پیرا <sup>سالت</sup> کشہ غفل

لا ینجاہون لوتہ لایع  
 الاسماء کلہا  
 و در ارت عاقرہ

لودن بستان  
 سرم نوع و سان  
 در فکادہ  
 سطر بلا کش  
 ن سادہ رویان  
 کے بد مزاجی  
 بیان از غفلت  
 رقتہ نام راحت  
 ن خراب احت  
 نانی  
 سے راحت  
 سینہ داران  
 کے وادرس  
 سر کا سینا  
 اللف  
 حیزون  
 مقتل حکم  
 جام وحدت  
 شش باقم عمر  
 تادوری ہو  
 جن جبر عمان  
 ہو وہ دل  
 ہو علم و عالم  
 بظمان قلبی  
 و دامن شش  
 سم غداد  
 کے  
 وادرس  
 آہ عاشق

ہو مد نگاہ اہل بنیشت  
 کشتی طاسم پیرا کشتی  
 دیوانگہ معرض خدائی  
 گلزار طیل کا شکوہ  
 درج گہر بہار یوسف  
 بعض کف دست موسوی ہو  
 ہوشنگ کف رسول محمود  
 نور چشم شعیب دیشان  
 وہ دل کہ انیس صبرا یوب  
 ہو خاتمہ خوان ذکر رومی  
 ہر عرصہ کہ ظہور عالم  
 پابند بہ سنت نبی ہو  
 بواب درخشاں سرا  
 تسلیم حسن سے ہو جو خوگیر  
 سوز داغ علی اکبر  
 نقش کف پائے آل احمد  
 آب گرد آب حیب حوا  
 بوشے ہوس سہر زلیخا  
 چون کوکب سد بخت بلقیس  
 این جملہ بصورت ہمہ اد  
 لبتے کشف ساق تصویر  
 بالک ہٹ موسیٰ با وفا کی  
 دل ہو گل کاشین سلامت  
 متفرج امر آدن صبی  
 عالم کا خرنہ مجیکو دیدے

مقصود بہار افریش  
 سرمایہ خلق آدمی زاد  
 اور مسند عدل کبریا فی  
 اور باغ جمیل کا شکوہ  
 برج قسطنطنیہ یوسف  
 یکتا لب پاک علیوی ہو  
 ہوا بہن دست پاک داؤد  
 نقش فص خاتم سلیمان  
 ہو گوہر شک چشم یعقوب  
 شاگرد شید شکر نوحی  
 صورت کدہ بطون آدم  
 خو کردہ فاقہ علی ہو  
 دربان جناب پاک زہرا  
 خویافتہ رضا شہر  
 خون زحمت علی اصغر  
 سرمست وفا کے آل احمد  
 خاک دامان ام عیسیٰ  
 مشتاقی خاطر زلیخا  
 اور رکن عظیم تخت بلقیس  
 در آئینہ سکھ تہا ہو  
 چون صرح مہر و قواریر  
 تریاہٹ بی بی آسیا کی  
 خاکستر گلشن سلامت  
 متنبہ فاذہوا العبدی  
 تابوت سکینہ مجیکو دیدے

ان اللہ شہد  
 من المؤمنین  
 ہم الخیر  
 یعنی مثل پرست  
 دم عیسیٰ  
 یعنی گود نوحہ  
 خوان  
 یعنی نرم و ملائم  
 بصیرت  
 یعنی منظر  
 یعنی غیبت  
 یعنی رضا  
 یعنی حبیب  
 یعنی اہل بیت  
 یعنی اہل بیت  
 یعنی صاحب  
 یعنی  
 یعنی اخطا  
 واصل  
 یعنی شاعر  
 یعنی حق



گنجینہ گوہر خیا لی  
 وہ نقطہ کہ جسکا اک نشانہ  
 وہ قطرہ کہ جسمین لاکھوں دریا  
 وہ جزو کہ جسمین سارا کل کے  
 وہ تنگ نہ وہم جس میں کے  
 وہ دل کہ جو اوس میں دقل باؤن  
 وہ دل کہ ہو خزن خوشے پاک  
 جلنے میں جو کوہ طور ہو سکے  
 وہ دل کہ جب گر کا چور ہو سکے  
 وہ دل کہ جسے نہ چین اے  
 وہ دل کہ جو داغ داغ ہو سکے  
 وہ دل کہ جو چین سے نہ سو سکے  
 جو دل ہو چیراغ <sup>بہشتی محفل</sup> رکنز کا  
 وہ دل کہ نہ جسمین مدعا ہو  
 وہ دل کہ جو لاکھ زخم کھائے  
 جس دل نے کہ زخم کو چھپایا  
 جسمین ہو خشوع <sup>مطابق</sup> بنے قیادی  
 وہ دل کہ شکر ہو بندہ جسکا  
 نازک ہو مثال شبنم خار  
 وہ دل کہ نگاہ لگ کے ٹوٹے  
 ہو بختہ خور میں جیسے اولاد  
 دل ہو کہ جابجہ بردلت  
 وارستہ ملت و سبل ہو  
 اور سختی میں اوسکی ہو محالیت  
 محشر کے شکست سے نہ ٹوٹے

آئینہ صورت مثالی  
 عالم کا یہ سب کتا بخانہ  
 وہ ذرہ کہ ورون جسمین صحرا  
 وہ کل کہ جو جزو جزو دکھلائے  
 واسع وہ خدا جہان سمائے  
 کونین کو رکھ سکے بھول جاؤں  
 جو جنت و نار سے ہو بیجا  
 وہ دل کہ تمام نور ہو سکے  
 وہ دل کہ جو گھر کا چور ہو سکے  
 جب تک کہ نہ خون میں نہ ہائے  
 وہ دل کہ بہا <sup>درخش</sup> آریاغ ہو سکے  
 وہ دل کہ تمام عمر رو سکے  
 جو چاندنا ہو اندھیرے گھر کا  
 وہ دل کہ جو خانہ خند آہو  
 پھر آہ کے ساتھ منہ کو آئے  
 ناسور نے جسمین گھر بنایا  
 جس دل کا ہو کھیل پاکبازی  
 تریاق ہو زہر مہر خندہ جسکا  
 جو چھڑتے ہی گلے کا ہو مار  
 اندیشہ آہ لگ کے ٹوٹے  
 ہو پاسے خیال کا پھیللا  
 گرداب تلاطم ملامت  
 وابستہ دین صلح کل ہو  
 ہر جا ہو قیام میں قیامت  
 وہ شیشہ کہ مست سے نہ پھوٹے

لکھ لاؤن علیہم  
 ولا یحییہم جزونہ

سارا فرشتہ  
 مایہ خلق آدمی ناز  
 قد عدل کبریائی  
 بیل کا فکرو  
 سحر لقا دیوسف  
 پاک علیہ وی  
 ست پاک داد  
 ص غاتم سلیمان  
 ک چشم یعقوب  
 سید شکر نوحی  
 کہہ بطون آدم  
 لاقہ علی  
 ب پاک زہرا  
 نہ رضا شہ  
 شمع علی اصغر  
 ت وفائے ال  
 ان ام جیسے  
 خاطر زلیخا  
 سیم تخت بلقیس  
 نہ تسکے تباہ  
 روح مہر و قواریر  
 لی بی اسکیا  
 ن ملا مت  
 اذہوا العبدی  
 مکینہ مجکو دیوب

وہ دل کہ جو دہم میں آئے	وہ دل کہ جو دہم میں آئے
وہ دل کہ جو دہم میں آئے	وہ دل کہ جو دہم میں آئے
وہ دل کہ جو دہم میں آئے	وہ دل کہ جو دہم میں آئے

### در باب تعذرا از مبادرت طلب

علوی یہ طلب یہ تو ہے اندیر جس شخص کو ہو یہ دل غایت اس دلو کو ہے یوں تو کون پاتا لازم ہے یہ دل جو کوئی پائے دورات رہے یہ او سے بشیا ذوق او سکانہ ذائقہ او ٹھکائے چھوٹے نہ نگاہ کی نظر تک عقل اپنی بھی وہاں نہ جانے پائے دورخ ہے غرض یہ دل جہاں ہے یہ مخزن چارہ وہ طبق ہے یہ دل جو عیان نہ تو بہتر اس دل کا جہاں نشان ہی پاتا اس دل کا جہاں میں جیت چڑھا	سینہ ترا اور یہ دل خلاخیر اک حشر ہے فتنہ ہے قیامت جان دیکھے بھی کم ہے ہاتھ آتا آہستہ بغل میں لے دے دباے چھوٹے تڑکے لامرہ کو زہرا ہوا و سکی نہ شامہ تک آئے اور سامعہ کو نہو خبر تک خود سے بھی تو اپنے میں چھپائے ظاہر ہے یہی ہی نہاں ہے ما بین الاصبغین حق ہے مشہور جہاں نہ تو بہتر ہے عشق او دہر ترم ٹراتا ہر ایک ہے یوں پکارا اوٹھتا
--------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	---------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

لہذا تعذرا از مبادرت  
بہن الاصبغین  
من اصالح الفکر  
بظہار کشف البشائر

غرمیت موکب سلطان عشق جانب خرابستان کشور دل  
ناتوان و انتباہ خدام جناب عشق بمبادی عام بقطر خلوتیا  
عصمتکہ خیال کہ مجموعہ اتصال و انفصالش بدل نسبت  
تام بود و مسمی شمش ابدل عہد سلام

دل سنبھل اضطراب آیا	عشق عالی جناب آیا
---------------------	-------------------



سم میں آئے  
ہو نام کا دل  
سدا کا گھر ہو

دل خدا خیر  
ہے قیامت  
ہے بات آتا  
ن لے دبائے  
ما سر کو زہا

نک آئے  
سر تک  
پنے میں چھپائے  
نہان ہے  
ق سے  
ہو تو بہتر  
بدم ٹرانا  
سکار اوٹھتا

کشور دل  
ن  
قط خلوتیا  
الشبث

ب آیا

عشق آتا ہے سر کف تو ہو جا  
عشق آتا ہے جان نثار کرے  
عشق آتا ہے جا کہیں نخل جا  
عشق آیا عدم میں جان چھپا لے  
عشق آتا ہے بچ ایدھر کو مت دیکھ  
عشق آتا ہے عذو جاہ کھوے  
عشق آیا ہو اپہ تنگ اوڑا دے  
عشق آتا ہے پانی ہو کے بہا  
عشق آیا بنا ہوا بگڑ جا  
رسوائی کا بھیس جا بدل جا  
آفت کی گلی میں گھر بنا لے  
گر ہے مجھے عاشقی میں جلیں  
سرگڑانی ہے راحت عشق  
عشق آیا زمین میں سما جا  
عشق آیا زیر پا کر میان  
عشق آتا ہے آنتا رہو جا  
عشق آیا متاع جان لٹا دے  
عشق آیا حد کی شان آئی  
شاہنشاہ بے سپاہ آیا  
غارت گر کفر و دین آیا  
سلطان جہان نواز آیا  
لے آئی بلائے آسمانی  
لے چھکے غضب میں جنت آئی  
لے ناز میں نوز چھپ کے آیا  
لے زلیست بسکل موت آئی

عشق آتا ہے مان تلف تو ہو جا  
سر کاٹ کے تن سے آگے دھڑے  
عشق آتا ہے دو گھڑی کو ٹل جا  
اوٹھ بہتی سے اپنی بات اوٹھ لے  
لے بھاگ تو پاؤں سر کو مت دیکھ  
ناموس کو چاہ میں ڈبو دے  
اور عار کو آگ میں جلا دے  
یا خاک میں خاک ہو کے رہی  
جا جیتے ہی جی زمین میں گر جا  
بدنامی کے ویس کو نخل جا  
ذلت کو اوٹھا سپر بنا لے  
کھانا دشنام غصہ دینا  
عسریانی تن ہے خلعت عشق  
عشق آتا ہے لیکے زہر کھیا جا  
عشق آیا بسر کلوح طفلان  
مر جا پس جا غبار ہو جا  
قالو ہو اگر جہان لٹا دے  
عشق آیا کہ جان میں جان آئی  
سامان فغان و آہ آیا  
آیا حق البیقین آیا  
لے شجنہ بے نیا ز آیا  
لے آئی بلائے ناگہانی  
دو نرخ میں لبٹ کے جنت آئی  
کلفت میں سرور چھپ کے آیا  
لے موت نے ابھیات پائی

درد آیا غم آیا آفت آئی  
 عشق آیا تو پھر کھانکی راحت  
 یہ عشق اگرچہ بد بلا ہے  
 سچا روخا غم گسار ہے یہ  
 عشق اہل صفا کا مدعا ہے  
 ہے عشق وجود نور ہے عشق  
 سچ کہا ہوں نوزدات ہے یہ  
 ایمان ہے مرا کہ ہے یہ ایمان  
 گزر رہا بھی عشق کا ہو دل میں  
 جنت یہ یہ کھینچ دیتا ہے خط  
 عالم کا تعین اسکو کہنے  
 ہر قطرہ ہے کامیاب اس سے  
 ہر بحر میں جوش موج ہے عشق  
 آباد کو کر رہا ہے ویران  
 صحر کو چمن بنا رہا ہے  
 نہ چرخ کو ہے اسی سے چکر  
 بجھل ویران میں اسی سے  
 ہر دم میں حیات ہے اسی سے  
 خورشید چراغ ہے اسکا  
 سکنت میں اسی سے من جاو آ  
 اس سے ناشی ہوئے ہیں جوان  
 لاکھون گئے سر سے ہیں کٹائے  
 کرتا ہے مکان کو لامکان عشق  
 جس جا ہے نسیم عشق جاتی  
 ماسوت میں ہے جو دخل دیتا

علم کت کت  
 محض قاجت ان  
 اوست خلقت الخلق  
 سب کما یاد  
 فی الخلیف نبوی  
 علیہ السلام  
 انظروا ما یخرج  
 لا تزال جبریم  
 یفعل فیہا فقول  
 بل من مزید  
 شے اخراج العجب  
 دنیا قدر فنیوی  
 بعضہا سے بعض  
 فقول خطا  
 بجز کرک

آئی آئی قیامت آئی  
 جب صور پھونکا ہوئی قیامت  
 عشاق کو داروے لقا ہے  
 تنہا و تنہا یار غار ہے یہ  
 عشق آئینہ خدا نما ہے  
 اعلیٰ صلیت کا سب ظہور ہے عشق  
 ہے شان ہی صفات ہے یہ  
 جان اسپہ فدا کہ ہے یہی جان  
 پھر پھنستا ہے کون اس گل میں  
 بلو ادے حج عیسیٰ کو یہ قیاط  
 آدم کا تعین اسکو کہنے  
 ہر ذرہ ہے آفتاب اس سے  
 یستی کے لئے یہ اوج ہے عشق  
 ویرانے میں اس کے لاکھ سامان  
 غربت میں وطن کھار رہا ہے  
 حیرت میں زمین ہے اس شذر  
 آباد مکان میں اسی سے  
 ہر کھیل میں مات ہے اسی سے  
 مہتاب میں داغ ہے اسکا  
 حرکت میں اسی سے ہیں نباتات  
 ناطق اس سے ہوئے ہیں انسان  
 گھر اس نے ہزاروں کے لئے  
 کرتا ہے نشان کو بے نشان عشق  
 ہے قید ہے بوسے مطلق آتی  
 ہے پانچون جو اس چھین لیتا

گلبر  
 جار  
 زہ  
 دکھ  
 لاتا  
 ان  
 آن  
 احد  
 رتہ  
 یارہ  
 سر  
 احد  
 ہوا  
 جب  
 مان  
 چھ  
 یو  
 یہ  
 ال  
 یر  
 گو  
 ح  
 طا



کلبن کو یہ خار خار کر دے  
 جان تن سے نکالے تن کو جان  
 زہرہ کو زمین سے یہ اورادے  
 دکھاتا ہے خالیوں کو افلاک  
 لاتا ہے زمین پر عیشیوں کو  
 انسان کے جو سر میں ہے یہ چکر  
 اُن شاہِ خلقتِ سمیعی  
 اصبت نے سب گھنڈ توڑا  
 زندانہ یہ کلبہاے لغزہ  
 یاروں کی سمجھتا کب وہ گھین  
 سن کفر اور شرک کی نہیں بات  
 اصبت ہے خاص معدنِ عشق  
 ہوں حق کی جہانِ صفاتِ موجود  
 جب ذات و صفات ہویں اک  
 بان و یکہ لگا کے غور سے دل  
 محرمِ مصحفِ حق میں اور کر غور  
 یوسف کا وہ قصہ ہے عجیب  
 ہے عشقِ دلیلِ کلِ شئی  
 یہ قصہ عبرتی ہے لے یار  
 القصہ نہ سمجھو خط ہے عشق  
 یہ عشقِ خلیفہ خدا ہے  
 گو ظلم اور جھل کا حمد ہے  
 بے ڈبک ہے دل میں کا جہان  
 جس چیز کو جسد و کیمو مائل  
 طالب کی طلب ہے یہ طلب

کلھن کو یہ تو بہار کر دے  
 تارے یہ مٹا دے آسمان سے  
 ہاروت کو یہ کنواں جھکا دے  
 چھنوتا ہے یہ فرشتوں کی خاک  
 آوارہ کر ہی ہے فرشیوں کو  
 بین عام ولی بنی برابر  
 فرمود کہ جب سے الی  
 شاہاش خد اکو کبھی چھوڑا  
 گھر گیا سنے خشک مغزہ  
 کہنے لگا ثغر کی بین باتیں  
 احسب صفت ہے خاص ذات  
 اور ذات خدا ہے معدن عشق  
 یہ جانلو ان ہے ذات موجو  
 کس طرح خدا سے عشق ہو دور  
 قدر آن میں کبھم بن نازل  
 قد شغف جا کے میں کیا طور  
 شان او سکی حسن القصص ہے  
 ہے یہ تفصیل کل شئی  
 فاحتمل بر و صاحبان ایضا  
 بندے میں خدا میں بطع عشق  
 قلن یفسد لفسک الدما ہے  
 پر سخن نسج کی ضد ہے  
 بلو آتا ہے رشت ظلمت  
 مابین شش ہے اسکی حائل  
 رغبت سے ہے راغبو کی مرغوب

آئی  
 بی قیامت  
 تھا ہے  
 ہے یہ  
 ما ہے  
 ہے عشق  
 ہے یہ  
 ہے یہی جان  
 نگل میں  
 یقیناً  
 کہنے  
 سے  
 ہے عشق  
 سامان  
 رہا ہے  
 ہے شہ  
 سے  
 سے  
 سیکا  
 بنات  
 انسان  
 لئے  
 عشق  
 آئی  
 لیا

امام عیسیٰ

مجلس  
الاجتماع

٥٤  
كتاب الفقه

من ذلک ما

تخلیفات کوہ علیحدہ

کتابخانه

RE

في كلامه الشريف

الحمد لله

۱۰۱

لا اله الا انت سبحانك اني كنت من الظالمين

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

44-22

این مکان قلمرو

کتاب فیض اللمعات

نہایت محکمہ

۱۵

مكتبة

طابنا الفتي





عشاق سے پوچھئے کہ کیا ہے  
 کچھ اور ہی اسکا ماجرا ہے  
 ہے روح کی روح جان کی جان  
 مطلق ہے کبھی کبھی مقصد  
 بیچتا ہے عشق یعنی عشق عاشق  
 سے موت بھی حیات ہے یہ  
 ماضی ہے اسی سے حال ہے یہ  
 گلا زخلیل مان بھی ہے  
 اک قضیہ بے دلیل ہے عشق  
 بیغامبر و رسول ہے عشق  
 کر دیتا ہے دو کو ایک دم میں  
 بندہ یہ نہیں جانتا نہیں ہے  
 ہے اک عاشق تو ایک محبوب  
 یہ عقل تو اسکو کیا ہی سمجھے  
 کہ ناز سے جو شمع لہن ترانی  
 لجاے اسے کچھ اک بہانہ  
 یہ عشق بناے اور بگاڑے  
 رونے نہ دے گریا کچھ مانے  
 خود کر کے غریب کو نکلا دے  
 خود زخم لگاے ہو کے بے غم  
 خود فتنہ بچکاے خود کر کے شور  
 خود چور کو پہلے گھر بتا دے  
 عیار ہی کو اسکی کون پائے  
 دامن کو سمیٹ کر کرے قتل  
 زخموں سے تن غریب بھر دے  
 تلوار بن لگاے آنکھیں کھلاے

بابین الحروف والرحا ہے  
 یان خوف ورجا کا کام کیا ہے  
 ہے دین ہی ہی ہے ایمان  
 سے رفت کبھی کنھی سے آمد  
 ہوئے مشرقی تو عاشقی ہوئے مشرق سے عاشق  
 آفت ہے یہی نجات ہے یہ  
 مستقبل کا مال ہے یہ  
 اور ناز خلیل مان ہی ہے  
 قرآن ہے جبریل ہے عشق  
 اور ذات کا اک نزول ہے عشق  
 اک کرتا ہے سو کو اک دم من  
 دو نو سے مگر شبِ انتہا ہے  
 ہے یحمن ربط عشق کیا خوب  
 جو کچھ کہتے ہیں خدا ہی ہے  
 گاہے بہ نیا ز من رانی  
 پھر دیکھئے اسکا کارخانہ  
 آباد کرے یہی اوجاڑے  
 انگشت بلب ہو اور کارے  
 آپ آگ لگاے خود چمکائے  
 پھر زخم پہ آپ رکھے مرہم  
 ہے آپ ہی سادہ آپ ہی چور  
 پھر سونے ہو و نگو خود جگادے  
 سر کو سہلاے منفر کھائے  
 اور منہ کو لپیٹ کر کرے قتل  
 نکلے لو ہو تو ذبح کر دے  
 زخمی کو ترشے بھی ندے مارے

۱۰ یعنی عشق  
 ایمان است و ایمان می بخون  
 و الطاهر ۱۰  
 ظهور و صفت یعنی نزل از سر و در جابر  
 ظهور و صفت خف و در جابر  
 و در مقام و در کبر و درین مقام  
 سلب است و در اولیا و اول  
 در شان است ان اولیا و اول  
 ۱۲  
 لا خوف علیهم و لا یؤلمهم  
 یعنی  
 ۱۲  
 مقام و صفت است که  
 تنهایی و صفاتی است که  
 حبیب و دلیل است ۱۲  
 ۱۰  
 اشاره به حکم و حکم  
 یا ایها الذین آمنوا صبر و  
 او صابر و در الطاهر العسک  
 تقویون ۱۲  
 انصب یعنی که  
 که بجهت یافتن و گاه است  
 جهت عام من را آن نفس  
 رای الخی می فرماید که صبر  
 محمد مصطفی علیه السلام فرمود

یہ اسکی ہے عین محسربانی  
 ہے یار یہ یار مارے یہ  
 اک شخص کو خود کرے قضیت  
 کہتا ہے خموش اور رولائے  
 دل چین لے آپ اور مکر جاے  
 دیوانی زلیخا کو بنا دے  
 ہے مکر میں خیر و شر کی تکرار  
 ہے خانہ بدوش خود بہر دور  
 یہ کہنے تو بکے ہووے وہ غیب  
 میں بتا ہے گرا سے کہیں تو  
 ہے ساری ضمیمہ و نکاح مرجع  
 ہے فرشتہ زمین وہ بر سر عرش  
 اک جا ہو تو کوئی جا کے روئے  
 بہر جانی ہے ملتا وہ کہاں ہے  
 گرم میں تو وہ نہیں بلا ہے  
 ملتا نہیں وہ کسی مگر میں  
 ہر ایک کا کب و مان گذر ہے  
 لیکن وان او سکود نہیں ہے  
 ہوتا ہے او سیکا وان گذرا  
 جسے کیا خانمان کو بر باد  
 جسے کہ سب اپنا گھر لٹایا  
 بیگانہ و خویش سے گذر جاے  
 جو رحمت و قہر ایک سمجھے  
 تسلیم میں جسے سرد یا ہو  
 جو چٹکے کبزار زخم کھائے

مرنے کو بھی دے نہ قطرہ پانی  
 غبار کا بھی تو یار ہے یہ  
 پھر آپ کرے او سے نصیحت  
 نیچے نیچے ہی چٹکیاں لے  
 ظاہر میں کچھ اک بہانہ کجا ہے  
 خود بگکے عتذیر کو لگا دے  
 ہے ساری جہان کا ایک مکار  
 پیچ ہے یہ کہ بے گھر کیے سب گھر  
 وہ کہنے تو یہ بنے بلا ریب  
 تو کہنے تو یہ نہ وہ نہ میں تو  
 ہر ایک وقوع کا ہے موقع  
 ہے عرش بریں بر لب عرش  
 یا جائے و مان جہان نہ ہوئے  
 ہم مان میں اگر تو آپ وان ہے  
 اور وہ نہیں تو ہم نہیں یہ کیا ہے  
 ہے او سکا پتا خدا کے گھر میں  
 وان پانون سے پہلے سر کھڑے ہے  
 جسکو کچھ پانون سر نہیں ہے  
 جس نے اپنے کو آپ مارا  
 جو دونوں جہان سے ہوئے آزاد  
 تسیر بھی مانتہ کچھ نہ آیا  
 اور مرتے سے اپنے پہلے مر جاے  
 ترماق اور زمبر ایک سمجھے  
 دل آگے رضا کے دہر دیا ہو  
 دامن میں او سیکے منہ چھپائے

جو موت  
 جو سار  
 جو نام و  
 جو ملت  
 ناموس  
 جو شر  
 جزا  
 جو غوث  
 ہر شیخ  
 وان  
 بر قید کا  
 مان  
 محبوب  
 مان کیو  
 بے عذر  
 دزات  
 وان  
 یہ خلق  
 کثرت  
 کثرت  
 جب  
 یہ وہ  
 بازار  
 ہر اک  
 وان



جو موت کے منہ میں گھر نیائے  
 جو سارے جہان سے جدا ہو  
 جو نام و نشان کو مٹا دے  
 جو ملت و دین سے بری ہو  
 ناموس کو سر سے جو اوتاے  
 جو شرم کی ناک کو جھٹک دے  
 جز اس جسے نہ کچھ شرم ہو  
 غوثش پہ جسکی سب تباہی  
 ہر شخص کا کام و مان نہیں ہے  
 وان موت کا نام زندگی ہے  
 بر قید کا نام وان ہے مطلق  
 یان ہے جو فتا و مان بقا ہے  
 محبوب حبیب کا ہے مسجود  
 مان کیون نہو ہے یونہی یونہی ہر  
 بے عشق وہ جو شش نا مہربوب  
 دنرات ہے اوس جگہ برابر  
 وان ایک ہے لاکھ گر کہیں ہے  
 یہ خلق اور ایسی لاکھ خلقت  
 کثرت تو یہ کس شمار میں ہے  
 کثرت کا ثبوت کھوڑ ہی ہے  
 جب ایسا مقام خط ہو  
 یہ وہ نہیں ہر شبہ سمجھ لے  
 بازار نہیں جو سب چلے جانیں  
 ہر اک کا گزر نہیں ہے حاشا  
 وان رکھتے ہی پاؤں نذر سے

و گام اجل سے آگے جائے  
 جو اپنی بھی زلیست سے خفا ہو  
 ہستی کو مستی میں اوارے  
 جسکا ایمان کا مندری ہو  
 اورنگ یہ اوستے جوتی مارے  
 اور جاہ کو خاک برنگ دے  
 جز حسرت دل نہ پھر مرض ہو  
 باقی ہو تو غیبت الہی  
 کہہ اولیٰ عجب وہ سز میں ہے  
 تھے وان جو خدائی سیانج دی ہو  
 وان بندے کو دعویٰ انا الحق  
 جو بندہ ہے یان و مان خدا ہے  
 معشوق کا نام وان ہے معبود  
 یعنی وہی ہو عجبت الشی  
 کان یحرق ما سواہی محبوب  
 جلتے ہیں حد و د کے و مان پر  
 اور ایک تو ایک بھی نہیں ہے  
 وان ایک بھی کہنے تو ہر وقت  
 وحدت فقط اعتبار میں ہے  
 وحدت خود سلب ہو رہی ہے  
 ہر شخص کا کہنے کب گزر ہو  
 جو عشق کو اپنا گھر سمجھ لے  
 ہو دوڑ کے جانیں اور چلے آمین  
 کیا عشق کو سمجھا کہہ تا شا  
 کیا عشق یہ خیال ہی کا ہے

الحکامہ جاری الخیر  
 حکماء شریعی و علمی و بصیر  
 علیہ العشق ہو ادا  
 وضع فی القلوب حق ما یسوی  
 الحکماء ۱۲۰۰

ہے نہ قطرہ یا نی  
 ن تو یار ہے  
 سے نصیحت  
 سان لے  
 بہانہ کو اب  
 یہ کو گھا دے  
 ن کا ایک ہمار  
 لہر کیے سب گھر  
 بلاریب  
 نہ میں تو  
 ہے موقع  
 برب عرش  
 ن نہ ہوئے  
 پ وان ہے  
 میں یہ کیا ہے  
 کے گھر میں  
 لے سکاڑے  
 رہ نہیں ہے  
 پ مارا  
 ہر کے ازا  
 سہ نہ آیا  
 سبے مرے  
 سب کے  
 و ہر دیا ہو  
 منہ ہلے

لو کون کا نہ سمجھو کھیل اسے تم  
اور تھی ہوئی وان کی کچھ سنی  
زندگی تو میں بہر کہیں پہنچتے  
چکر وان کچھ تو کھار ہے میں  
لے سچ سچہ کے عشق کا نام  
اوس کو جو میں کہ ہوں جفاکش  
سن سکتے ہیں کب وہ نالہ زار  
دنیا کے جو میں ڈکوسے میں  
میدان میں وہ کب دکھائیں می  
بریا نیوں پر جو ہاتھ مار میں  
دن رات جو فتنہاں اور این  
جو رکھتے ہیں اپنا ڈبیل تہمت  
کھلانے سے بھی میں غار رکھتے  
گو خالصے جو ان میں چسپیری  
گروہ میں پیسرجی کی صورت  
یا علم کے جو غرور میں ہیں  
ہے کج سے علم جتنا مطلب  
ظن جنکے عقیدہ کی ہے بنیاد  
جو ذوق زبانی سے میں جو حسد  
میں اور وٹکا جھوٹا کھاتے تھے  
میں نام کے سادہ کام کے چور  
جو رکھتے ہیں دعوے سوز باپیر  
میں آپ تو ہر طرح فضیحت  
یہ لوگ جو مار میں عشق کا دم  
ہے عشق سزلے چار مینگی

جیریل کی عقل بھی ہے دان کم  
جان بازی دہان کی دل لگی ہے  
مر کر بھی تو وان نہیں پہنچتے  
کچھ دور میں پھنسے آرہے ہیں  
وان اما کے لاڈ لون کا کیا کام  
جو شش مقید ہی پہ میں غش  
جو سنتے ہیں چور یوں کی جھنجھار  
جو بیٹھے ہیں گھر کے گھوسٹے میں  
کب کرتے ہیں وہ یہ دشت گردی  
سو کھٹے کھڑے وہ کب اوتار میں  
لوہے کے چنے وہ کب چائیں  
اور تھے عمامے کے میں پابند  
میں ہاتھ میں پشت خار رکھتے  
پر ہاتھ میں ہے عصاے پیری  
ٹاناف ہے ریش بے ضرورت  
اور جاہ کے جو سرور میں ہیں  
ٹھہر رہے تعصب اور کنا مذہب  
ما مرگ نہ شک سے ہوں جو آزاد  
جو شہوت داز کے میں پابند  
اور دن کے سہاے پر میں جیتے  
کچھ قول میں اور فعل ہیں اور  
اور ٹھہر میں نہ ایک امتحان پر  
اور دن کے عیب پر ملامت  
افسوس افسوس کیا کہیں ہم  
وان علم کہ ہر کہانگی سنجی

۱۲۱  
۱۲۲  
۱۲۳  
۱۲۴  
۱۲۵  
۱۲۶  
۱۲۷  
۱۲۸  
۱۲۹  
۱۳۰  
۱۳۱  
۱۳۲  
۱۳۳  
۱۳۴  
۱۳۵  
۱۳۶  
۱۳۷  
۱۳۸  
۱۳۹  
۱۴۰  
۱۴۱  
۱۴۲  
۱۴۳  
۱۴۴  
۱۴۵  
۱۴۶  
۱۴۷  
۱۴۸  
۱۴۹  
۱۵۰  
۱۵۱  
۱۵۲  
۱۵۳  
۱۵۴  
۱۵۵  
۱۵۶  
۱۵۷  
۱۵۸  
۱۵۹  
۱۶۰  
۱۶۱  
۱۶۲  
۱۶۳  
۱۶۴  
۱۶۵  
۱۶۶  
۱۶۷  
۱۶۸  
۱۶۹  
۱۷۰  
۱۷۱  
۱۷۲  
۱۷۳  
۱۷۴  
۱۷۵  
۱۷۶  
۱۷۷  
۱۷۸  
۱۷۹  
۱۸۰  
۱۸۱  
۱۸۲  
۱۸۳  
۱۸۴  
۱۸۵  
۱۸۶  
۱۸۷  
۱۸۸  
۱۸۹  
۱۹۰  
۱۹۱  
۱۹۲  
۱۹۳  
۱۹۴  
۱۹۵  
۱۹۶  
۱۹۷  
۱۹۸  
۱۹۹  
۲۰۰  
۲۰۱  
۲۰۲  
۲۰۳  
۲۰۴  
۲۰۵  
۲۰۶  
۲۰۷  
۲۰۸  
۲۰۹  
۲۱۰  
۲۱۱  
۲۱۲  
۲۱۳  
۲۱۴  
۲۱۵  
۲۱۶  
۲۱۷  
۲۱۸  
۲۱۹  
۲۲۰  
۲۲۱  
۲۲۲  
۲۲۳  
۲۲۴  
۲۲۵  
۲۲۶  
۲۲۷  
۲۲۸  
۲۲۹  
۲۳۰  
۲۳۱  
۲۳۲  
۲۳۳  
۲۳۴  
۲۳۵  
۲۳۶  
۲۳۷  
۲۳۸  
۲۳۹  
۲۴۰  
۲۴۱  
۲۴۲  
۲۴۳  
۲۴۴  
۲۴۵  
۲۴۶  
۲۴۷  
۲۴۸  
۲۴۹  
۲۵۰  
۲۵۱  
۲۵۲  
۲۵۳  
۲۵۴  
۲۵۵  
۲۵۶  
۲۵۷  
۲۵۸  
۲۵۹  
۲۶۰  
۲۶۱  
۲۶۲  
۲۶۳  
۲۶۴  
۲۶۵  
۲۶۶  
۲۶۷  
۲۶۸  
۲۶۹  
۲۷۰  
۲۷۱  
۲۷۲  
۲۷۳  
۲۷۴  
۲۷۵  
۲۷۶  
۲۷۷  
۲۷۸  
۲۷۹  
۲۸۰  
۲۸۱  
۲۸۲  
۲۸۳  
۲۸۴  
۲۸۵  
۲۸۶  
۲۸۷  
۲۸۸  
۲۸۹  
۲۹۰  
۲۹۱  
۲۹۲  
۲۹۳  
۲۹۴  
۲۹۵  
۲۹۶  
۲۹۷  
۲۹۸  
۲۹۹  
۳۰۰  
۳۰۱  
۳۰۲  
۳۰۳  
۳۰۴  
۳۰۵  
۳۰۶  
۳۰۷  
۳۰۸  
۳۰۹  
۳۱۰  
۳۱۱  
۳۱۲  
۳۱۳  
۳۱۴  
۳۱۵  
۳۱۶  
۳۱۷  
۳۱۸  
۳۱۹  
۳۲۰  
۳۲۱  
۳۲۲  
۳۲۳  
۳۲۴  
۳۲۵  
۳۲۶  
۳۲۷  
۳۲۸  
۳۲۹  
۳۳۰  
۳۳۱  
۳۳۲  
۳۳۳  
۳۳۴  
۳۳۵  
۳۳۶  
۳۳۷  
۳۳۸  
۳۳۹  
۳۴۰  
۳۴۱  
۳۴۲  
۳۴۳  
۳۴۴  
۳۴۵  
۳۴۶  
۳۴۷  
۳۴۸  
۳۴۹  
۳۵۰  
۳۵۱  
۳۵۲  
۳۵۳  
۳۵۴  
۳۵۵  
۳۵۶  
۳۵۷  
۳۵۸  
۳۵۹  
۳۶۰  
۳۶۱  
۳۶۲  
۳۶۳  
۳۶۴  
۳۶۵  
۳۶۶  
۳۶۷  
۳۶۸  
۳۶۹  
۳۷۰  
۳۷۱  
۳۷۲  
۳۷۳  
۳۷۴  
۳۷۵  
۳۷۶  
۳۷۷  
۳۷۸  
۳۷۹  
۳۸۰  
۳۸۱  
۳۸۲  
۳۸۳  
۳۸۴  
۳۸۵  
۳۸۶  
۳۸۷  
۳۸۸  
۳۸۹  
۳۹۰  
۳۹۱  
۳۹۲  
۳۹۳  
۳۹۴  
۳۹۵  
۳۹۶  
۳۹۷  
۳۹۸  
۳۹۹  
۴۰۰  
۴۰۱  
۴۰۲  
۴۰۳  
۴۰۴  
۴۰۵  
۴۰۶  
۴۰۷  
۴۰۸  
۴۰۹  
۴۱۰  
۴۱۱  
۴۱۲  
۴۱۳  
۴۱۴  
۴۱۵  
۴۱۶  
۴۱۷  
۴۱۸  
۴۱۹  
۴۲۰  
۴۲۱  
۴۲۲  
۴۲۳  
۴۲۴  
۴۲۵  
۴۲۶  
۴۲۷  
۴۲۸  
۴۲۹  
۴۳۰  
۴۳۱  
۴۳۲  
۴۳۳  
۴۳۴  
۴۳۵  
۴۳۶  
۴۳۷  
۴۳۸  
۴۳۹  
۴۴۰  
۴۴۱  
۴۴۲  
۴۴۳  
۴۴۴  
۴۴۵  
۴۴۶  
۴۴۷  
۴۴۸  
۴۴۹  
۴۵۰  
۴۵۱  
۴۵۲  
۴۵۳  
۴۵۴  
۴۵۵  
۴۵۶  
۴۵۷  
۴۵۸  
۴۵۹  
۴۶۰  
۴۶۱  
۴۶۲  
۴۶۳  
۴۶۴  
۴۶۵  
۴۶۶  
۴۶۷  
۴۶۸  
۴۶۹  
۴۷۰  
۴۷۱  
۴۷۲  
۴۷۳  
۴۷۴  
۴۷۵  
۴۷۶  
۴۷۷  
۴۷۸  
۴۷۹  
۴۸۰  
۴۸۱  
۴۸۲  
۴۸۳  
۴۸۴  
۴۸۵  
۴۸۶  
۴۸۷  
۴۸۸  
۴۸۹  
۴۹۰  
۴۹۱  
۴۹۲  
۴۹۳  
۴۹۴  
۴۹۵  
۴۹۶  
۴۹۷  
۴۹۸  
۴۹۹  
۵۰۰  
۵۰۱  
۵۰۲  
۵۰۳  
۵۰۴  
۵۰۵  
۵۰۶  
۵۰۷  
۵۰۸  
۵۰۹  
۵۱۰  
۵۱۱  
۵۱۲  
۵۱۳  
۵۱۴  
۵۱۵  
۵۱۶  
۵۱۷  
۵۱۸  
۵۱۹  
۵۲۰  
۵۲۱  
۵۲۲  
۵۲۳  
۵۲۴  
۵۲۵  
۵۲۶  
۵۲۷  
۵۲۸  
۵۲۹  
۵۳۰  
۵۳۱  
۵۳۲  
۵۳۳  
۵۳۴  
۵۳۵  
۵۳۶  
۵۳۷  
۵۳۸  
۵۳۹  
۵۴۰  
۵۴۱  
۵۴۲  
۵۴۳  
۵۴۴  
۵۴۵  
۵۴۶  
۵۴۷  
۵۴۸  
۵۴۹  
۵۵۰  
۵۵۱  
۵۵۲  
۵۵۳  
۵۵۴  
۵۵۵  
۵۵۶  
۵۵۷  
۵۵۸  
۵۵۹  
۵۶۰  
۵۶۱  
۵۶۲  
۵۶۳  
۵۶۴  
۵۶۵  
۵۶۶  
۵۶۷  
۵۶۸  
۵۶۹  
۵۷۰  
۵۷۱  
۵۷۲  
۵۷۳  
۵۷۴  
۵۷۵  
۵۷۶  
۵۷۷  
۵۷۸  
۵۷۹  
۵۸۰  
۵۸۱  
۵۸۲  
۵۸۳  
۵۸۴  
۵۸۵  
۵۸۶  
۵۸۷  
۵۸۸  
۵۸۹  
۵۹۰  
۵۹۱  
۵۹۲  
۵۹۳  
۵۹۴  
۵۹۵  
۵۹۶  
۵۹۷  
۵۹۸  
۵۹۹  
۶۰۰  
۶۰۱  
۶۰۲  
۶۰۳  
۶۰۴  
۶۰۵  
۶۰۶  
۶۰۷  
۶۰۸  
۶۰۹  
۶۱۰  
۶۱۱  
۶۱۲  
۶۱۳  
۶۱۴  
۶۱۵  
۶۱۶  
۶۱۷  
۶۱۸  
۶۱۹  
۶۲۰  
۶۲۱  
۶۲۲  
۶۲۳  
۶۲۴  
۶۲۵  
۶۲۶  
۶۲۷  
۶۲۸  
۶۲۹  
۶۳۰  
۶۳۱  
۶۳۲  
۶۳۳  
۶۳۴  
۶۳۵  
۶۳۶  
۶۳۷  
۶۳۸  
۶۳۹  
۶۴۰  
۶۴۱  
۶۴۲  
۶۴۳  
۶۴۴  
۶۴۵  
۶۴۶  
۶۴۷  
۶۴۸  
۶۴۹  
۶۵۰  
۶۵۱  
۶۵۲  
۶۵۳  
۶۵۴  
۶۵۵  
۶۵۶  
۶۵۷  
۶۵۸  
۶۵۹  
۶۶۰  
۶۶۱  
۶۶۲  
۶۶۳  
۶۶۴  
۶۶۵  
۶۶۶  
۶۶۷  
۶۶۸  
۶۶۹  
۶۷۰  
۶۷۱  
۶۷۲  
۶۷۳  
۶۷۴  
۶۷۵  
۶۷۶  
۶۷۷  
۶۷۸  
۶۷۹  
۶۸۰  
۶۸۱  
۶۸۲  
۶۸۳  
۶۸۴  
۶۸۵  
۶۸۶  
۶۸۷  
۶۸۸  
۶۸۹  
۶۹۰  
۶۹۱  
۶۹۲  
۶۹۳  
۶۹۴  
۶۹۵  
۶۹۶  
۶۹۷  
۶۹۸  
۶۹۹  
۷۰۰  
۷۰۱  
۷۰۲  
۷۰۳  
۷۰۴  
۷۰۵  
۷۰۶  
۷۰۷  
۷۰۸  
۷۰۹  
۷۱۰  
۷۱۱  
۷۱۲  
۷۱۳  
۷۱۴  
۷۱۵  
۷۱۶  
۷۱۷  
۷۱۸  
۷۱۹  
۷۲۰  
۷۲۱  
۷۲۲  
۷۲۳  
۷۲۴  
۷۲۵  
۷۲۶  
۷۲۷  
۷۲۸  
۷۲۹  
۷۳۰  
۷۳۱  
۷۳۲  
۷۳۳  
۷۳۴  
۷۳۵  
۷۳۶  
۷۳۷  
۷۳۸  
۷۳۹  
۷۴۰  
۷۴۱  
۷۴۲  
۷۴۳  
۷۴۴  
۷۴۵  
۷۴۶  
۷۴۷  
۷۴۸  
۷۴۹  
۷۵۰  
۷۵۱  
۷۵۲  
۷۵۳  
۷۵۴  
۷۵۵  
۷۵۶  
۷۵۷  
۷۵۸  
۷۵۹  
۷۶۰  
۷۶۱  
۷۶۲  
۷۶۳  
۷۶۴  
۷۶۵  
۷۶۶  
۷۶۷  
۷۶۸  
۷۶۹  
۷۷۰  
۷۷۱  
۷۷۲  
۷۷۳  
۷۷۴  
۷۷۵  
۷۷۶  
۷۷۷  
۷۷۸  
۷۷۹  
۷۸۰  
۷۸۱  
۷۸۲  
۷۸۳  
۷۸۴  
۷۸۵  
۷۸۶  
۷۸۷  
۷۸۸  
۷۸۹  
۷۹۰  
۷۹۱  
۷۹۲  
۷۹۳  
۷۹۴  
۷۹۵  
۷۹۶  
۷۹۷  
۷۹۸  
۷۹۹  
۸۰۰  
۸۰۱  
۸۰۲  
۸۰۳  
۸۰۴  
۸۰۵  
۸۰۶  
۸۰۷  
۸۰۸  
۸۰۹  
۸۱۰  
۸۱۱  
۸۱۲  
۸۱۳  
۸۱۴  
۸۱۵  
۸۱۶  
۸۱۷  
۸۱۸  
۸۱۹  
۸۲۰  
۸۲۱  
۸۲۲  
۸۲۳  
۸۲۴  
۸۲۵  
۸۲۶  
۸۲۷  
۸۲۸  
۸۲۹  
۸۳۰  
۸۳۱  
۸۳۲  
۸۳۳  
۸۳۴  
۸۳۵  
۸۳۶  
۸۳۷  
۸۳۸  
۸۳۹  
۸۴۰  
۸۴۱  
۸۴۲  
۸۴۳  
۸۴۴  
۸۴۵  
۸۴۶  
۸۴۷  
۸۴۸  
۸۴۹  
۸۵۰  
۸۵۱  
۸۵۲  
۸۵۳  
۸۵۴  
۸۵۵  
۸۵۶  
۸۵۷  
۸۵۸  
۸۵۹  
۸۶۰  
۸۶۱  
۸۶۲  
۸۶۳  
۸۶۴  
۸۶۵  
۸۶۶  
۸۶۷  
۸۶۸  
۸۶۹  
۸۷۰  
۸۷۱  
۸۷۲  
۸۷۳  
۸۷۴  
۸۷۵  
۸۷۶  
۸۷۷  
۸۷۸  
۸۷۹  
۸۸۰  
۸۸۱  
۸۸۲  
۸۸۳  
۸۸۴  
۸۸۵  
۸۸۶  
۸۸۷  
۸۸۸  
۸۸۹  
۸۹۰  
۸۹۱  
۸۹۲  
۸۹۳  
۸۹۴  
۸۹۵  
۸۹۶  
۸۹۷  
۸۹۸  
۸۹۹  
۹۰۰  
۹۰۱  
۹۰۲  
۹۰۳  
۹۰۴  
۹۰۵  
۹۰۶  
۹۰۷  
۹۰۸  
۹۰۹  
۹۱۰  
۹۱۱  
۹۱۲  
۹۱۳  
۹۱۴  
۹۱۵  
۹۱۶  
۹۱۷  
۹۱۸  
۹۱۹  
۹۲۰  
۹۲۱  
۹۲۲  
۹۲۳  
۹۲۴  
۹۲۵  
۹۲۶  
۹۲۷  
۹۲۸  
۹۲۹  
۹۳۰  
۹۳۱  
۹۳۲  
۹۳۳  
۹۳۴  
۹۳۵  
۹۳۶  
۹۳۷  
۹۳۸  
۹۳۹  
۹۴۰  
۹۴۱  
۹۴۲  
۹۴۳  
۹۴۴  
۹۴۵  
۹۴۶  
۹۴۷  
۹۴۸  
۹۴۹  
۹۵۰  
۹۵۱  
۹۵۲  
۹۵۳  
۹۵۴  
۹۵۵  
۹۵۶  
۹۵۷  
۹۵۸  
۹۵۹  
۹۶۰  
۹۶۱  
۹۶۲  
۹۶۳  
۹۶۴  
۹۶۵  
۹۶۶  
۹۶۷  
۹۶۸  
۹۶۹  
۹۷۰  
۹۷۱  
۹۷۲  
۹۷۳  
۹۷۴  
۹۷۵  
۹۷۶  
۹۷۷  
۹۷۸  
۹۷۹  
۹۸۰  
۹۸۱  
۹۸۲  
۹۸۳  
۹۸۴  
۹۸۵  
۹۸۶  
۹۸۷  
۹۸۸  
۹۸۹  
۹۹۰  
۹۹۱  
۹۹۲  
۹۹۳  
۹۹۴  
۹۹۵  
۹۹۶  
۹۹۷  
۹۹۸  
۹۹۹  
۱۰۰۰

۱  
۲  
۳  
۴  
۵  
۶  
۷  
۸  
۹  
۱۰  
۱۱  
۱۲  
۱۳  
۱۴  
۱۵  
۱۶  
۱۷  
۱۸  
۱۹  
۲۰  
۲۱  
۲۲  
۲۳  
۲۴  
۲۵  
۲۶  
۲۷  
۲۸  
۲۹  
۳۰  
۳۱  
۳۲  
۳۳  
۳۴  
۳۵  
۳۶  
۳۷  
۳۸  
۳۹  
۴۰  
۴۱  
۴۲  
۴۳  
۴۴  
۴۵  
۴۶  
۴۷  
۴۸  
۴۹  
۵۰  
۵۱  
۵۲  
۵۳  
۵۴  
۵۵  
۵۶  
۵۷  
۵۸  
۵۹  
۶۰  
۶۱  
۶۲  
۶۳  
۶۴  
۶۵  
۶۶  
۶۷  
۶۸  
۶۹  
۷۰  
۷۱  
۷۲  
۷۳  
۷۴  
۷۵  
۷۶  
۷۷  
۷۸  
۷۹  
۸۰  
۸۱  
۸۲  
۸۳  
۸۴  
۸۵  
۸۶  
۸۷  
۸۸  
۸۹  
۹۰  
۹۱  
۹۲  
۹۳  
۹۴  
۹۵  
۹۶  
۹۷  
۹۸  
۹۹  
۱۰۰  
۱۰۱  
۱۰۲  
۱۰۳  
۱۰۴  
۱۰۵  
۱۰۶  
۱۰۷  
۱۰۸  
۱۰۹  
۱۱۰  
۱۱۱  
۱۱۲  
۱۱۳  
۱۱۴  
۱۱۵  
۱۱۶  
۱۱۷  
۱۱۸  
۱۱۹  
۱۲۰  
۱۲۱  
۱۲۲  
۱۲۳  
۱۲۴  
۱۲۵  
۱۲۶  
۱۲۷  
۱۲۸  
۱۲۹  
۱۳۰  
۱۳۱  
۱۳۲  
۱۳۳  
۱۳۴  
۱۳۵  
۱۳۶  
۱۳۷  
۱۳۸  
۱۳۹  
۱۴۰  
۱۴۱  
۱۴۲  
۱۴۳  
۱۴۴  
۱۴۵  
۱۴۶  
۱۴۷  
۱۴۸  
۱۴۹  
۱۵۰  
۱۵۱  
۱۵۲  
۱۵۳  
۱۵۴  
۱۵۵  
۱۵۶  
۱۵۷  
۱۵۸  
۱۵۹  
۱۶۰  
۱۶۱  
۱۶۲  
۱۶۳  
۱۶۴  
۱۶۵  
۱۶۶  
۱۶۷  
۱۶۸  
۱۶۹  
۱۷۰  
۱۷۱  
۱۷۲  
۱۷۳  
۱۷۴  
۱۷۵  
۱۷۶  
۱۷۷  
۱۷۸  
۱۷۹  
۱۸۰  
۱۸۱  
۱۸۲  
۱۸۳  
۱۸۴  
۱۸۵  
۱۸۶  
۱۸۷  
۱۸۸  
۱۸۹  
۱۹۰  
۱۹۱  
۱۹۲  
۱۹۳  
۱۹۴  
۱۹۵  
۱۹۶  
۱۹۷  
۱۹۸  
۱۹۹  
۲۰۰  
۲۰۱  
۲۰۲  
۲۰۳  
۲۰۴  
۲۰۵  
۲۰۶  
۲۰۷  
۲۰۸  
۲۰۹  
۲۱۰  
۲۱۱  
۲۱۲  
۲۱۳  
۲۱۴  
۲۱۵  
۲۱۶  
۲۱۷  
۲۱۸  
۲۱۹  
۲۲۰  
۲۲۱  
۲۲۲  
۲۲۳  
۲۲۴  
۲۲۵  
۲۲۶  
۲۲۷  
۲۲۸  
۲۲۹  
۲۳۰  
۲۳۱  
۲۳۲  
۲۳۳  
۲۳۴  
۲۳۵  
۲۳۶  
۲۳۷  
۲۳۸  
۲۳۹  
۲۴۰  
۲۴۱  
۲۴۲  
۲۴۳  
۲۴۴  
۲۴۵  
۲۴۶  
۲۴۷  
۲۴۸  
۲۴۹  
۲۵۰  
۲۵۱  
۲۵۲  
۲۵۳  
۲۵۴  
۲۵۵  
۲۵۶  
۲۵۷  
۲۵۸  
۲۵۹  
۲۶۰  
۲۶۱  
۲۶۲  
۲۶۳  
۲۶۴  
۲۶۵  
۲۶۶  
۲۶۷  
۲۶۸  
۲۶۹  
۲۷۰  
۲۷۱  
۲۷۲  
۲۷۳  
۲۷۴  
۲۷۵  
۲۷۶  
۲۷۷  
۲۷۸  
۲۷۹  
۲۸۰  
۲۸۱  
۲۸۲  
۲۸۳  
۲۸۴  
۲۸۵  
۲۸۶  
۲۸۷  
۲۸۸  
۲۸۹  
۲۹۰  
۲۹۱  
۲۹۲  
۲۹۳  
۲۹۴  
۲۹۵  
۲۹۶  
۲۹۷  
۲۹۸  
۲۹۹  
۳۰۰  
۳۰۱  
۳۰۲  
۳۰۳  
۳۰۴  
۳۰۵  
۳۰۶  
۳۰۷  
۳۰۸  
۳۰۹  
۳۱۰  
۳۱۱  
۳۱۲  
۳۱۳  
۳۱۴  
۳۱۵  
۳۱۶  
۳۱۷  
۳۱۸  
۳۱۹  
۳۲۰  
۳۲۱  
۳۲۲  
۳۲۳  
۳۲۴  
۳۲۵  
۳۲۶  
۳۲۷  
۳۲۸  
۳۲۹  
۳۳۰  
۳۳۱  
۳۳۲  
۳۳۳  
۳۳۴  
۳۳۵  
۳۳۶  
۳۳۷  
۳۳۸  
۳۳۹  
۳۴۰  
۳۴۱  
۳۴۲  
۳۴۳  
۳۴۴  
۳۴۵  
۳۴۶  
۳۴۷  
۳۴۸  
۳۴۹  
۳۵۰  
۳۵۱  
۳۵۲  
۳۵۳  
۳۵۴  
۳۵۵  
۳۵۶  
۳۵۷  
۳۵۸  
۳۵۹  
۳۶۰  
۳۶۱  
۳۶۲  
۳۶۳  
۳۶۴  
۳۶۵  
۳۶۶  
۳۶۷  
۳۶۸  
۳۶۹  
۳۷۰  
۳۷۱  
۳۷۲  
۳۷۳  
۳۷۴  
۳۷۵  
۳۷۶  
۳۷۷  
۳۷۸  
۳۷۹  
۳۸۰  
۳۸۱  
۳۸۲  
۳۸۳  
۳۸۴  
۳۸۵  
۳۸۶  
۳۸۷  
۳۸۸  
۳۸۹  
۳۹۰  
۳۹۱  
۳۹۲  
۳۹۳  
۳۹۴  
۳۹۵  
۳۹۶  
۳۹۷  
۳۹۸  
۳۹۹  
۴۰۰  
۴۰۱  
۴۰۲  
۴۰۳  
۴۰۴  
۴۰۵  
۴۰۶  
۴۰۷  
۴۰۸  
۴۰۹  
۴۱۰  
۴۱۱  
۴۱۲  
۴۱۳  
۴۱۴  
۴۱۵  
۴۱۶  
۴۱۷  
۴۱۸  
۴۱۹  
۴۲۰  
۴۲۱  
۴۲۲  
۴۲۳  
۴۲۴  
۴۲۵  
۴۲۶  
۴۲۷  
۴۲۸  
۴۲۹  
۴۳۰  
۴۳۱  
۴۳۲  
۴۳۳  
۴۳۴  
۴۳۵  
۴۳۶  
۴۳۷  
۴۳۸  
۴۳۹  
۴۴۰  
۴۴۱  
۴۴۲  
۴۴۳  
۴۴۴  
۴۴۵  
۴۴۶  
۴۴۷  
۴۴۸  
۴۴۹  
۴۵۰  
۴۵۱  
۴۵۲  
۴۵۳  
۴۵۴  
۴۵۵  
۴۵۶  
۴۵۷  
۴۵۸  
۴۵۹  
۴۶۰  
۴۶۱  
۴۶۲  
۴۶۳  
۴۶۴  
۴۶۵  
۴۶۶  
۴۶۷  
۴۶۸  
۴۶۹  
۴۷۰  
۴۷۱  
۴۷۲  
۴۷۳  
۴۷۴  
۴۷۵  
۴۷۶  
۴۷۷  
۴۷۸  
۴۷۹  
۴۸۰  
۴۸۱  
۴۸۲  
۴۸۳  
۴۸۴  
۴۸۵  
۴۸۶  
۴۸۷  
۴۸۸  
۴۸۹  
۴۹۰  
۴۹۱  
۴۹۲  
۴۹۳  
۴۹۴  
۴۹۵  
۴۹۶  
۴۹۷  
۴۹۸  
۴۹۹  
۵۰۰  
۵۰۱  
۵۰۲  
۵۰۳  
۵۰۴  
۵۰۵  
۵۰۶  
۵۰۷  
۵۰۸  
۵۰۹  
۵۱۰  
۵۱۱  
۵۱۲  
۵۱۳  
۵۱۴  
۵۱۵  
۵۱۶  
۵۱۷  
۵۱۸  
۵۱۹  
۵۲۰  
۵۲۱  
۵۲۲  
۵۲۳  
۵۲۴  
۵۲۵  
۵۲۶  
۵۲۷  
۵۲۸  
۵۲۹  
۵۳۰  
۵۳۱  
۵۳۲  
۵۳۳  
۵۳۴  
۵۳۵  
۵۳۶  
۵۳۷  
۵۳۸  
۵۳۹  
۵۴۰  
۵۴۱  
۵۴۲  
۵۴۳  
۵۴۴  
۵۴۵  
۵۴۶  
۵۴۷  
۵۴۸  
۵۴۹  
۵۵۰  
۵۵۱  
۵۵۲  
۵۵۳  
۵۵۴  
۵۵۵  
۵۵۶  
۵۵۷  
۵۵۸  
۵۵۹  
۵۶۰  
۵۶۱  
۵۶۲  
۵۶۳  
۵۶۴  
۵۶۵  
۵۶۶  
۵۶۷  
۵۶۸  
۵۶۹  
۵۷۰  
۵۷۱  
۵۷۲  
۵۷۳  
۵۷۴  
۵۷۵  
۵۷۶  
۵۷۷  
۵۷۸  
۵۷۹  
۵۸۰  
۵۸۱  
۵۸۲  
۵۸۳  
۵۸۴  
۵۸۵  
۵۸۶  
۵۸۷  
۵۸۸  
۵۸۹  
۵۹۰  
۵۹۱



عسریانی ہے وانجا جامہ تن  
جسم زخمی قبا کے کخواب  
نجاتا ہے وان عامہ سر  
تکیہ نہیں بستر نہیں ہے  
کامٹو نیہ میں وان نشستگامین  
وان خوان میں کب ہے لقمہ تر  
وہ خوان تو خون سے بھرا ہے  
وہ زہر نہیں فقط کشندہ  
وان خون جگر ہے لقمہ تر  
بریانی ومان ہے سینہ بریان  
وان آبی و شیر مال کب میں  
ہو نقل کا دیان بھی اگر وان  
یہ بھی نہیں سہوینے کھایا  
تن ہو تو لباس کی ہو خواہش  
خواہش ہو اگر طعام ہوئے  
جان ہو تو ہے زلیست کی ضرورت  
ہو چھب بھی ریا تو لوریا ہو  
علوی سنہلو یہ کہتے کیا ہو  
سپہ حیرت و محو کوہ وان لمس  
وان گرم نہیں کسکا بازار  
لتیر ہزار بے نیازی  
وہ کون ہے یعنی حضرت عشق  
صورت میں وہ لب کچھ میں ہے  
سند باد ہے وانہ چوٹ کھاتا  
گزشتہ کے پیچھے قفس چاہے

اور اس سے جو گزرے خاک کفن  
چادر ہے زموج چشم پر آب  
گرداب سرشک دیدہ تر  
قالین کیا بوریان نہیں ہے  
فرشی پٹھے میں سرو آہن  
شامی و شکم برو عفر  
اک زہر کا پیالہ وان دیرا ہے  
کر دیتا ہے قتل کر کے زخم  
رنگ رخ زرد سے مر عفر  
اور شور بہ اشک چشم گریان  
دل آتشین اور خشک لب میں  
مو نہہ پر لگتے ہیں سنگ طفلان  
اسباب کو جو زبان پہ لا یا  
دل ہو تو جو اس کی ہو خواہش  
ٹھہرے جو کوئی مقام ہوئے  
بوفس تو ہے یہ سب کدورت  
راحت ہو اگر تو بستر ہو  
تم خود ہو تو سارا خبر ہو  
ہو جاتے ہیں سحر و محق سحر  
یوسف کے بھی وان نہیں  
دکھلائے وہ عارض مجازی  
اور کیا ہے مجاز صورت عشق  
یوسف کے ہیں کھوئے دم لیتے  
ہے قفس کو باتو نہیں اور اتنا  
سو کو کس اک بات میں لگائے

یہی ہے دان  
ن کی لگی ہے  
نہیں ہوئے  
جس کے آ رہے ہیں  
لون کا کیا کام  
پہ میں غش  
یون کی جھنکار  
کے گھوٹے میں  
وہ یہ دشت گری  
وہ کب اوتارن  
وہ کب چائین  
کے میں یا بند  
نت خار رکھتے  
عصا ہے پری  
م بے ضرورت  
سرو میں ہیں  
ماونجا مذہب  
ہوں جو آزاد  
کے میں پاند  
نے پر ہیں جیتے  
مل ہیں اور  
امتحان پر  
پر طامت  
کیا کہیں ہم  
بامی سینی

<p>سودا ہے ومانخا خود فروشی وان تن کا تو نام بھی نہ لیجے وان جان سے کوڑیوں کو ازان پھر دل کی تو کھٹے صل کیا ہے وان جیسے بنے یہ جان دیدے وان نفع و ضرر کی کیا ہے پروا ہے راست بیان نہیں ہے لاشے یہ عشق ہے اک خدا کی حکمت اللہ دے عشق شوخ و بیباک مجھ کو تو ہے اس قدر ڈرانا رکھ علوی ذرا خیال اپنا</p>	<p>قیمت لینے میں چشم پوشی باہر ہی جو اس چھینک دیجے اور سر کو تو مفت بھی نہ لینا اور عقل کو کون پوچھتا ہے الزام بھی گرٹے تو لے لے خود راہی ہے سارا کام و انخا میں عشق کے کچھ عجیب تماشا ہے عشق خدا کا دست قدرت سب کچھ کرے اور پاک کا پاک دل کا تپ اٹھا جو نام آتا کیا بکتا ہے منہ سنبھال اپنا</p>
----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

جبہ سالی عاشق برد پر میکہ ہاستدعای ساغر بے بخودی  
از جناب پر میکہ بصدا الحاح و زاری و کرب بقرار می و حال  
ابتلائی در عشق بوجہ بیابانی ازان کہ چارہ اش جن بے بخودی ممکن نیاب

<p>علوی لے تجھے بھی اب ستیا جز بخودی اب شفا نہیں ہے و کیہ اب یہ مرض کر گیا برسم سو کر کے طواف میکہ سے کے سرمانو نہ رکھ بجز وزاری عمر قص کہ مال و تن دل و جان</p>	<p>تیرے دل نے بھی زخم کھایا اس درد کی اب دوا نہیں ہے جلا اور در میکہ سے پہلے دم تو پر مغان کو سجدہ کر دے کر غرض بشوق و مضطاری شرابان سے شہید میں ایمان</p>
--------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	--------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

### موج اول تیرل اول

<p>دل کھو کے سا قیلا دے عالم کو ننگا ہ میں پلٹ دے</p>	<p>ہنلا دے شراب میں بانی میر پر مرے سدا خم اولٹے</p>
-----------------------------------------------------------	----------------------------------------------------------

لہجہ بچی مقام  
الوہیت راضا کردہ  
مہتمم بختی و صحت  
باید و مردار  
خدا اسدا بالی  
است ۱۲



گوئیں میں غلغلہ اٹھا دے  
 مجھ کو وہ پلا شراب ساقی  
 وہ مے کہ جلا کے خاک کر دے  
 جل بھٹکے کیا ب بنے رجاون  
 تن کو مرے ذرہ ذرہ کر دے  
 مے سے یہ بنا دے حال میرا  
 کچھ حد سے بڑھا مرا مال اب  
 غرتا ہوں میں قوت روح دیدے  
 لا شعلہ آتشیں جھکا دے  
 بے طرح خمار نے ستایا  
 دل دن کا سپراغ ہو گیا ہے  
 تلخے خمار سے ہوں بد حال  
 کیا بچتا ہے جام چار دیکر  
 وہ دے کہ حساب میں نہ آئے  
 وہ دے کہ بے چسکو دمدم روح  
 جب تک نہ میں خوش سیر ہو جاؤں  
 ساغر کا سینا گر گر گیا  
 کیا جام کا انتظاں دیکھوں

سیلاب شراب میں بہا دے  
 جو مجھ کو نہ مجھیں چھوڑے باقی  
 وہ مجھ کو جو مجھ سے پاک کرے  
 میں سا شراب بنے رجاون  
 رگ رگ میں مری شربت بھگدے  
 میخانہ ہوا بال بال میرا  
 کر آب حرام سے حلال اب  
 لا جام مے صبح دیدے  
 انکار کروں تو منہ جلا دے  
 لے ایتلوں نہ دم سے آیا  
 تن را نصیب کشا زاع ہو گیا ہے  
 اس میٹھی چھری سے بچ کر ڈال  
 چو نیگا نہ بے شمار دیکر  
 کاٹنے کی کتاب میں نہ آئے  
 لو کھانا البحر جسکی اک موج  
 مر جاؤں گا ختم یہ جان دوں گا  
 تو دیکھ میرا لہو بہنگا  
 فرماؤ تو ختم سے منہ لگاؤں

موج دوم تترل دوم

ساقی مرے لب پہ جم جگا دے  
 دے نام شراب جسکا ہوئے  
 منہ سے کوئی قطرہ گر نہلجائے  
 سر سے مرے موج مے گزر جائے  
 اک نشہ او تاراں سے چڑھا دے  
 وہ بادہ بے خودی کا دے جام

اللہ کے واسطے ملا دے  
 یہ سپرخ جباب جسکا ہوئے  
 وہ ختم فلک سے بھی ابل جائے  
 یہ نشہ خودی کا سب تر جائے  
 اس کبیر کا جزو بدد کھائے  
 جو نام ہو شیر اور مر کام

۱۰ یعنی خجیات  
 ۱۱ روح جادوی جانی کی  
 ۱۲ نفسانی سراپا  
 ۱۳ یعنی خجیات صفا  
 ۱۴ یعنی کرکڑی کی تہیج  
 ۱۵ یعنی کوکان الجوا  
 ۱۶ کلمات ربی نقل  
 ۱۷ یعنی ان تنفکات  
 ۱۸ جادو و خجیات و جادو  
 ۱۹ یعنی ان ترسوں  
 ۲۰ کہ الوہیت است  
 ۲۱ صفت نام دوست  
 ۲۲ فیض گریہ  
 ۲۳ یعنی خجیات و جادو  
 ۲۴ گوشت و سر و سر و سر و سر

پوشی  
 ساقی  
 لین ان  
 ہے  
 لے  
 ام و انکا  
 ساشے  
 قدرت  
 کا پاک  
 نام آیا  
 نہال پایا  
 خودی  
 حال  
 ش  
 ممکن بنا  
 نسیم کیا  
 تہنیں  
 لے دم  
 دے  
 طری  
 جان  
 بادے  
 مے





جس نے سے عزیز میں ہے جان آئی  
وہ دے کہ جو ہوئے برق لامع  
جو کھولے سب صفات آیات  
اعیان سے ہونے جھکا حائل  
وہ دے شے جو ہے عشق کا ستارہ  
وہ جس سے چمک گئے بین ذرات  
جس بادے کا نقشہ عروجی  
لا جام زحل میں بھر کے لا دے  
بھر دے مجھے جام مشتری میں  
مرج کا جام بھر کے دیدے  
دے ساغر آفتاب بھر کے  
نایب کے پالے میں پلا دے  
سایل کے سوال کو نہ کر دے  
دیدے مجھے کا سہ قرین  
کافور مزاج سے پلا دے

ایر تب سے جس سے ہوشیاری  
از اسم بیج تا بجاس مع  
اک شہ میں تارفع درجات  
تا مرتبہ ظہور کا مل  
روح اعظم کی دل کا پارہ  
توسیع کے رسیدہ السموات  
بے قطع منہ نزل پر وجی  
منحوس کے منہ کو بھی جلا دے  
دے ساغر دیدہ پریمین  
قاتل کی چھریا پدہر کے قیتے  
دے کا سہ آب و تاب بھر کے  
وہ بادہ کہ زہرہ کو نجا دے  
بھر دے مجھے ساغر عطار دے  
دے جام ستارہ سحر میں  
دل مول کے آج سے پلا دے

### موج سوم نثر سوم

آنکھیں تو ملا وہم سے جانی  
کرد و سرون سے قرار جیت  
دل سرد ہے یہاں تو لا ابھی لا  
میں حور کے ہاتھ سے نہ لو لگا  
گو حور میں روح سے سمائی  
گر شرم ہے مزہ بھر کے دیدے  
کب کہتا ہوں نامتھایہ ہر بڑھانے  
مختر می خوشی کے کرم کی  
محکاج کو حق کے نام دیدے

اور دن سے ہے یہ لن ترانی  
کر اور دن سے وعدہ قیامت  
میں کا اس مزاج زنجیل  
تو روح سے تو پلا پیو گنا  
یعنی مقام روح الکریم  
پر بھان بہین اولیٰ بات بھاتی  
آنکھیں پیچے جھکا کے دیدے  
ٹھوکر کے اشارے سے تلوے  
خیرات دے اپنے دم قدم کی  
خیرات سمجھ کے جام دیدے

لے فاما از شداد عام  
نقشہ اسطے ارض  
بجک برآشیل بادو  
شرب ۱۲  
فی اسرار الایمان  
ان اللہ بشارت  
مجا کس کن منرا کافور  
عہ ایقون فیہا کاش  
کان مزاج زنجیل ۱۲

جو حصہ خاک ہو اید ہر دے  
دے گالیاں لاکھ اک پیا لا  
منہ جا قہ میں ویکھ کر ملا دے  
کہتا نہیں مسکرا کے دیدے  
لا جام کو لب پہ دہر کے دیدے  
پانوں ہی یہ لا اوتا کر دے  
لا جام میں کلی کر کے دیدے  
دے جام مجھے لگا کے ٹھوکر  
آنکھوں نہ تیار کر کے دیدے  
یہ وہ کوئی دیکھے اور نہ ہم تم  
لا فہم ادا سے امر ہو ہے  
دے آنکھ فرشتوں کی بجا کے  
دشمن تو کہ ہر محب نہ دیکھے  
ماں چشم فہم نہ دیکھنے پاسے  
آہٹ گردوں کی بجانب کر دے  
ایسا نہور غسل مجا دے  
دیکھ آنکھ بیا کے کرا سارے  
ماں میری بھی آنکھ بے بیا کے  
بجائے دیکھے ایسا سخن ان  
ماں خلق تلے او تر نہ جائے  
ساعت کہیں لامسہ نہ چھو لے  
لا راہ نقحت سے پلا دے

سقاہم برہم  
شہرہ ایلورا  
۱۲  
والنظم فی ۱۱  
لا تغفل عن ذکر اللہ  
۱۲  
نفاذ سیرۃ  
و تفہیم مہن

لا میرے ہی منہ میں جاک بھرے  
یاروں کا شہر ہوا و بالا  
صد تے ہی میں آئینہ دکھائے  
آنکھیں ہی مجھے دکھا کے دیے  
اس پانی کو جھوٹا کر کے دیدے  
سر سے سو بار وار کر دے  
جوتی ہی یہ مجھ کو دہر کے دیدے  
لا چھک کو پلا دے پانوں دہر کر  
دو پیا لون کو چار کر کے دیدے  
دے ازید نہ ہوا سقاہم  
دشمن میں نص و شر ہو ہو  
نہ دے واسطے خدا کے  
یہ کیا ہے کہ محتسب نہ دیکھے  
خوشید کی مان نظر نہ لگائے  
لا چادر ابرو مانپ کر دے  
بجلی نہ لپک کے نہر جھکا دے  
منہ تلے بین تیرا سب سارے  
لا مجھے بھی دے مجھے جھپا کے  
قلقل نہ صراحی کی سننے کان  
لذت نہ زبان پہ میری آئے  
اور شامہ بھی کہیں نہ بولے  
او پر او پر مزے او ترادے

### موج چارم نثرل چہارم

دے ساقی دے تم خبیثا لی  
دے اب حیات بھر کے دیدے

دے ساقی دے تم خبیثا لی  
دے اب حیات بھر کے دیدے

پیا  
۱۱  
۱۲  
۱۳  
۱۴  
۱۵  
۱۶  
۱۷  
۱۸  
۱۹  
۲۰  
۲۱  
۲۲  
۲۳  
۲۴  
۲۵  
۲۶  
۲۷  
۲۸  
۲۹  
۳۰  
۳۱  
۳۲  
۳۳  
۳۴  
۳۵  
۳۶  
۳۷  
۳۸  
۳۹  
۴۰  
۴۱  
۴۲  
۴۳  
۴۴  
۴۵  
۴۶  
۴۷  
۴۸  
۴۹  
۵۰  
۵۱  
۵۲  
۵۳  
۵۴  
۵۵  
۵۶  
۵۷  
۵۸  
۵۹  
۶۰  
۶۱  
۶۲  
۶۳  
۶۴  
۶۵  
۶۶  
۶۷  
۶۸  
۶۹  
۷۰  
۷۱  
۷۲  
۷۳  
۷۴  
۷۵  
۷۶  
۷۷  
۷۸  
۷۹  
۸۰  
۸۱  
۸۲  
۸۳  
۸۴  
۸۵  
۸۶  
۸۷  
۸۸  
۸۹  
۹۰  
۹۱  
۹۲  
۹۳  
۹۴  
۹۵  
۹۶  
۹۷  
۹۸  
۹۹  
۱۰۰



پیالے میں مے طہور بھر دے  
 اصیبت کا عکس بھر کے لا دے  
 اصحاب ہڈا نے جو پیالے  
 ہے سورہ دہر شان جسکی  
 لا دے در و شراب سادہ  
 ساتی مے بزم صابر و دے  
 ساتی مرے دل کو اب نہیں  
 دے برزخ عین کا نتیجہ  
 دیدے وہ علی کا جام تسلیم  
 وہ جو پیالہ خواجہ <sup>ابن الفاضل</sup> نے  
 عبد الواحد نے جو پیالے  
 وہ شاہ بلخ کو جو ملاوی  
 جو <sup>ابن الفاضل</sup> نے حضرت خذیفہ  
 حمزہ کا دے جیسے پیالہ  
 دے کاس مے ابی احمد  
 بی یوسف رکھتے تھے جو موجو  
 وہ حاجی شریف کی جو تھی خان  
 دیدے مجھے ساغر ہشتی  
 دے ساغر نخت سار کا کلی  
 وہ دے جو فرید نے پیالے  
 جو کی کے حشر عر دہلوی  
 جو شیخ محال کی عندا تھی  
 وہ علم الحق تھے جس سے مسو  
 وہ شیخ جمال نے جو لی کے  
 وہ پیتے تھے جو حسن محمد

لا دیدہ دل میں نور بھر دے  
 لا ساغر احمدی پلا دے  
 احباب خدا نے جو پیالے  
 قرآن ہے سارا جان جسکی  
 فاتحہ کوئی کے حشم کا بادہ  
 تلخ آب سب کوئے رابطہ دے  
 لاشیشہ طاق قایب تو سین  
 مرج البحرین کا نتیجہ  
 از بادہ سلسبیل و تسنیم  
 اوس عاشق خاص و المنین تھا  
 وہ جس کو فضیل نے لیا ہے  
 جس نشہ میں سلطنت لٹا دی  
 دیدے وہ مے ابی میرہ  
 دے بی اسحاق کا نوالہ  
 دے جام کعب ابی محمد  
 وہ لی گئے جس کو خواجہ محمود  
 وہ لی گئے جس کو خواجہ عثمان  
 از خم مے معین حشمتی  
 جس نشہ میں اوسے تھان یمنی  
 جو شیخ نظام کو دیا ہے  
 آئینے بنا دے <sup>ابن الفاضل</sup> بین  
 جو شیخ سراج کی دعا تھی  
 وہ پیتے تھے جس کو شیخ محمود  
 کیا کیا نہ دہن سے لال و گلے  
 مسرور تھے جس سے شیخ احمد

۱۰ یعنی اصیبت خفیت  
 ۱۱ وان ارف کسرا رست  
 ۱۲ فاتحہ کوئی جسکی کلمہ  
 ۱۳ یا ایہ الذین آمنوا  
 ۱۴ اصیبت اوصار و ہر صلی  
 ۱۵ رابحوا و التواشد لکلمہ  
 ۱۶ تھان ۱۲  
 ۱۷ لایسکان ۱۲  
 ۱۸ یقیناً نہیں ہوا

منہ میں جان بھر دے  
 شہ بہا و دہلا  
 ن آئینہ دکھا لے  
 ہے دکھا کے دیں  
 فکر کے دیں  
 بار و ار کر دے  
 سو دہر کے دیں  
 ہے یا نون و ہر  
 رک کے دیدے  
 ۱۰ سقاہد  
 ۱۱ س و شراب  
 ۱۲ سطر خدا کے  
 ۱۳ سب دیکھ  
 ۱۴ نظر نہ لگا لے  
 ۱۵ پا کر دے  
 ۱۶ سب کھا لے  
 ۱۷ سب سارے  
 ۱۸ مجھے جھاکے  
 ۱۹ لی شے کان  
 ۲۰ میری آئے  
 ۲۱ کہیں بولے  
 ۲۲ اوڑا دے  
 ۲۳ زات مثالی  
 ۲۴ کے دیدے

جو قطبِ مدینہ کو پلائی  
 راو رنگ آبادی جسکو سیکر  
 وہ جامِ جو خورشید نے بنا ہے  
 وہ نورِ محمدی کی ہے ملا  
 وہ پی کے جسے شہرِ سلمان  
 حافظ نے وہ جام جو بیا ہے  
 خود سے پہلی پر لئے ہے  
 وہ چھک پلا کہ پر شکم ہو  
 ساتی ہے فضلِ عام تیرا  
 جو جامِ جنبہ کو پلا یا  
 وہ بادہ کہ جسمین ہو کے سرشار  
 بسطامی نے منہ نہ جس سے مورا  
 تبریزی کے لب کا جام ویسے  
 دے بادہ مذاقِ مغربی کا  
 وہ نشہ کہ عشق کا تھا سرنام  
 شیرازی کو جام جو پلا یا  
 وہ جام جو سعدی نے پیات ہے  
 وہ جسکو لئے ہے میرا آفتا  
 میخانے سے تیرے رد کہاں ہے  
 مہمان ہوں ترانہ تجھ سے کر حیف  
 گو میرا و دہر کا منہ نہیں ہے  
 ساتی ترا میکدہ ہے معمور  
 عالم نے اگر بیا تو کیا ہے  
 بروم ترا دورِ غیسل رہا ہے  
 لبریز وہ چشم بھرا ہوا ہے

لہ ولی عجب انرا یا  
 دیکھا دیا قافیا  
 شہر و لانا اسال  
 غلام تہتر  
 شہر من کان  
 یو من با لہر دیو  
 الا تفرقہ یفوت

وہ شیخ کلیم نے جو پلائی  
 اک خلق کا ہوا کیا ہے رہبر  
 جو دست بدست چل رہا ہے  
 جو نور محمد اوس سے پہلا  
 عالم میں عیان تھے اور نہان  
 منزلے جو نوش جان کیا ہے  
 اک خلق خستہ اوستے پر ہے  
 اک قطرہ برائے حق نہ کم ہو  
 پھر آگے رہا نصیب میرا  
 عطار کے بھی وہ یا تھا آیا  
 شیخ صنعا نے پہنا زار  
 منصور نے جسکا شیشہ توڑا  
 رومی کی طلب کا جام دیر سے  
 دئے نشہ نظامی گنجوی کا  
 وہ یگیا جو کو احمد جام  
 حافظ کو ملا متی بنایا  
 خسرو کے خوا لے جو ہوا ہے  
 وہ خلد کا کا شہر دماقا  
 لا تنہر بھلے سایلاں سے  
 بے قول نبی کہ اگر مو الضیف  
 آخر یہ بشر کا منہ نہیں ہے  
 اکثر ہے کرم عطا ہے موفور  
 تیرا اس غم چھلک رہا ہے  
 مے کا دریا و بیل رہا ہے  
 عالم نے پیا تو کیا ہوا ہے

ساتی  
 اک خدا  
 گر قصہ  
 پھر بہ  
 ساتی  
 لا محجہ  
 وہ  
 ہو جا  
 گر سا  
 سب  
 یوں  
 وہ  
 وہ  
 نظر  
 کچھ  
 تہی  
 نہ  
 اس  
 کسر  
 کیا  
 بہ



ساقی ترا فضل کیا ہے تھوڑا  
اک خلق کو مفت ابھی پلائے  
گر فضل و کرم ہو تیرا شامل  
پھر میں تو لگا ہوں دم قدم سے

جس کو پکڑا پلا کے چھوڑا  
کچھ بات نہیں جو دلمیں گئے  
انہیں ہے من و نیا میں داخل  
یا کس ہوں کیونکر کرم سے

### موج بہتر از نجم

ساقی دل میں سرور بھر دے  
لا مجھ کو پلا دے پیٹ بھر کے  
دے حد بشر سے جو گنہگار ہے  
ہو جاؤں خودی سے اپنی بار  
گر سناختگی سے بھی محل جاؤں  
سب تن مرا بادہ ہو گئے پیجاے  
یوں نشہ میں میرے ہوش اور  
وہ ہے اگر وہ لب تلک آئے  
وہ پیتے ہی جسکے دم نکل جائے  
نظروں میں یہ ہوئے نشہ کا ساما  
کچھ بھی نہ رہے نظر میں باقی

لاتن میں بھی میرے نوز بھر دے  
یہ وہ نہیں بے پئے جو سر کے  
بلان دم چڑی جاے دل اور جا  
چہ جھکونہ سو جھے پانون اور  
انے بھی تو ماتھ سے نکل جاؤں  
تو جھکونہ سنہا لتا ہی پیجاے  
سنہا لوں نہ فرشتوں کے سینھالے  
میں تجھے گروں تو مجھ پر گرجاے  
وہ ہے کہ تو خود پلا کے پختاے  
میں جانے ہو کر اہو کا میدان  
لے جام نہ مے نہ میں نہ ساقی

تہدید و تنبیہ بنفس خود کہ طلب پنجو بادہ صافی مبارک  
نہ روی است برداشت شکش امواج اینچنین می بی کدر نہ ظرف

لے دل یہ تری طلب ہے کون  
اس مے کا تو نام لے ترا منہ  
کس منہ سے یہ باتیں کر رہا ہے  
کیا منہ ترا پھر نوبول کیوں  
بہودہ نہ بک جو پھر سوختی

یہ مونہ ترا کیا سبب ہے کون  
دیکھوں تو دکھا مجھے ذرا منہ  
کس بو و پ تو کھر رہا ہے  
ہاں پھر کبھی لب تو کھول کیوں  
منہ حیر کے جیب کاٹ لو کٹا

ساقی ترا فضل کیا ہے تھوڑا  
اک خلق کو مفت ابھی پلائے  
گر فضل و کرم ہو تیرا شامل  
پھر میں تو لگا ہوں دم قدم سے  
جس کو پکڑا پلا کے چھوڑا  
کچھ بات نہیں جو دلمیں گئے  
انہیں ہے من و نیا میں داخل  
یا کس ہوں کیونکر کرم سے  
موج بہتر از نجم  
ساقی دل میں سرور بھر دے  
لا مجھ کو پلا دے پیٹ بھر کے  
دے حد بشر سے جو گنہگار ہے  
ہو جاؤں خودی سے اپنی بار  
گر سناختگی سے بھی محل جاؤں  
سب تن مرا بادہ ہو گئے پیجاے  
یوں نشہ میں میرے ہوش اور  
وہ ہے اگر وہ لب تلک آئے  
وہ پیتے ہی جسکے دم نکل جائے  
نظروں میں یہ ہوئے نشہ کا ساما  
کچھ بھی نہ رہے نظر میں باقی  
تہدید و تنبیہ بنفس خود کہ طلب پنجو بادہ صافی مبارک  
نہ روی است برداشت شکش امواج اینچنین می بی کدر نہ ظرف  
لے دل یہ تری طلب ہے کون  
اس مے کا تو نام لے ترا منہ  
کس منہ سے یہ باتیں کر رہا ہے  
کیا منہ ترا پھر نوبول کیوں  
بہودہ نہ بک جو پھر سوختی  
یہ مونہ ترا کیا سبب ہے کون  
دیکھوں تو دکھا مجھے ذرا منہ  
کس بو و پ تو کھر رہا ہے  
ہاں پھر کبھی لب تو کھول کیوں  
منہ حیر کے جیب کاٹ لو کٹا

ہاں فضل سے رکھ امید ہر دم  
جو پیرے تیرے تہک کو بخشا  
جسمین ترا ظرف او بل گیا ہے  
اوقات سے یہ بھی ہے زیادہ  
ہاں مور کو کر دے وہ سلیمان  
ورنہ وہ شراب کسکا منہ ہے  
پانی کو جو لگ چلے جلادے  
وہ بادہ کہ جوش میں جو آئے  
چھو لے بھی وہ گرتو ابر تر سے  
اس سطح زمین کی دہول اڑا دے  
انسان ہی کا دل تھا کچھ قیامت  
اس نے کو جو لوگ اڑا رہے ہیں  
وہ پتیا ہے جان سے ہو جو بے بس  
مردوں کو یہ نے مزا کھیا ہے  
ہاں بے پئے ٹیڑھی کھیر ہے یہ  
خمر اسکا ہر اک پہ ہے کسادہ  
نیلے سے ڈرو تو تن بھگو جائے  
منکر کے لئے دلیل ہے یہ  
سربل پہ ہے نام اسکا جاری  
کیا بچتا ہے علویا سنبھل جاے

جو بھگو ملا وہ کیا ہے کچھ کم  
اک قطرہ بھی کیا وہ کچھ ہے تھوڑا  
اک بوند ہی میں تو چل گیا ہے  
کیون تیرا یہ ظرف اور بادہ  
کچھ کم نہیں اسکا فضل و احسان  
وہ آتشیں آب کسکا منہ ہے  
لوہے کو وہ موم سا گلا دے  
افلاک کی دہجیاں اڑا دے  
بکلی کی طرح سے آگ بر سے  
اک ٹکلی میں جس طرح طول اڑا دے  
جوشینے میں رکھا یہ امانت  
لوہے کے چنے چار ہے ہیں  
اس بادہ کا نشہ ستا ناس  
نامردوں کو دور سے ڈرا دے  
سیحائے گرتو شیر ہے یہہ  
ہے وسعت رحمتی ہم بادہ  
سماؤ تو ماکا دودہ ہو جائے  
وہ تہشہ ساسیل ہے یہ  
ہر دلمین ہے کام اسکا جاری  
منہ دیکھ کہیں زبان نہ چل جاے

سلا واد ہار من  
لبن لم یترطوہ  
قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم من یعین قعدہ الملعون روحہ اذینت بانام من کر وانا من لبن وانا من علی کل فاضلت اللہین فقال فی القیادۃ انت علیہ وانشک سے قال غزالی ۱۱ ہر ان اشارہ وحقنی وسعت کل شیء ۱۲ علیہ ان ہذا ابو حق الحقین ۱۳ علیہ عینا فیہا لستہ سلسبیلہ ۱۴

### تمہید داستان

گو میری نہ تھی یہ قابلیت اور ظرف مرا بہت ہی کم تھا جو جو کہ تھے میکدے میں سائل	یہ بادہ جو ہو مجھے عنایت ہاں میری مغان کا کچھ کرم تھا ہر اک کی طرف ہوا وہ مائل
--------------------------------------------------------------------------------------	--------------------------------------------------------------------------------------



سب مانگ رہے تھے ہاتھ اوٹھا  
وان سب کی تھی قیل و قال جاری  
تھے رعب سے بنیاد لب قال

اور سجد میں تھا میں سر جھکا کے  
یاں چپ میں زبان حال جاری  
خسرو کی غزل تھی صورت حال

## غزلِ مرعلیہ الرحمتہ

حیران شدہ ام در آرزویت  
مانم و تختیر و خموشی  
خاک تن من ہر شتہ خولست  
رسی کہ چگونہ ز من دور  
خسرو بکند تو اسیر است  
کچھ فضل نے پھر توجوش کھایا  
خسرو تھا بزین فتادہ سفلی  
ییا لا وحسرا حی اور شیشا  
اور سجد سے میل سر اوٹھا کے  
اول مرے دست و پا کو باندھا  
فرمایا کہ مان لے آنکھیں اب کھول  
جب کھولے آنکھیں مینے دیکھا  
دیکھا مینے تو ایک دریا  
ہن چھلیاں او سمین فوجین فوجین  
تو ارے خود بخود مین چھٹتے  
نہرین وان سے اوبل رہی مین  
میں شتیاں بے شمار او سمین  
اور ایک نیا تماشا دیکھا  
جب دیکھا یہ مینے اتنا سامان  
بیاختہ میرے منہ سے نکلا

لے چشم جہا نیان بسویت  
آفاق ہمہ بگفت گویت  
در خور نشد آب این بسویت  
دور از تو چہ پرسم چو موت  
بیچارہ کجا رو در آگویت  
دست رحمت او ہر ڈر لایا  
کھینچا مجھے یوں بسوئے علوی  
اک طاق پر سب اوٹھا کے رکھا  
سینہ مرا زیر پا دبا کے  
پھر مجھ کو اوٹھایا سر سے اونچا  
جو دیکھے اشارے مجھے بول  
کچھ اور ہی سمجھ تو مجھ کو سوچھا  
ہئے آپ ہی آپ لہرین لیتا  
اک دم مین مین اوٹھتی لاکھون مین  
سید مین حباب او سمین اوٹھتے  
اور چادر مین لاکھون چل رہی مین  
مین لولو سے ابدار او سمین  
پانی مین غبار اوٹھ رہا تھا  
یہ جوش مین تلاطم وہیہ طوفان  
دریا دریا جناب دریا

لے چشم جہا نیان  
سرتھان ترن ترن

فرمایا کہ جس روز ہے یہ  
یہ کہتے ہی پھر اوٹھا کے پھینکا  
اک غوطے میں ہو گیا یہ سامان  
اکبار تو دم نخل گیا تھا  
تھا جسم میں دل نہ دم میں تھا جان  
جب ڈوبے میرا جسم نخل  
سو جا تو نہ میں تھا اپنے تن میں  
اولا اک نشہ چڑھ گیا تھا  
سب عقل و خرد ہوا ہوی تھی  
دل جسم میں جسم محدود میں  
ہنگامہ صدا سے لاکھ غیب  
جب جان ہوئی سو غیب غیب  
لے جان نخل اب اس آٹ گل سر  
گو قصہ ہے پر نہیں یہ قصہ  
یہ قصہ جو ہے پیام عبرت

سلسلہ دستقام ہلال  
شہزادہ بطور اسلام  
سلسلہ قلینا بازار  
کوئی بڑا و اسلام  
علا اور اسلم  
۱۱

طوفان سے طہور ہے یہ  
اور گرتے ہی میں کھایا غوطا  
تھے عقل و حواس ہوش پران  
سارا نقش بدل گیا تھا  
نئے کفر نہ دین تھا نہ ایمان  
کچھ سانس سانس میں تن پایا  
اور دیکھا تو میں ہی تھا بد تمن  
گھٹا تھا میں کہ بڑ گیا تھا  
اور فہم کی دیجان اوڑھی تھی  
جان نام کو قید آب و گل میں  
آنے لگی سر جان میں ریب  
تھا جان سے کوئی یون مخاطب  
اس قصے کو سن لے گوش دل سے  
گر فہم ہے لیے اپنا حصہ  
نام اسکا ہوا حسام عبرت

آغا قصہ معاملات خلیل خان و لیل خان با فاختہ در بیابان  
در غلبہ فاقہ و کیفیت تدبیر گر قتاری با فاختہ

سننے کہیں کوئی اک جوان تھا  
تھا عاقل و وضع دار و ذی ہوش  
جواد و شجاع و بامروت  
عابد عالم محبا ہر دین  
وہ منٹل خلیل منیران تھا  
بس ظلم تھا قسریہ فروا  
سیر آل میں اپنی و ہر مزار  
تاسوت

نام اسکا و یان خلیل خان تھا  
خوش صورت و نیک خلق و خوش رویش  
ملت شرع و صاحب حقیقت  
عارف عاشق ز اہل مشکین  
اک عالم اسکا میہمان تھا  
مصطفی اراق بہ مار کوئی بڑا  
رہتا تھا بطور خانہ داماد

تھی بی  
رہتا تھا  
خدمت  
ہر دم  
ہر چند  
وہ چھا  
مشہر  
ہے ہر  
بر الی  
تھا اہل  
افتاد  
اور یہ  
گر حد  
او جبر  
ش  
اے  
گر جا  
وہ فنا  
اس  
قصہ  
سن  
جب  
تھا  
کچھ



تھی بی بی سے اپنی اوسکو الفت  
رہتا تھا وہ بی بی کے وطن میں  
خدمت میں میان کی تھی خاتون  
ہر دم تھا وہ اپنی جان سے آزاد  
بہر چند کہ خود سے خانہ داماد  
وہ چھاتی یہ مونگ گودا ہے  
مشہور مثل یہ ہے جہان میں  
ہے بہن کے گہر میں بھائی گنا  
برایسی سب رہ تھی وہ بی بی  
تھا اہل و عیال سے وہ خوش  
اقتاد زمانہ کچھ پڑی آہ  
اور یہ بھی ہے تجربہ بین آیا  
گر حد سے زیادہ ہو گئے اکرام  
اوجھ کو دلیل کچھ طلب ہو  
شیطان کا مطیع جو بے گنا  
لے یا رمذہ بن کو تو تران  
گرچہ ہے اسکی تمکو اقتدر  
وہ فقر سے کالا منہ کرے ہے  
اس قول کو دیکھ کر ہن عینین

یوں تھا جس کو چاہی اللہ

رو کی ہوئی تھی اوسے محبت  
جون روح مقیدی ہے تن میں  
جیوانی ہے جیسے دلیہ مفتون  
جون جو بہر سر و و فردا فرد  
سب تنگ و جیا ہے اوسکی برباد  
پر جو رو کی جوتی کی تلو ہے  
اور آیا ہے اکثر امتحان میں  
اور سرے کے گھر جنوائی گنا  
ہر امر میں تھی مطیع اوسکی  
تھے بیٹیاں پانچ پنج فرزند  
افلاس میں آگیا وہ ناگاہ  
ہے حد سے زیادہ جو دجیا  
افلاس ہے اوسکا سب انجام  
پڑہ لے ان المذہ بن کو  
افلاس میں غالب آگیا  
کہتا ہے برادران شیطان  
قرآن میں ہے سب اسکی تشریح  
افلاس میں آدمی مے ہے  
ہے فقر سوا دو جہ دارین

قصہ فتن خلیل خان بجا در شدت فاقہ جہت تلاش رزق

سن ذکر خلیل خان والا  
جب ہو گئی اوسکی زحالت  
تھا تیشہ فاقہ اوسکو اگر  
کچھ دلیں یہ بیٹھے بیٹھے آیا

اب کہتا ہے یون وہ کہنے والا  
اور فاقہ کشی کی ہو سخی نوبت  
کام آ یا نہ اوسکے کوئی دلسوز  
جنگل کو طرف کو منہ بڑا یا

روح انسانانی تفتہ  
و جس طرح مستند نام  
عہ بین روح جوانی  
عہ دار و بعد لے سر  
عہ تکریم و تفضیل  
عہ ان المنبرین  
عہ نواخوان و نایاب  
عہ فقر سوار  
عہ فاقہ دارین  
عہ یعنی تکریم  
عہ تفضیل  
عہ تکریم و تفضیل  
عہ اصل ابن جبر  
عہ رتبہ نام است

عہ تکریم و تفضیل

عہ طہور ہے  
عہ میں کھایا غوطہ  
عہ موشن پلان  
عہ بدل گیا تھا  
عہ دین تھا نہ ایمان  
عہ پائین تہن میں  
عہ نایاب تھا نہ بین  
عہ کہ بزرگ کیا تھا  
عہ ن اوڑھی تھی  
عہ آب و گل میں  
عہ بان میں ریب  
عہ یون مخاطب  
عہ لے گوش دل  
عہ پناہ  
عہ نام عبرت  
عہ ریبیا بان  
عہ فاختہ  
عہ بل خان تھا  
عہ لقی و خوش  
عہ حقیقت  
عہ بل شکین  
عہ خان تھا  
عہ کہ لئی بڑا  
عہ خانہ داماد

کہنے لگا بی بی سے کہ بی بی  
 چل دشت میں کوئی حیلہ کر لیں  
 بی بی تھی مطیع حکم شوہر  
 اسباب نہ اونکے پاس کچھ تھا  
 وہ چولہا تھا سوختی مین فایت  
 ایک تکیہ تھا عیش کا سہارا  
 آگ صحن میں گر رہی تھی اوکھل  
 ہر دم زو و کوہ تھی جو معقول  
 گو گوٹے کو نہ کچھ تھا گھر میں  
 فاقون میں اگرچہ جل رہے تھے  
 اک مٹی کی بینڈ یا رنگینی تھی  
 سوراخ تھے سات اوہیں بنے  
 مارنگی سے گول مول خوشتر  
 اک چلی پرانی سی پڑی تھی  
 بان نیچے کا پاٹ کچھ اگر تھا  
 پتھر وہ ہوا تھا گھس کے ہکا  
 عورت تھا وہ سہرا اور جہرا  
 اور ایک تھا دقیا نوسی چرخا  
 بان نیچہ بیان تھی رنگینی چند  
 اوس بی بی کو کچھ خیال آیا  
 اور بینڈ یا کو سہرہ اولیٰ کھلی  
 اوکھل چلی کو گھر میں جھوڑا  
 بان تکیہ تو اوسے کر لیا ہاتھ  
 تھی ادھی رات دشت بستا  
 اور غلبہ نوم سے وہ بھی پست

لہ دزسا بچل  
 گھبرا جادہ دی  
 راجا باب ۱۲

بچون کو لے ساتھ اور تو کھی  
 کچھ سیٹ میں خاک دیول بھلین  
 جنگل کو چلے وہ دونوں ملکر  
 تھا ایک جلا ہوا سا چولہا  
 چون قلب صنوبری عاشق  
 مضنہ سا کیمت بسیج کارا  
 محکم تھی ہر طرف ضرب موسل  
 غبار وہ بنی یہاں وڑ گئی دیول  
 بچون کی وہاں بھی تھی سرین  
 اس کھیل میں سب بھل رہے تھے  
 چکنی سی پرانی کالی کالی  
 اور رستی تھی آٹھویں جگہ سے  
 ساک کا مہو چون دل نہ تو  
 جو پیستے پیستے گھسی تھی  
 اوپر کا خدا کے نام پر تھا  
 دکھلاتا تھا رولی کا سا کالا  
 جسے وہی تھڑھرا  
 خرمال نہ اوس میں کچھ باتھا  
 برگ گل نیلوفر کے تانہ  
 وہ چولہا بغل میں لے دیا  
 شوہر کے وہ ساتھ گھر سے نکلی  
 چرخے کی طرف نہ ہاتھ موڑا  
 تھا حیلہ عیش جسم کے ساتھ  
 وان ایک کو ایک کی نہ پہچان  
 تھا ہر اک نیم خواب میں نشت  
 یہاں انور والی نقطہ

بچے بھو  
 مانند حوا  
 بی بی  
 شہانیش  
 شوہر  
 قصہ  
 سروکار  
 جنگل  
 گھر  
 وہ پڑ  
 گردی  
 بولے  
 باطوبہ  
 بخش  
 وہ  
 اور  
 اک  
 کہہ  
 یا  
 ہر



بچے بھی دسوں تھے آگے پیچھے  
مانند جو اس عشر ہر آن  
بی بی بھی تھی آگے مالک  
تھا پیش نظر جمال شوہر  
شوہر یہ نظر تھی بے کم و کاست

ملے کرتے چلے وہ اونچے نیچے  
یہ بچے تھے والدین کی جان  
جون سوئے قدم عروج ساک  
پھر کیا اوسے دامن باین کا ڈر  
شرمائی بجائی از چپ راست

قصہ رسیدن خلیل خان معزز وجہ و اطفال در بیابان ریخت  
سر و کہ تعمیرش نہرے جاری بود و انتظام وصول طعمہ  
در ان جا بطور خود باتفاق و ہمت کامل

جنگل میں وہ چلتے چلتے چلتے  
گھر سے و آتک وہ تھے یہ بہت  
وہ بہتر تھا سر و نور سیدہ  
گر دیکھے کلمہ اوسکا جو بن  
بولے اگر اوسکو دیکھے مارک  
یا طوبیٰ سے نسبت اوسکو  
تجسس بزین و ظل برج  
وہ سرور میں گویا تھا  
اوس سرور کے نیچے خوش آئین  
اوس مشت میں نہر تھی کیکر  
کہدین جو مبصر اوسکو تنہا  
یا مائے معین اوسکو کہے  
نہر وہ مچلیوں سے تھی  
مردم اوسے خوش تھا جو ہوتا  
موجین لے لے کے تھی وہ ہوتی

اک پیر کے نیچے جا کے ٹھہرے  
ہا سوت سے جسے سر ملکوٹ  
مثل قدم ہوشان کشیدہ  
کہدے اوسے نخل دشت امین  
زیتون کا شجرہ مبارک  
یا سرور کا نام اوسہ لکھے  
اصلاح ثابت و فرغ درج  
افلاک یہ سایہ جاڑا تھا  
اک نہر تھی جاری صاف شیرین  
جون خلد میں سبیل کوثر  
اہل نظر اوسکو کہیں تسلیم  
یا خط جبین اوسکو کہتے  
بیحد اوسمیں صدق تھے پردہ  
ہوئے تھے حباب لاکھوں پہا  
لہرین تھی اوسمیں اونٹنی رہتی

کر دیکھو یہاں شوق مہاشا ۱۱

۱۱  
۱۲  
۱۳  
۱۴  
۱۵  
۱۶  
۱۷  
۱۸  
۱۹  
۲۰  
۲۱  
۲۲  
۲۳  
۲۴  
۲۵  
۲۶  
۲۷  
۲۸  
۲۹  
۳۰  
۳۱  
۳۲  
۳۳  
۳۴  
۳۵  
۳۶  
۳۷  
۳۸  
۳۹  
۴۰  
۴۱  
۴۲  
۴۳  
۴۴  
۴۵  
۴۶  
۴۷  
۴۸  
۴۹  
۵۰  
۵۱  
۵۲  
۵۳  
۵۴  
۵۵  
۵۶  
۵۷  
۵۸  
۵۹  
۶۰  
۶۱  
۶۲  
۶۳  
۶۴  
۶۵  
۶۶  
۶۷  
۶۸  
۶۹  
۷۰  
۷۱  
۷۲  
۷۳  
۷۴  
۷۵  
۷۶  
۷۷  
۷۸  
۷۹  
۸۰  
۸۱  
۸۲  
۸۳  
۸۴  
۸۵  
۸۶  
۸۷  
۸۸  
۸۹  
۹۰  
۹۱  
۹۲  
۹۳  
۹۴  
۹۵  
۹۶  
۹۷  
۹۸  
۹۹  
۱۰۰

ساتھ اور تو کی  
بہ مول بھریں  
ناؤ تھا وہاں  
دو لون مگر  
اسا چوٹ  
برہی عاشق  
سیج کار  
رب موصول  
کئی دیہول  
ہی تھی زمین  
بہل ہوئے  
ن کالی کالی  
نہوین جگہ سے  
ن دل نہو  
سی غصی  
نام پر تھا  
کاسا کا لا  
سر مرا  
میں کہہ پاتا  
کے تانہ  
لے دیا  
گھر سے نکلی  
تھ موڑا  
کے سامنے  
یہ بھان  
ن مشت  
والی قلم

اوس نہر کا صاف تھایہ پانی  
وان بیٹھ کے اوس خلیل خان سے  
چوٹے کو گھا دے ایک جا پر  
کرجی پہ توکل اور سنبھل جا  
وہ بی بی اوٹھی مطابق امر  
اور لیکے وہ پانچون بیٹیوں کو  
اک بیٹی سے یوں کہا کہ اچھی  
لے آئی وہ مٹی ہو کے خوشند  
مٹی تھی وہ لے چلی بہم  
فی الفور وہ مٹی لیکے آئی  
پھر دوسری بیٹی کو بلا یا  
چوٹے کو سنواری وہ بصدق  
اور تیسری منتظر ہی تھی وان  
وہ نہر سے جا کے لائی پانی  
ساتون سو راخ بند کر گئے  
پرسو جھانڈ آٹھوان وہ روزن  
وہ بند نہو سکا کسی سے  
اس رنجے کا انتظام چھوڑو  
رشتا وہ اگرچہ تاحر تھا  
تھا ہندیا میں پانی آب گلین  
پھر چوٹھی چلی وہ نیک سیرت  
وہ آگ لہیں سے جا کے لائی  
چوٹے میں وہ خود بخود جو دہکی  
پھر پانچون بیٹی آ کے بے لاگ  
بھڑکائے لگی وہ آگ دہم

جیسے کہ ہو آب زندگانی  
بی بی سے کہا میں از زمانے  
اور ہندیا میں تھوڑا پانی رکھ کر  
ہندیا کے تلے تو آگ سلگا  
ما مور ہوئی بہ لایق امر  
بہر کام پہ بیٹھی مستعد ہو  
لے آئی تو کہیں سے تھوڑی مٹی  
جھٹ ڈھونڈ کے لامسہ کی مانند  
چکنی سی بمثل خاک آدم  
اوس بی بی کے آگ لاکے رکھ دی  
اوس چوٹے کو اوٹنے آجایا  
تھا جاوے اوس کمال میں آوے  
چون گوش خیال روزہ داران  
کیا پانی کہ آسے زندگانی  
رکھا ہندیا میں پانی بھر کے  
شب کو مانند چشم سوزن  
بولی بے اختیار ہو کے  
حتیٰ بل الجمل سبہ لو  
لیکن اوس سے نہ کہہ ضرر تھا  
یا جیسے یقین ہوئے دلین  
جون دیدہ صاحب بصیرت  
چوٹے میں وہ آگ لاکے رکھ دی  
اک آتش عشق شعلہ زن بختی  
سلگائے لگی وہ چوٹے میں آگ  
تھا پاس انقاس کا سا علم

لے دن المارکل  
بیٹی ۱۲ اسے  
لائی ابوار السنا  
ولا یظنون الزنا  
سیح الجمل  
سم الجمل ۱۳



<p>چو لھے مین وہ آگ ایسی دھکی جب پانچون نے کی ادایہ خدمت بی بی کا جاجو کا رخسانہ بیٹون کو بلا کے بولا آؤ اک تم مین شکار کو چلا جائے وہ چلے یا جانکر ضرورت اور دوسرے سے کہا کہ بیٹا خوب اوستے بغور دور بینی یون لکڑیاں چنکے کی بغل پر اور تیسرے سے کہا یہ لطافت وان جھاٹکے جائے اوستی کسر ہر سمت اوستم تصور اوستکا پھر چوتھے سے یون کہا کہ جانی وان چشم حفاظت اوستے کی باز رو کردہ بامر بھر تھمیل وہ لکڑ کا بھی باہر زار قدغن یعنی جو پردہ کے زبان سے</p>	<p>بو جیسے ہوشا متین مہکی بی بی کو ہوشی نصیب راحت سنجلا وہ خلیل خان سیانا تم پانچون بھی پانچ کام کر لو کچھ ماہی و طیر مار کر لائے اک سمت گو واسمہ کی صورت تو لکڑیاں چنکے چلے آ کی دشت مین جا کے ہمہ چینی جس طرح خیال مین تصور تو بیٹھنے کی جگہ کو کر صاف یکسان کی ہر طرف برابر ہم رہتے ہیں مشترک تھا تو بیٹھ پئے گھاہ بانی وہ حلقہ مین بہت تھا ممتا تھا پانچون بھی براہ تعیل متصرفہ بن گیا ہمہ تن لون حوت کو بھر آسمان سے</p>
--------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	-----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

تما شاگردن فاختہ معانہ خلیل خان سوال و جواب فاختہ و  
خلیل خان رفتن پس خلیل خان بجانب فاختہ برامی گرفتار گردن  
آن و سوال و جواب آن ہر دو

<p>اب سننے کہ ایک فاختہ تھا وہ مرغ تھا مثل عقل مثل تیز وہ فاختہ اوستکا سا را جگر ا</p>	<p>اوست سرو پہ ایشیاں تھا اوستکا بنجائے تھا وشت نطق کل پر اک شاخ پہ بیٹھا دیکھتا تھا</p>
------------------------------------------------------------------------------------------------	--------------------------------------------------------------------------------------------------

و آب زندگانی  
کہا پس از ملا  
مین تھوڑا پانی رکھ  
تے تو آگ نکلا  
یا بہ لایق امر  
پیشی مستعد ہو  
مین سے تھوڑی سی  
کے لاس کی اند  
نیل غاک اوست  
کے لکڑ لکڑ کی  
کہ کوادستے آجا  
وس کمال مین  
یال روزہ داران  
ف زندگانی  
پانی بھر کے  
شیم سوزن  
رہو کے  
کے بہرہ  
دیکھ کر غارت  
نے دل مین  
ب بصیرت  
کے رکھ دی  
حلقہ زن مین  
لے مین آگ  
کا سا عالم

جب دیکھا یہ اک نیا تماشا  
اے لوگو کہو تو کچھ زبان سے  
سامان ہے گھوڑا ہے نہ ٹٹو  
گٹھری ہے نہ بستر نہ کلبی  
دامن گرا ایک کا پٹھا سے  
اور سر پہ گرا ایک کے ہی گٹھی  
یا جامہ جو بی بی کا زدا ٹکڑا ہے  
اور لڑکیوں کا ٹٹو کھولون کیا عیب  
گرا اوڑھنی کا پتا کہ نہیں ہے  
تم لوگوں نے کون کا دن اوچارے  
ٹان چوٹے پر اک چڑھا ہے مانڈا  
ہنڈیا میں فقط بھرا ہے پانی  
اور چوٹے میں آگ جلا رہی ہے  
تیرکاری نہ ساگ ہے نہ بھاجی  
چانول میں نہ سٹو ہے نہ آٹا  
کچھ کہتے یہ کیا پکار ہے ہو  
کیا کر تو ہوا گ کیوں جلائی  
یاں سنئے کہ وہ ستھاری لڑکا  
سامان یہ سب تھا ساتھ اوسکے  
مایوس تھے سارے بھوکے پیٹھے  
تھا کس میں گدا اونکا نقشا  
بس تھکتے ہی وہ خلیل خان نے  
اور یہ کہا بوجھتا ہے تو کس  
ہے بی بی کا نام میری آفت  
اور پانچون کے نام مختلف ہیں

گھبرا کے وہ فاختہ بچہ بولا  
تم کون ہو آئے ہو کہاں سے  
دیکھی نہیں ایسی میں نکھو  
تیار نہ لائھی ہے نہ جوئی  
چولا اک کا مسک گیا ہے  
تو دوسرے کو نہیں ہی ٹولی  
تہمند میان کا کھل گیا ٹوٹتا  
گرا تپتے پٹھا تو اوڑھنی غیب  
ستھنی کا کھٹکانا وان نہیں ہے  
جو دیکھے ہیں یہ برے دھاتے  
باقی برتن ہے اور نہ بچھا نڈا  
پھر اوس پہ نکلتی جان فشانی  
خالی ہنڈیا او بل رہی ہے  
ہے گوشت نہ دال یہ بھی کیا جی  
ٹان روٹیوں کا بھی تو ہے گھاٹا  
یا خالی دھوین اوڑا رہے ہو  
بے فائدہ دھوم کیوں مچائی  
جھک مار کے خالی ہاتھ ملتا  
مچھر بھی نہ آیا ہاتھ اوسکے  
ایک ایک کے منہ کو دھتورتھے  
اور فاختہ سر پہ آئے بولا  
دیکھا سارا دھٹکا اوس جی آن  
سن نام خلیل خان ہے میرا  
یہ بی بی ہے مایہ محبت  
جس طرح حروف سب الف ہیں

سکن سے  
گھر سے  
منوس و  
کہہ مانتہ  
پھر عیب  
جب توڑ  
اب  
یہ چوٹھا  
سب جا  
ہے  
یکڑنگے  
یہ کتہ  
فی الف  
جس  
وہ  
گر چہ  
تب  
لوچہ  
این  
کیا ج  
گھبرا  
کو  
کیا  
بولا  
کیا



مسکن سے ہم آئے ہو کے نافر  
گھر سے نکلے ہیں ہو کے بیکس  
منخوس وہ گھر تھا چھوڑ آئے  
کچھ بات میں مال بان جو لائیں  
پھر عیب جو اس میں تھا بن رہے  
جب توڑ کے گھر نیا کرینگے  
اب سن لے فاختہ خبر دار  
یہ چوٹھا یہ آگ اور یہہ پانی  
سب جھگڑا یہ تیرے واسطے ہی  
سے سچ تو یہ تجھ کو بتو دیکھا  
پکڑینگے تھے پکڑائیں گے ہم۔  
یہ کہہ کے کیا جو چہہ اشارا۔  
فی الفور اٹھا او دسر کو لیکھا  
جس ڈالی یہ فاختہ تھا بیٹھا  
وہ ڈھیلہ بھی کیا کہوں میں جانی  
گر چرخ میں جاگے ملاوے  
تب فاختہ بولا والو یہ کیا  
لو چہرہ تھی میری تو پہلے میں  
این بود مثال درشتیدن  
کیا جھڑکے دھوکا مینے کھایا  
گھبراتے پھر تو فاختہ نے  
کو کوئی جگہ کہا کہ این این  
کیون میری طرف کیا ارادہ  
بولادہ تو بے شمار میرا  
پکڑو نگاہان لگا کر سے ہاتھ

ساکلک بین غریب بین مسافر  
جون پوئے گل آب نہونگی دس  
اس درشت میں بال بچے لائے  
اوس گھر کو گرا کے پھر بنائیں  
پھر ہم گھر کے ہمارا گھر ہے  
پھر ہم بھی تو وہ نہیں رہینگے  
ہو جا تو اپنی جا پہ ہشیار  
یہ بند یا یہ ساری جاقشانی  
سب دیندایہ تیرے واسطے ہے  
گھر بیٹھے شکار حق نے بھیجا  
اب کھائینگے تجھ کو کھائینگے ہم  
وہ پانچوان لڑکا قشور تھا  
جیسے مقصود کا جھپکا۔  
اک ڈھیلہ اٹھا او دسر وہ دوڑا  
خطرہ رحمانی کی نشانی  
اور کوہ کو خاک میں ملاوے  
میری ہی کر زمین سے غلڈا  
میری ہی بلا پڑی گلے میں  
دل دادن و در دسر خریدن  
اب میرے بھی خبر بہ بین آیا  
اوس طایر ہوش باختہ نے  
دیدہ بکشا و ہوش ہے بین  
سچ کہے کہ ہے یہ کیا ارادہ۔  
اب تجھ کو نہ چھوڑو نگاہ سنبھلیا  
جس جا تو چلا میں ہوں کو ساتھ

لے کو کو کھائینگے  
در عمارت واداعی است  
از دیندایہ رحمانی است  
کل خبر و فاشی است  
از اس سبب

اختہ بولا  
ہو کہان سے  
ن میں نکلو  
بے زجونی  
گیا ہے  
نہیں ہو ٹولی  
ل گیا ہے  
یعنی غیب  
ان میں ہے  
بروت دلائے  
در نہ تھا ندا  
ن فاشی  
ل رہی ہے  
یہ بھی کیچی  
زبے گھانا  
ارہے ہو  
لیون مجالی  
بات بلدا  
بات اوسکے  
و دیکھو تھے  
کے بولا  
اوس ان  
ن ہے میرا  
ہست  
باعت بین

سائے کی طرح ہوں ساتھ تیرے  
چھوڑ دینا نہ تجھ کو یہ سمجھ لے  
تو شخص تو عکس ہو نہیں تیرا  
ہے میری یہ کس پر آدمیت  
انسان ہوں میں اور تو جانور  
عالم مرے عکس سے بھرا ہے  
سب خلق ہے مظہر صفائی  
ہے علم آدم اک مری شان  
اور میں اہوں نفیحت فیہ روحی  
اور میں ہوں خلقت شہیدی  
تو اوڑھ چلے میں یہاں و بھر جان  
ہم اوسکوا و تار لین زمین پر  
یاروں کا مکان لامکان ہے  
پر باز تو بسم میں دیدہ بازان  
ہم جائیں فلک سے لامکانین  
پر عکس برین پہ آشیان ہے  
نہ چرخ میں سب ہمارے اندر  
اکبر میں خلق تاس کو بیان  
اترین تو زمین میں غرق ہو جان  
ہم جو فلک میں ہوں شر بار  
قطرے کی طرح سے پھیل جائیں  
بکھریں تو فرشتوں سے یہ زمین  
اور پانی کو دھول دہانی کر دیں  
اور آگ کے ہم دہو میں اڑا دیں  
یاں عرض اور طول ہے برابر

میں پیچھے تو آگے آگے میرے  
مر جان و یا جیوں بلا سے  
چھوڑ دینا کبھی نہ تیرا تھپسا  
اب آگے نہ کر تو مجھے تجھ سے  
ورنہ تجھے یہ بھی کچھ خبر ہے  
وہ شخص ہوں میں کہ تو نو کیا ہے  
انسان سے ہے ظہور ذاتی  
تو جان ہے میں ہوں جانکی جان  
تو ہے الروح اہر ربتی  
تو تخت کن آگیا ہے بھیا  
تو سیر کر کے میں طیر کر جان  
جس سپرچ پہ مارتا ہے تو پر  
تو سدرہ و طوبی آشیان ہے  
اوڑھنے پہ نہ اپنے ہو تو نازان  
تو جا کے زمین سے آسمان میں  
گو میرا زمین پر مکان ہے  
اک چرخ میں گھولتا ہے تو پر  
صغرا سب خلق کا مجھے جان  
ہم چرخے فلک پہ برق ہو جائیں  
عالم پہ کریں جو خود کو اظہار  
ہم دخل جو بحر جان میں پائیں  
پچھلے نہیں جبکہ پیچھے چھٹیں  
مٹی کو بہا کے پانی کر دیں  
ہم خاک میں باد کو ملا دیں  
گر طول میں کھلتے ہیں ترے پر

سلاہ فی جلالہ فی الارض  
غلیظۃ فی الخلق  
ساہلۃ فی الخلق  
اولاۃ فی الخلق  
من قبل و لا یکدر شیئا  
ایضا۔ بل انی علی الانسان  
عین من الدبر لم یکن شیئا  
نہ کوڑا۔ ۱۲۔ سلاہ و علم  
آدم اکسار کھا۔ ۱۳۔  
سلاہ قل الروح من امر  
ربی و انما اوتیم من العلم  
قلیلا۔ ۱۴۔ سلاہ و انما یوتی  
و نفیحت فیہ روحی۔ ۱۵۔  
سلاہ اذ اراد انشا فیقول  
لکن فیکون۔ ۱۶۔ سلاہ قل  
استحک ان یقول خلق  
بیدی و انما یقول ام کنت  
من الجن۔ ۱۷۔ سلاہ خلق  
السموات و الارض اربعین  
خلق النفس و کلا کرمان  
ان یقول۔ ۱۸۔ سلاہ خلق  
خلقت الانسان فی احسن تقویم  
ثم رددناه اسفل سفلان



ہوں ساتھ تیرے  
 سکویہ سمجھ لے  
 میں مومن تیرا  
 سیرا و میت  
 بن اور تو جا لور  
 سے بھرا ہے  
 مظہر صفائی  
 مری شان  
 تخت فیہ روحی  
 شیریدی  
 میں اور بھراؤں  
 میں زمین پر  
 مکان ہے  
 دیدہ بازان  
 لاکھائیں  
 آشیان ہے  
 بارے اندر  
 کو بان  
 فرق ہو جائیں  
 شہر بار  
 چیل جائیں  
 ہے زمینیں  
 کی کر دین  
 نڈا دین  
 ہے برابر

گوا تھ یہیں سے ہم بڑیا نہیں  
 تاج ہے ہمارے سارا عالم  
 گر عرش یہ بھی تو جا کے اور کر  
 مومن یہی شکل آب و گل ہے  
 داخل ہے نباتیں جبادی  
 حیوان انسان میں مندرج ہے  
 چاہے تو سند اگر میری جان  
 کیا کہتے بہت ہی دور میں ہم  
 تو جزو ہے جسکامین وہ کل ہو  
 اب رہنے دے گو گویہ میں  
 پکڑیں تجھے خود نہ ہاتھ آئیں  
 اور تو سہی چلتا ہے کہا تک  
 جب فاختہ نے سنی یہ تقریر  
 آیا یہی دل میں اوسکے ہر بار  
 ہے ان میں جو اتفاق باہم  
 دو دل ہوں جو اک پہاڑ اوکھا رہیں  
 لازم نہیں ان سے اب جھگڑنا  
 بیشک زمین ان سے بچ سکے گا  
 گردون کو ہوا یہ اور آدین  
 یہ سپر خ کو خاک پر ٹک میں  
 خورشید کو روک دین نظر سے  
 یہ برق پہ داغ لوٹ دیر دین  
 بے پر یہ جد ہر کو چاہیں اور جان  
 کچھ آئیں نہ جائیں اور نہ نہیں  
 ان میں سے گرا ایک بھی چل جائے

گردون سے تجھے پکڑ کے لائیں  
 ہاں سخن سنا بالکلم ہے حکم  
 جا سکتا نہیں تو حکم سے باہر  
 اور عرش انھیں مومنوں کا دل ہے  
 حیوان میں نبات پھر ہے عادی  
 انسان رحمان میں مندرج ہے  
 خلق آدم بشکل چرخان  
 واللہ خدا کے نور میں ہم  
 تو برگ ہے جسکامین وہ گل ہو  
 تو کون ہے تو بھی تو ہمیں میں  
 ہم دم میں جہان میں پھیل جائیں  
 چھوڑ دینا تجھے نہ لامکان تک  
 کی ولین نہ رطرح تدبیر  
 ان لوگوں سے کیجئے نہ تکرار  
 چھتے نہیں اسکے ہاتھ سے ہم  
 کیا بارہ نہ ایک جھاڑ اوکھا رہیں  
 اک چڑیا کا کپا بڑا کپڑا نا  
 گرفتار میں جا کے بھی چھوٹے گا  
 عتقا کا پتا ابھی لگا دین  
 اور گرد زمین کی جھٹک دین  
 دین داغ مٹا خ قمر سے  
 دم رعد کا دم میں بند کروں  
 یہ عرش پہ جائیں اور چل آئیں  
 ہن اپنے میں آپ لیتے نہیں  
 کوئیں کو سانس میں گل جائے

سخن حکم مافی السموات  
 مافی الارض چاہئے  
 ان کی ملک الایات  
 ہر جگہ  
 عبادت انھیں آدم  
 کے صورت پر  
 انھیں خلائق  
 دوسرے صورت پر

یہ سنبھلین تو آسمان میں پہونچیں پھر کہنے یہ کس کے قابو میں آئیں آنکھ ان سے وہ کون ہے ملائے ناسوت کو یہ بنا دین ملکوت اسما کو صفات کر دکھائیں گر ہے یہی اتفاق اسکا یہ سب میں خلیل خان یہ جاننا جو ٹھکانیں گے دلین یہ کرینگے تب فاختہ ہو کے سیر جان سے تدبیر میں تیکو اک بتاؤں تب نکلے خلیل خان یہ یو لا گراوسین ہے کچھ نتج میرا اوس بات میں گر مرا بھلا ہے	بگڑیں تو یہ لامکان میں پہونچیں یہ لوگ خدا سے بھی نہ شمار میں یہ لوگ خدا ہی کے حواسے ملکوت کہ ہر کا بلکہ جبروت وحدت میں یہ کثرتوں کو لا میں پیا میں گئے دم میں ہفت دریا ہے ان سے خلیل خان سرفراز یہ موت سے آگے جا مرینگے یوں کہنے لگا خلیل خان سے گر جان کی کچھ امان پاؤں چھوڑا ہے سمجھنے کیا ہے بتلا تو پھر تو ہے مرغ روح میرا تو مادی ہے راہبر مرا ہے
-----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	--------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

### نشان دادن فاختہ خلیل خان را بسوی خزانہ غیبی بیخ سرو

جب فاختہ کو ہوی یہ تکین اس سرو کی جڑ میں ہے خزانہ اک شہ نئے امانتاد ہرا ہے اسکو تو ابھی تو آزمائے	بولو وہ بصد ہزار سنگین تم کھود لو اور ہو روانہ جڑ کھود کے پڑ میں بھرا ہے اور زیست کا فائدہ ادا کھالے
------------------------------------------------------------------------------------------------------------	---------------------------------------------------------------------------------------------------------------

### بیان کردن فاختہ یک معاش خلیل خان برای تفکر و تدبیر دران

پھر مجھ کو سب سے نہ تو نکلا سن دیجھ اید ہر میں کچھ ہون کیا قائم ہے کوئی تو سر دیکھا کہنا کہوں اشارت میں کچھ	اک اور سمجھاتا ہوں تمہیں سید لاکوئی سرو کوئی اولیا اور سروان ہے کوئی ہمیشہ اب جز کو ہر اک کی تو سمجھ لے
----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

جب بیخ کو  
رکھ دلیں تو  
سپر جو نہ پا  
لنا اوسکا  
پانچ کو خزانہ  
منتصرت  
پر دیکھنے یہ  
اب اس پر

ایک کو قریب  
پرست کر  
لاکھ لے  
کنان سے

طسج  
بھرا دسکا  
ٹھکانہ  
پرست کر  
اسے بار

ترجہ کو  
یوں دے  
نہ نہ  
ان تو  
دو جو  
اور



توڑ ہوئے وہاں خستہ زانہ غیب  
کہ جان میں یقین با امانت  
تو بات ہے میری سب بہانہ  
ریکھت اوٹھانا فصل پر ہے  
یا ملک نصرتی میں آئے  
دیکھا کہ وزیر نے بھیٹا میٹھا  
اک میزوق ایک توق میں غرق  
ان باتوں سے مطلب پناچن لے

جب بچ کو سچھا تو بلا ریب  
رکھ دلیں تو عشق و تہقامت  
اس پر جو نہ پائے تو خستہ زانہ  
لٹنا او سکا تو عدل پر ہے  
یا تجھ کو خزانچی بنائے  
متصرف کو تھے تھے او سکا  
پر دیکھنے میں بھی ہے بڑا فرق  
اب اس پر مثال ایک سن لے

### تمثیل بوجہ

اور ناقہ نے بھی کیا نظر ارا  
پھر چاہ بلا میں او سکو ڈالا  
یا بشر ہی بھی کہا زبان سے  
ہمرا ہی کا فیض بھی اوٹھایا  
پھر مصر میں لاکے بیچ ڈالا  
اور بارغہ بھی تھی اوس کے مضمون  
اور گرہ سے نقد جان دیا کھول  
لیعقوب سے لکے تاجینا  
ہر دید میں شوق کس قدر ہے  
جو خشک تھا کجبت را وہ  
لذت ہو صاحب نظر ہے  
عارف ہے وہی وہی ہو وہل  
قبضہ میں پھر اپنے او سکر لائے  
بہا تھا وہ ماتہ تو اوٹھا دے  
کھنڈہ دل پو اپنے مخرب

لیکے کو قیس نے بھی دیکھا  
یوسف کو برادہ ون نے دیکھا  
مالک نے نکالا پھر وہاں سے  
کنعان سے وہ مصر تک بھی لایا  
طرطرج سے خوب دیکھا بھالا  
پھر او سکا عزیز بھی تھا مفتون  
تھا او سکو رینچا نے لیا مول  
یوسف کو غرض تھا سب سے دیکھا  
اے بار سچہ جو کچھ خبر ہے  
ترجو کہ تھا دیکھا اور تھا وہ  
یون دیکھا تو رویت بصر ہے  
لذت ہے نصرتی کو حاصل  
مان تو بھی خستہ زانہ جب کیا ہے  
وہ جو دو کرم بچے خدا سے  
اور دوسری یہ بھی سننے تقریر

لے قال بنی  
نذر عدم ہر

ان میں پہنچیں  
بھی نہ شرمین  
کے حوالے  
ملکہ جیروت  
شرف کو لائیں  
میں بہت دریا  
خان سدا فراد  
نے جا رہے  
یل خان سے

ہا مان پالوں  
کیا ہے جلا  
روح میرا  
ہر میرا ہے

بچ

نارنگین  
روانہ  
ہمرا ہے  
اوٹھا لے

میرزا

ن منت  
لونی اول  
نی بشت  
بچہ لے

اک یہ بھی خزانہ کا اثر ہے  
 ہے قامت میں وہ خوب وزینا  
 پھیلا و ابھی کچھ نہیں ہے اوسکا  
 لکڑی بھی ہے اوسکی ایسی بیکار  
 آتش سے وہ اسقدر ہے خگر  
 شاخ اوسکی کام پرنہ آئے  
 ہمارے خزان سے وہ بری ہے  
 نان بڑھی سے جاپ کھڑکے گرجاؤ  
 قدر اوسکی اگرچہ یوں کہیں ہے  
 پس بختہ کلین جواد سکے آتار  
 بے بر گل و سرو بے ثمر ہے  
 اور سارے درختوں سے ہی سید  
 ہے سایہ بھی اوسکا مختصر سا  
 ہے آگ کی سرسبز سزاوار  
 گیلی سوکھی ہے وان برابر  
 پتوں کو جب نوز نہ کھائے  
 ڈالی ڈالی وٹان ہری ہے  
 تب دائرہ قنار میں طرباب  
 دنیا کے تو کام کا نہیں ہے  
 تو بھی دنیا سے ہووے پینار

### تشریح نقد خزانہ

اب سننے اگر تو ہے سیانا  
 فی انفسکم کی طرح پڑ ہے  
 گر تو یہ خزانہ کھود لیگا۔  
 افلاس ستاے پھر تجھے کب  
 منہ اپنا اوٹھے پھر جد بر تو  
 روشن تے گھر کو وہ کریگا  
 میں نے جو بتایا یہ خزانہ  
 مرجان ہے گھر ہے لعل و مہر  
 وہ مہر کا کام دے گا  
 ہے گنج وہ مثل سخن اقریب  
 دیکھ سکا کہ اینٹ کا تو کو  
 مصباح و زجاج وہ بنے گا

بر آوردن خلیل خان خزانہ غیب از رخ سرو و مرجعیت نمودن بسوی  
 خانہ خود مع نقد خزانہ بصدراغ باعیال و اطفال خویش

جب فاختہ سے سنایہ مضمون  
 سنتے ہی وہ سب ہوئے فراہم  
 پھر کھودنے لگ گئے وہ یکسر  
 منہ ان سے بھی فاختہ سے موڑا  
 اور پایا خزانے کا نشان چین  
 بارہ ہوئے ایک دم وہ باہم  
 وہ فاختہ بھاگا دھت پکار  
 اولیٰ برلی بلا کے چوڑا

لے فی انفسکم افلا  
 تضرعون ۱۱ انصاف  
 تیرم ہیانا فی انفسکم  
 و فی انفسکم تیرم  
 انہ الحق ۱۲ ملکہ  
 و ہر مہر کا نام نہ کر  
 ملکہ فی اقریب الیہ  
 کہ جیل الوریہ ۱۳  
 ملکہ اپنا تو لو  
 فخر و جہد اظہر ۱۴  
 ملکہ مثل روزہ  
 مشکوٰۃ فیہ  
 مصباح المصباح  
 فی زجاجہ ۱۵  
 ملکہ یعنی نقایا  
 این کہ کوکب ترست  
 بجاس کو کوکب لفظ  
 ایام است ۱۶



اٹھو اور وہ سچ و فنیہ بھلا  
 بارہ ہوئے ایک دم وہ شغل  
 اوس گنج گات طلسم ٹوٹا  
 فغیب الغیب کنت کنت  
 ظاہر مہاجب وہ گنج محفی  
 پیدا ہوا خاک سے جو نور شید  
 مال آگیا ہاتھ بے مشقت  
 مارا جو وہ مال اُنھوں نے نہیں  
 مردوں نے حیات تازہ پائی  
 افلاس میں گرچہ وہ فنا تھے  
 فرحت نے جو دلیں جوش کھایا  
 افلاس میں ہوش اوڑ گیا تھا  
 افلاس بھی اک عدوئے سدا  
 قوت جو بصیرین اوسکے آئی  
 جانیں سبکی سنبھل گئیں تھیں  
 سارے حیران رہ گئے تھے  
 کیا مال یہ سمجھ آیا اون کے  
 اون کیسیکو تھا شاویر گ جہل  
 جب ہو گئی مضطرب و کوشکین  
 اطمینان اون کو تھا مبہم  
 اوس نقد تے روپ دکھایا  
 گو پہلے بھی تھے بشکل انسان  
 دریا بس ہو کر تو آدمی سے  
 وہ گنج سمایا چشم و دل میں  
 دلیں وہ سحر در بیکے ہیرا

قارون کا کہن خسروینہ سخلا  
 تھا فضل خدا بھی اوسکے شال  
 ناگاہ جدا تھی اوس سے پیدا  
 احبت لکھو فکنت جہراً  
 ہاتھ آگئی زندگی کی پونجی  
 فخلقت الخلق کا کھلا کھب  
 ہاکلہ یا خاتہ یقین و استقامت  
 در عشق و یقین و استقامت  
 جان نازہ تھی مفلسو کے تنہیں  
 محبس سے نجات نازہ پائی  
 ملتے ہی خزانہ سب بقا تھے  
 اول سب کو تباہ کر دیا  
 اپنا بھی خیال کتب رہا تھا  
 کا دال الفقلان یکرز کفا  
 بنیا و بقی وہ معاہدے کی  
 اکدم آکھدین بدل گئیں  
 سب سے بے خان رہ گئے  
 پتھر اگئے بیخود می سے دیے  
 تفرج سے قابو میں نہ تھے دل  
 تلوین سے پاس گئے وہ ممکن  
 چون گشت لفظ من مطہر  
 ہر ایک کو آدمی بنا با  
 افلاس سے بگئے تھے حیوان  
 اور زرجو بہنیں تو آدمی ہے  
 وہ روح سمائی آب کل میں  
 ان کہوں میں وہ نور کے پھرا

[illegible]

روئے شرق ہے  
توں سے ہی پیدا  
سکا مخصوص  
سیر سزاوار  
وانیر ابر  
نہ کھائے  
ہر جا ہے  
بن گرجا ہے  
تہین ہے  
وے بزار

سزا نا  
عل و فوس  
دے گا  
اقرب  
الو تو  
بنے گا

نہی

اور وقت شمار زر کی جھینکار  
آنکھیں اوس زر سے ہو گئی پر  
بند آنکھیں جو ہون تو جویش ترین  
بیدار می بین پیش دیدہ مشہود  
معا دل کو بنایا صرہ زر  
ہر گوہر و لعل نور سیدہ  
زر سے جو ہوئی کچی وہ خبر دار  
وہ خود جو بنے تھے صاحب مال  
مشہور یہ نقل ہے جہان میں  
خود زندہ جہان جہلم زندہ  
کہتے ہیں مثل یہ سب جوان پر  
پڑ مرده ہوں سب عین تو کیا ہے  
جب آنکھ کھلی کھلا ہنر عیب  
اوس نقد سے ہو گئو وہ خوشحال  
وہ مال اوٹھا کے گھر میں لائے  
گھر توڑ کے پھر نیا بنایا  
غیریت تھی جو اعلیٰ بازی  
یون کر کے عروج مثل ساکب  
حق و باطل و یاد و نساک

صلواتی و فیروز  
 ذات پندار و جگر  
 سالک استاده و سرور  
 بر سر راه و سرور  
 کمال شیخ اکابر  
 فی الفوائد الکلی و  
 عین کل شیء فی ظهور

کانوں میں ممتھی صوت دانی مار  
 اور دل میں وہ نیکیا تصویر  
 اور آنکھیں کلین تو سب نظر میں  
 اور خواب میں شکل خواب موجود  
 اور ہر نظر کو سلک گوہر  
 آئینہ خط تھا پیش دیدہ  
 ہر ذرہ نظر ٹپے تھا زوار  
 اور وٹکا بھی تیسے تھے وہی حال  
 آتی ہے ضرورتاً زبان میں  
 خود مرده جہان جملہ مرده  
 باہر بھی ہے کہہ کر جو ہے کہہ  
 ساون کے اند ہے کہہ کر اسے  
 بند آنکھ ہوئی تو یہ وہ سب غیب  
 داد اکسا یا تھا آگیا مال  
 تلچے کو دے بجائے گائے  
 منعموس کو سعد کر دکھایا  
 عینیت ہو گئی وہ ساری  
 گھر اوشکا تھا وہ تھے گھر کے مالک  
 قہر و طلاق بان میں اب ایک

۲. یعنی خودی فنا شدن آنی که برکوبید.

داستان بیان کردن خلیل خان کیفیت معامله خود و حسب نفسا  
دلیل خان که بمسایه و بود و غم کردن دلیل خان بجانب صحرا تعلیه  
خلیل خان متنازع آن نیز وجه خود و طعن و تشنیع روجه او بر

بہسا یوں آدھ سے آدھ کے دھما

بجسہ چاکے میں جو کھینا



ست وانی مار  
صوت میوئی  
سیا صورت  
سب نظر میں  
خواب موجود  
س کو ہر  
س دیدہ  
عازر دار  
تھے وہی حال  
نا زبان میں  
سلہ مردہ  
جو سے کہیں  
وہرا شہ  
سب غیب  
تیا مال  
کے گلے  
رد کھایا  
ساری  
طر کے مالک  
سب ایک  
بت غنا  
تقلید  
جہ اور  
کے پوچھا

اون سب میں تھا اک دلیل خان نام  
اور اسکے بھی دس تھے بیٹا بیٹی  
ہم سایہ کا حق سمجھ کے فی الفور  
سب قصہ کہا خلیل خان نے  
وہ ذکر دلیل خان نے سنکر  
کیا مال خلیل خان نے مارا  
ہم بھی چلین مان چلو اوسی جا  
چل میرے بھی بیٹا بیٹی دس میں  
جور وادسکی یہ بولی اچھا  
قسمت مری تیرے ساتھ چوٹی  
اوسے کہا تو بھی چل مرے ساتھ  
سہلو اتیں سنا کے بولی دس میں  
اکدن کہیں یو نہی جان دو گے  
گھر میں سب پوسے کر چکے گن  
سب گھر کو تو خاک میں ملا یا  
چل سکتے نہیں ہو پا پیادہ  
ہمت نہیں جون بھی مارتیکی  
جو شام سے شب کو تم ہو سوتے  
جب کھا نیکو بیٹھو دیر سر کھاؤ  
جھگو نہیں چوڑتے ہو اکدم  
پریت ایسے ہوا اگر پاؤ  
خز لوہو لعب تمہیں نہیں کام  
کلہ نہ نماز ہے نہ روزہ  
افسوس ہو چند دھوک چو  
مہون گلے چاکھارو سینہ

نہاں ہوا

حجیت جور و تھی اوسکی خود کام  
تھی فطرتی اوسکو بھی ستالی  
بے ساختہ بے تامل و غور  
تشریح کی ساتھ اوس جوان نے  
جور و سے کہا یہ سر کو دھنکر  
اور حال یہ تنگ ہے ہمارا  
ہم بھی کرین کام چلکے ویسا  
اوس کام کے واسطے پس میں  
بے بچون کو اور جب نخل جا  
جا جائیں اسی بہانے چوٹی  
گھر سے تو بھی نخل مرے ساتھ  
کس کی میان کرو گے تمہیں  
کتنے کی موت جا مردے  
اب دشت کی آپ کو لگی دہن  
جنگل کی بھی دھول اڑاؤ گے کیا  
پھرتیہ فلک کا ہے ارادہ  
اور شیر پکرنے ہو چڑیا لی  
دو پھر کو اوٹھتے ہو توڑتے  
بکو اسے تمام دن نہ کہہ سارو  
رہتے ہو مباشرت میں ہم  
بچو شکا بھی حصہ لیکے کھا جائو  
چو شہر رنج میں ہو بدنام  
مان نکلو ہو گا بخت بنگ بوزہ  
مار لسی ہو شراب ہو گرگ ہو  
سجھے ہون بختے مٹری کلبھی

کچھ شے ہے محلے میں جو کیتی  
 ہے تیری زبان وہ چٹوری  
 ہاتھ آئین نہ پیسے گرنے کو  
 کچھ سوچکے پھر کہہ کہ چہا  
 یہ کہہ کر لیلی ہانڈی چو لھا  
 بچوں کو بہانے سے بلا کے  
 سہلا کے سر و نگو جوڑ کر ہاتھ

گھر میں تری مال سبے ٹیکتی  
 کھا جائے حرام کر کے چوری  
 چوری کرو یا کہ جھکیک مانگو  
 لے چلتی ہوں دیکھوں ہوتا ہوا  
 اونٹنی جیسے اونٹھے بگولا  
 بھلا کے ہمنٹ اور سکھا کے  
 کچھ لالچ دیکھے لے لیا ساتھ

از خانہ خود بیرون آمدن لیلی خان معہ زوجہ و پسران و

دختران خود و راہی شدن بصبح با تفرقہ ہائیم

جب ہو گئی آدھی رات نکلے  
 با تفرقہ بنتے اور بگڑتے  
 چلتے نہ تھے ایک ٹھاٹ ہو کر  
 ایک ایک کی ہر ہی سے نالان  
 اک چلتا تھا راہ میں جھکیک  
 دامن وہ اسکا لے جھکیک  
 اک دوسرا لگا کے اک کو بھاگے  
 یہ زور سے چنکی او سکولیلے  
 اک پھیل پڑے تو اک سمٹ جائے  
 کھینا نا ہو اسکو وہ چڑائے  
 ایک ایک سے گر کرے تھادوتا  
 لڑکوں میں ہوی بہم لڑائی  
 اون سب نے مچائی ایسی دہم  
 کہ لڑکے ہر سے جوتی ہانڈی  
 گر باپ کو لڑکیوں سے گوسا

ہاؤن کو نہ کوئی بات سننے  
 جھکیک کو چلے جھکیک لڑتے  
 بارہ چلے بارہا باٹ ہو کر  
 رخ ایک کا دان لڑکے تھایان  
 اک چلتا تھا آسمان چھ مکتا  
 یہ او سکوز میں پر بندہ سے  
 اک کو ستا جائے آگے آگے  
 وہ او سکور و لائے آپ کھیلے  
 یہ آگے بڑھے وہ پیچھے ہٹ جائے  
 تھنے میں یہ او سکوکاٹ کھلے  
 سختی سیری او سمن جوتی اوتا  
 اور لڑکیوں میں مچائی دو ٹائی  
 مان باپ کی ناک میں کیا دم  
 گر لڑکیان مان کو کر تھی تھین  
 گر لڑکوں نے مان کو کھلے مارا

گر لڑکوں کو باپ  
 لڑکے تھے لڑ  
 گھر پڑی پر وہ  
 کہ جوتی سے ا  
 گرو و نون یہ  
 گھر سے پونہ  
 تری کت

سیہ  
 وصول  
 نا اتفاق  
 اب سننے  
 وہ خود او  
 اوک  
 جت و  
 وہ بچے  
 لڑکوں کا  
 تھا ایک  
 سن حال  
 اور چہ  
 کہتا ہوں  
 تھی لڑ  
 اس کا  
 اور وہ



<p>کہ لڑکھن کو باپ مارتا تھا          لڑکے تھے لڑکیوں سے لڑتے          کہ پکڑی یہ وہ پہاڑ سے مارا          کہ جوتی سے اسنے لوت جھاڑی          کہ دو نون میں جھن گئی چو کاڑھی          گھر سے یونہی لڑتے اور جھگڑتے          قریہ کی قسریب وہ جگہ تھی</p>	<p>کہ امان نے لڑکیوں کو بیٹا          تھے جو رو ختم جدے جھگڑتے          کہ سر سے ڈو پیٹا اوستے کھینچا          کہ نوپکے اوستے کرتی چھاڑی          اسکا چونڈا تھا اوستے کی دھاڑی          اوستے کی پیر تک پھونچے          ہما صبح وہ پھونچے باخراہی</p>
----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	--------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

رسیدن دلیل خان در زیرہان وخت سرو و انتظام  
 وصول طہر کردن بقلیہ خلیل خان از بوالہوسی و ظہور  
 ماتفاق با یکدگر پسران و دختران و زوجان

<p>اب سننے دلیل خان خود سر          وہ خود اور جو رو بیچے ہا سہم          اوستے کے نیچے جا کے بیٹھے          حجت وہ دلیل خان کی جو رو          وہ بیچے جو دوش تھے اونکا سجال          لڑکوں کا تو سن لے حال مجھے          تھا ایک خیال میں پریشان          سن حال کو تیسرے کے کر غور          اور چوتھے کا پوچھنے نہ عالم          کہتا ہوں میں حال پانچویں کا          تھی لڑکیاں بھی اسیتقدر شوخ          اس کا سن پر بابت کو اڑا دے          اور دوسری تک چڑھی تھی لہی</p>	<p>تھا شان مفضل کا ایک منظر          پھونچے وان جا کے تب بعد غم          ہا سہم لگے ہونے پھر تو جھگڑا          نفس امارہ تھی کہ تو          آفت تھے بلا تھے جیسا خیال          کہتا ہوں اشارت میں مجھے          اور دوسرا وہم میں تھا غلطان          جز شک تھا نہ حافظے میں کچھ اور          متصرف لعب و لہو ہر دم          ہر صحبت بد میں مشترک تھا          تھیں بے ادب اور بے ہنر شوخ          اچھی نہ سننی جبری سنا دے          ہر چیز سے ناک تھی خڑھائی</p>
-------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

۱۔ جو کس خستہ بادی  
 خیال و اندک حافظ  
 ۲۔ جو کس خستہ بادی  
 خیال و اندک حافظ  
 ۳۔ جو کس خستہ بادی  
 خیال و اندک حافظ  
 ۴۔ جو کس خستہ بادی  
 خیال و اندک حافظ

۱۔ جو کس خستہ بادی  
 خیال و اندک حافظ  
 ۲۔ جو کس خستہ بادی  
 خیال و اندک حافظ  
 ۳۔ جو کس خستہ بادی  
 خیال و اندک حافظ  
 ۴۔ جو کس خستہ بادی  
 خیال و اندک حافظ

۵۔ جو کس خستہ بادی  
 خیال و اندک حافظ

۶۔ جو کس خستہ بادی  
 خیال و اندک حافظ

۷۔ جو کس خستہ بادی  
 خیال و اندک حافظ

۸۔ جو کس خستہ بادی  
 خیال و اندک حافظ

۹۔ جو کس خستہ بادی  
 خیال و اندک حافظ

۱۰۔ جو کس خستہ بادی  
 خیال و اندک حافظ

۱۱۔ جو کس خستہ بادی  
 خیال و اندک حافظ

۱۲۔ جو کس خستہ بادی  
 خیال و اندک حافظ

۱۳۔ جو کس خستہ بادی  
 خیال و اندک حافظ

۱۴۔ جو کس خستہ بادی  
 خیال و اندک حافظ

اور تیسری کا طلع سے جانی  
تھی جو تھی تو یہ غضب چٹوری  
تھی پانچویں بیٹی چھوٹی موٹی  
تھا ہاتھ لگا بیٹا بہانا۔  
اون سب میں یہ تفرقہ بڑا تھا  
جو وضع خلیل خان نے کی تھی  
آخر انھیں باتوں کے پہلے  
جو روئے کہا کہ بی سنبھل جا  
تیرا تو نہ کہتا میں کرونگی  
میں آپ کرونگی ساری صورت  
وہ آپ بیٹھی جا کے اک جا  
اک لڑکی کچھ آئی بڑ بڑاتی  
اور بولی کہ کھڑا کھج  
بیچاری یہ سنکے بھی یہ بولی  
مٹی لے آجسائیں چو لہا  
وہ بولی تھکے ہیں باؤن میرے  
تو اوٹھ ذرا پانی پیجے ہلا لے  
جب لڑکی نے دی نہ لاکے مٹی  
پھر دوسری سے کہا کہ بیٹی  
وہ بولی کہ دستے ہیں میرے ہاتھ  
جنگل میں جو چو لے لاؤ جاڑے  
اگر خود اونٹنی جب آیا چو لہا  
پھر تیسری لڑکی کو کہا جبا  
وہ لڑکی منک کے بولی آؤ آؤ  
سپر ہیٹ لے اپنا اور دوسلے

لے دراصل بند  
دستہ لڑکے آباد  
کردن میں نہ کر  
علاقہ سرحدی باند  
برہم شونداوان  
بچوں کا نام لکھنا

کچھ دیدے کا مرگیا تھا پانی  
کھا جاے حرام کر کے چوری  
گراونگی لگاؤ بولے اوئی  
یہ پھیل پڑی کہ کیا کھانا  
سب پر گواہتر تھا خدا کا  
ہیے خبر اونے اسکو دی تھی  
قسمت کو لگا میہ آزمائے  
وہ بولی ارے تو ہی پھیل جا  
تو جی بولیکا مر رہوں گی  
تو کون سے کیا تری ضرورت  
اور بیٹیوں کو ومان صبا یا  
منہ میں کچھ کوستی چراتی  
بک بک سے تو کھا گئی ہے پیچھا  
مان صدقے تو اچھی مہری مٹی  
اچھی مہری صدقہ دست و پا کا  
کیا ٹوٹ گئے ہیں ہاتھ تیرے  
ماٹی ملی آپ جا کے لالے  
لے آئی وہ آپ جا کے مٹی  
تو چو لہا جلتے اونٹ کے بی بی  
تو آپ جبا نہیں ترے ہاتھ  
گھر کے چو لہے ہی کیوں اوکھا ہے  
اور بند یا کو او سید لاکے رکھا  
اس نہر سے تھوڑا پانی لے آ  
جانہر میں جا کے ڈوب مرو  
آنسو ٹپکتیں تو بہنڈیا دھو لے

لاچار  
پھر  
اور  
اک  
وہ  
اور  
پھر  
گردن  
سنگا  
لو اور  
سنگا  
کہتی  
جہن  
جہن  
مجھ  
توجہ  
یان  
اور  
سر  
سے  
کا  
اور  
اور



لاچار وہ اوٹھکے پانی لائی ٹوڑ  
 پھر چوتھی سے یوں کہا کہ لا آگ  
 اور پیچھے کو منہ پھرا کے بولی  
 اک تالی بجا کے بے محسباً  
 وہ بولی کہ پانوں تو میں لے لے  
 اوس لڑکی نے سیدھی جبتائی  
 پھر پانچویں سے کہا کہ تو آ  
 گردن کو وہ توڑ کر بہرہ بولی  
 سلگائیگا آگ کس میں دم ہے  
 لو اور سنو یہ اک نیارا ک  
 سلگائیگا آگ خود وہ آئی  
 کہتی تھی وہ کام اپنا جس سے  
 حجت کی ہوئی جو خستہ حجت  
 حجت نے کھا دلیل خان کے  
 مجھ کو نہیں کر کیوں نے مانا  
 تو جان لے اور تیرے لڑکے  
 یان اسنے تو رونا سب سنایا  
 اور بولا فقط میں یہ تو باتیں  
 سن میں بھی تو کب ہوں تیری منتا  
 سوئے نہیں کچھ دنوئے تھے  
 کاتو نگا زبان زبان جو کھولے  
 بان اپنی سمجھ سے کچھ کہو سخا  
 وہ ہکا کے یہ جو رو کو ذرا کے  
 اوس کام کی سمت ہو کے رہا  
 اک لڑکے سے یوں کہا کہ بھائی

چولے پوہ ہنڈ یا بھر کے رکھی  
 وہ کوستی اک طرف گئی بھاگ  
 بان لاتی ہوں آگ لے لے اسی  
 لے کھکے دکھا دیا اٹکوٹھا  
 منہ پھونک لے آپ اپنا اوٹھ  
 بیچاری اوٹھی اور آگ لائی  
 اس چولے میں آگ کے آگ سلگایا  
 میں آپ ہی مر رہی ہوں بھو کی  
 کیا آگ لگانے میں تو کم ہے  
 سلگالے تو خود تجھے لگو آگ  
 اوس چولے میں آگ خود جلانی  
 وہ پانوں دکھاتی تھی کراس سے  
 اب آئی دلیل خان کی نوبت  
 بیزار ہوئی ہوں میں تو جالتے  
 اس منہ پہ میں لڑکوں سے کہوں  
 اون سے یان کون بھیجی جھگڑے  
 وان سنتے ہی قہقہہ اڑایا  
 میں خوش ہوں اگر گائیں لاتین  
 کچھ بولی تو پھر ہوں آگ کے ڈھنسا  
 کیا موت کے دن قریب آئے  
 منہ توڑوں ابھی جو پھر تو بولے  
 پھر اپنی میں آپ دیکھ لو سخا  
 اک جگہ پہ بیٹھا پھر وہ آگ  
 لڑکوں کے طرف ہوا منی طلب  
 کچھ مار کے لا تو مرغ و ماہی

سا پانی  
 چوری  
 اوئی  
 کھانا  
 خا خدا کا  
 دمی تھی  
 مانے  
 پھیل جا  
 ن گی  
 ضرورت  
 بلایا  
 خرات  
 بیٹھی  
 ری بیٹی  
 ت و پا کا  
 تیرے  
 لالے  
 کے مٹی  
 لے بی بی  
 سے بات  
 کھا لے  
 کے رکھا  
 لے آ  
 مروت  
 ہولے

بھوکے کئے دن کے ہیں کچا میں  
 وہ بولا کہ آپ کو بھی اوجھری  
 امان کو اودھس جو بھونکو آیا  
 چپ میٹھو نہ ہمسے کچھ کہو تم  
 ہمسہ نہ نکالو اوتھا غصہ  
 جنگل میں نئی ہے آج حالت  
 یہ ٹکونہ سو جھتی تھی گھر میں  
 فاتے میں کچھ آج بڑھ رہے ہیں  
 آرام سے بیٹھو تھک گئے ہو  
 تھے کو تو ماتھ سے پٹکے  
 سلفہ نہیں سر کہ جبین ہے  
 معلوم تو ہے کہ میں ہوں بھوکا  
 تیرے مجھے حکم کر رہے ہو  
 بس یاد ہوئی مجھ سے مت ہانک  
 جا تو کہیں آپ ہی نکل جا  
 بیچارہ وہ چپ ہوا یہ سنکر  
 جب اسکی طرف سے دیر پھلایا  
 اور غصہ سے یوں کہا کہ میٹھا  
 اوسنے کہا لو یہ دوسری ہے  
 دان آپ سے گھر ہے وہ اوجھتا  
 خود میٹھے ہو ہٹے کئے مضبوط  
 افیون زیادہ چڑھ گئی ہے  
 یا مفت کہیں شراب اوڑائی  
 یا روزے سے بیٹھے آپ جھکے  
 یا چند دواغ میں سما یا

لکھ بلی نکل  
 ادھامی ۱۲

قسمت میں اگر ہے کچھ تو کھائیں  
 لو امان کی باپ کو بھی اوجھری  
 کیا غصے میں ٹکوکاٹ کھایا  
 امان ہی کے منہ لگے رہو تم  
 دکھلاؤ اودھن کو انا جہ  
 کیا گھر میں بھی تھی یہی حکومت  
 جنگل کی ہوا بھری ہے سر میں  
 کیا انجر سے سر میں چڑھ رہے ہیں  
 کیا پیری میں کچھ بہک گئے ہو  
 افیون کی جھانجہ میں نہ بکے  
 کیا حق میں پانی بھی نہیں ہے  
 اور ضعف سے دم نہیں سماتا  
 خود رائی پر اپنی مر رہے ہو  
 جادشت کی خاک بھوکھ میں بھانک  
 مرحبا خود باک مار کر لا  
 تقدیر پر اپنی سر کو دھنک  
 منہ دوسری کی طرف پھرایا  
 کچھ لکڑیاں پٹکے تو ہی لے آ  
 دیوانہ ہے کوئی تو سہی ہے  
 بان کون ہے آپ کو بھیتا  
 یکم نشہ میں ہو گئے ہو مضبوط  
 یا بنگ کی لگہ می بڑھ گئی ہے  
 معجون غذا سچکے تھائی  
 یا بڑھ گئے تھوڑے کچھ کے  
 ککابنے کی چلم نے یا اوڑایا

اودھم میں کو  
 کچھ میں یہ  
 حالت کے  
 کھان در در  
 لکڑیاں  
 مان راہ میں  
 جب اوس  
 پھر نہیں  
 وہ بولا یہ  
 دن سے  
 ہر بار  
 کس لطف  
 کر یا تو  
 کیا ہے  
 ہے پور  
 بیکاری  
 یہ دیکھو  
 جنگل  
 تم گھر کو  
 کھ  
 ہر او  
 یہ لکھ  
 جھانک  
 ہر  
 اوس



ہے کچھ تو کھائیں  
 تو بھی اوجھل رہی  
 ملو کاٹ کھا یا  
 نہ لگے رہو تم  
 کو اپنا جبر  
 ہی یہی حکومت  
 نا ہے سرین  
 بن چڑھ رہے ہیں  
 بہک گئے ہو  
 رہیں نہ بکے  
 ابھی نہیں ہے  
 م نہیں سماتا  
 مر رہے ہو  
 ہو کہ میں کھانک  
 مار کر لاؤ  
 سر کو دھنک  
 ف پھرایا  
 وہی نے آ  
 سڑی ہے  
 پا کو سمجھتا  
 تے ہو مجھ کو  
 نہ گئی ہے  
 کھائی  
 کچھ کے  
 دیا اور آیا

یا اونگد میں کوئی خواب دیکھا  
 پتیک میں یہ جھوٹے کھائے ہو  
 عادت کے خلاف ہیں یہ باتیں  
 یہاں دروگیا نہ گھٹو نہیں سے  
 تم لکڑیاں چکے آپ لاؤ  
 وان راہ میں خار بوٹے آئے  
 جب اوسنے بھی یون کر مٹی شمالی  
 پھر تیسرے سے کہا بنا جا  
 وہ بولایا تیسری ہے لیجئے  
 وان سے تو اوٹھا چکے نہ امت  
 ہر بار نئی ہے ایک آمد  
 کس لطف پر کون دل لجائے  
 گریا یا تو ہم سے لے لیا ہے  
 کیا تھے ادب ہے باپ میں آپ  
 بے پوچھے لگاتا تھے سرین  
 بیکاری میں ایلا اور سو جھی  
 یہ دھیمو نیا دیکھو سلا ہے  
 جنگل کی بلا تو ہم سمیٹیں  
 تم گھر کو تو صاف کر چکے ہو  
 گھر کو تو کیا برا برا کھو  
 ہم اوٹھیں اور آپ جگے بیٹھیں  
 یہ اٹھنے اوسے ہوئی نہ امت  
 بھارو تو وہ کیا غریب دینا  
 پھر جو تھے سے یون کہا بہت  
 اوسنے کھما اور کچھ مرغوب

آنکھیں تو ملو یہ کہتے ہو کیا  
 یا نند میں بڑ بڑا رہے ہو  
 سو جھی نہ تھی پہلے سے یہ گھاتیں  
 تیسرے پھر بن جا کے تینکے چنتے  
 یا باٹھتے تھے سر کے لاجلاؤ  
 یا کانٹے سمیٹنے کو لائے  
 بیچارے نے مان بھی منہ کی کھائی  
 تو جا ہی کر لے صاف اے یار  
 حضرت کی بھی خوب مدح کیجئے  
 اب لائی ایدہر بھی دیکھو شامت  
 کچھ بھول گئے ہو دیکھے شاید  
 منہ کھائے تو آنکھ بھی بجائے  
 کچھ تمنے بھی عمر بھر دیا ہے  
 ورنہ وہ جناب باپ میں آپ  
 بھائی نہ جانی شکل گھر میں  
 لگتا نہیں بیٹھے بیٹھے کیا جی  
 جنگل میں بھی گھر کا گوسلا ہے  
 اور بتر اخو دگکا کے لیٹیں  
 بسم اللہ یاں بھی ماتھ بھیرو  
 خود سبز قدم ہو چھاڑو میدو  
 تم بھارو بھی وہ تو ہم نہ سر کن  
 کہتا تھا ہوسی لڑی حماقت  
 کہہ یا ناز میں کریدتا تھا  
 کر بیٹھا تو ہنڈیا کی خانگت  
 اچھی کہی آپ نے بھی کیا خوا

ہمتو چو ملے کو تکتے بیٹھیں  
 گھر میں تو بھلا جلا پکے عود -  
 بل کھائیں ویا کہ آپ بیٹھیں  
 کی تکتے گھر کی بستی سوئی  
 یہ سترہ نیا ہے اور ویکو  
 پتھر بندیا میں گل رہا ہے  
 اتنی جو محافطت میں ہے کہ  
 پھر دیکھو ہے یہ وہم خالی  
 کیا کہیا میں نے والے کثامت  
 آپ اوتھتے تو کرتے ہم سب آرام  
 آمان ہی کہیں سے کچھ خولائی  
 آئی ہے جیسا کہ آپ کی موت  
 سستی کو کمال کر دکھاؤ  
 وہ چپ ہوا یاں بھی چوٹ کھائی  
 اس حکم کو لے جانی کہے  
 پھر باخون سے کیا اشارہ  
 تکتے تھا خیر تو چھوڑت  
 ہاشمیری ہی منہ میں تو زبان ہو  
 کیا کہتے ہو بولو کھول کر منہ  
 حضرت فاقہ نہ گھر میں گزرو  
 ہوتا ہے دہان فاقہ کش و  
 کچھ بھر گیا بیٹ کیا ہوا سے  
 یہ تکتے دلیل خان لے ایمان  
 اور گھور کے ناک بھون چرماؤ  
 آنکھوں کو ملا کے پھر دوبارہ

آرام سے آپ بیٹھا بیٹھیں  
 جنگل میں بھی عہدی بن ہے موجود  
 چو ملے سے جناب لگ کے بیٹھیں  
 جنگل میں رہائیں آپ دیہوتی  
 خالی بہت ڈیا کو تکتے بیٹھو  
 یا آپ کا سراو مل رہا ہے  
 کچھ بندیا میں رکھے نہو لے شاید  
 پکتا ہے پلاؤ مان خیالی  
 اوتھنا بھی ہے آکا قنامت  
 ان جھگڑوں سے آپ کو تکیا کام  
 وہ ملی پکائی تکتے کھائی  
 غیرت کہیں جا کے ہو گئی فوت  
 بس اب تو زبان بھی مت ہلاؤ  
 ہے ایسی سہائی بے حیائی  
 نامرد کی پارسائی کہتے  
 اک قہقہہ اوستے اوستہ مارا  
 بے میر لطف بھی کچھ عنایت  
 اور بات اشاروں سے بیان ہو  
 کچھ دیکھنے لگا ہے مان مگر منہ  
 تو ٹھنکناں منہ میں بھر کے بیٹھو  
 انسان تو اناج کا ہے گیرا  
 جو سالنس بھی ناک سے ہو لیتے  
 انگشت دبا کے زیر دندان  
 انگشت خموشی لب پر رکھتے  
 ابرو سے کیا وہیں اشارا

بیغزہ بسو -  
 لڑکے سے -  
 لڑکایہ اشارہ  
 گردن کو اوٹھ  
 کرتے نہیں -  
 کچھ ریشہ نہ پ  
 حضرت کچھ  
 غیرت ہوئے  
 لاسا کہیں -  
 زندہ سے تو  
 رکھتے ہند  
 بہت وہ  
 میں بھوک  
 گرمی جو  
 خالی جو -  
 پھر اسکے  
 کون او  
 میں ہند  
 میں خود  
 میں جا  
 میں ش  
 میں جب  
 مان عقلا  
 وہ جا  
 اسطر



یہ غمزدہ بسوسے فاختہ تھا  
لڑکے سے نہ کام اور کچھ تھا  
لڑکائیہ اشارے سب سمجھ کر  
گردن کو اوٹھا کے اور ملا کے  
کرتے نہیں پوری کوئی بھی نقل  
کچھ رعشہ نہ پیری سے ہوا ہے  
حضرت کچھ سمجھو ہوش پکڑو  
غیرت ہو تو کہتے شرم آئے  
لاسا کہیں لائے بھی لگائیں  
زندے تو ہیں شیر و نہر لکھتے  
رکتے نہیں چھیننے کا قابو  
ہمت وہ کرن گے خاکِ تھر  
میں بھوک سے آبِ مرہا ہوں  
گرمی جو بڑی ہی ہے فاختے کی ٹان  
خالی جو ہے پیٹ اور کیا ہے  
پھر اسکے سوا کہ ہر کا وہیت دا  
کون اڑتا پھرے پرند کیے ساتھ  
میں نہ رش زمین پہ وہ شجر پر  
میں خود کو نہیں سمجھا ل سکتا  
میں جاؤں جس پر بھی تو کیا ہو  
میں شاخچہ ہوں وہ برگِ تر پر  
میں جس پر میں رہوں وہ کلیہ چنے  
ہاں عقل کے آہو میں بے شک  
وہ چاہے تو تابندہ اڑ جائے  
اس طرح غرض دلیلِ خسان جی

تھا سرور پہ بیٹھا اور سننے دیکھا  
مطلب تھا لگائے اور سکوا لاسا  
بول پڑیں اس خرد پہ تھپسہ  
بس کر دئے اونٹ کیسے غم نے  
کہوئی گئی کیا بڑا پے میں عقل  
بیفائدہ سر جو بل رہا ہے  
اتنا بھی زمین پہ تم نہ اکرؤ  
یہ مولیٰ سمجھ میں بھی سمائے  
مرو و نئے بھی کام کچھ میں آئیں  
مروے نہیں کبھی مار سکتے  
اَرَسَلَبَ مِنْهُمْ اَللّٰہُ بَابُ  
اور تے نہیں جنسے نہ کے مچھر  
کیا میں ہوں جو باتیں کرتا ہوں  
بولے یہ سر پہ چڑھے شیطان  
جن مجھ میں حسلول کر گیا ہے  
لاسا ہے نہ دام ہے نہ بھنڈا  
یہاں ضعف سے قابو میں نہیں آتا  
میں نے پراور وہ سرسبز پر  
وہ چرخ کو ہے ابھی سوکتا  
بات آئے نہ خاک وہ ہوا ہو  
یاں بات ہو گل پہ وہ شہر پر  
میں گل پہ وہ بوسے گل پہ ہوئے  
جھکو بھی ہو ہو قوت سے مجھے  
یاں سایہ تک نہ اوسکا مارے  
تھے دلین ذلیل کہے باجی

للمستفيضة من فضلت  
الطالب المطالب

۱. میٹھیں  
ہے موجود  
کے میٹھیں  
وہ ہوتی  
تھے میٹھو  
ہا ہے  
یے شاید  
یالی  
امت  
وہ کیکام  
سائی  
فوت  
امت ہلا  
ہے جانی  
کتے  
سہ مارا  
عناست  
پیان ہو  
ن مگر منہ  
کے میٹھو  
خیرا  
لیتے  
ندان  
کے  
نارا

جس بیٹے کو جو کہ سنا نہ مانا اور چند سنا دی سید ہی اولیٰ مجبور ہوئے وہ مرد و عورت خود چوٹا بنایا دسنے جانی اور لکڑیاں آپ پھٹکے لائے جب ہو چکی سب یہ جانفشانی	بہر گز سنے بنا دیا بہ سنا کافی ہوئی عمر بھر کو جوتی کرنے لگے اپنی آپ خدمت خود بند یا چڑائی بھر کے پانی سنگا نے کو آگ دونوں لکھے پکے لگا چوٹے پر وہ پانی
-----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

تماشا کردن فاختہ معاملہ تا اتفاقی دلیل خان بازوجہ و اطفال و  
و استفسار حال ایشان بمحور یافت حال خلیل خان سابق و جواب  
دادن دلیل خان بفاختہ بہ تعلیب خلیل خان

وہ فاختہ سب یہ دیکھتا تھا تم کون ہو کیا تمہارا ہے نام کیون کرتے ہو اس قدر مشقت بولامین دلیل خان ہوں ہشیار اور بچوں نے مجھ کو دی ہر ذلت لینے کا نہیں میں نام اون کا بولادہ فاختہ کہ اچھا ہے کہتے تمہارا کیا یہ نقشہ اوس شخص نے سنگے کی یہ تقریر	آخر کو وہ یوں جھک کے بولا کیون آئے ہو یاں تمہیں ہو کیا کام کیون ہے یہ گوارا اتنی وقت حجت میری جو رو ہے خبردار ہے نام سے اُنکے مجھ کو نفرت ہے سارا خلافت کام اون کا یہ مانا ہے تم یہ کرتے ہو کیا اس بندیا میں تم بکاؤ گے کیا ہے تیرے پھانے کی یہ تقریر
------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	-------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

رو جواب نے فاختہ بجانب دلیل خان بہ طعن و تشنیع و مراجعت  
و دلیل خان بخانہ خود بلا حصول مقصود بصد نامت و پاس

وہ فاختہ بولا واہ واہ واہ	کیا خوب سچہ ہے تلو و اللہ
---------------------------	---------------------------





ہے فرض یہاں رضا و تسلیم  
 یان عجز ہوں دل میں اور ساجت  
 یان طبع میں انکسار ہوں  
 یان سمع قبول کان میں ہو  
 یان دل میں کھنکھار ہوئے حاصل  
 یان چاہئے ہو تصفیہ سراپا  
 یان سر ضرب عشق و شفاقت  
 یان کثرت و وحدت ایک ہو جائے  
 یان شاہ ہے بندہ کتنے  
 اس کو چہ میں چاہئے کہ زہار  
 عیش و آرام سے ہو کاوش  
 کچھ حرص و ہوس حمد نہ ہو دے  
 یان ولین بھری ہو خوش بہادی  
 یان فہم اور فکر ہو بصدر غور  
 یان اطمینان ہوئے ہر دم  
 یان چاہئے اتفاق باہم  
 یان کل لسان ہے نہ منطوق  
 یان بے تاویل و بحث و حجت  
 قرآن و حدیث و فقہ گر ہے  
 رکھ دلیں خیال حق پرستی  
 کر غور سے میری بات درگوش  
 ہے قصہ سے یان غرض عبادات  
 سنت بہ عمل جو کے ذیل ہے  
 یحان کھولے ہر صوت ہر حال  
 یحان نقرہ چستان معنی

لازم ہے یہاں خشوع و تعظیم  
 ہو صبر و توکل و قناعت  
 انگہوں میں جا و قار ہو دے  
 اور خلق حلق زبان میں ہو  
 اور چاہئے آساع کامل  
 انسان بنے اذنب کا نیت لا  
 بنجائے مخزن امانت  
 یان وحدت و کثرت ایک ہو جائے  
 یان وہ درویش در گھمے  
 ہو دلیں نہ رخ و شک و انکار  
 ہو لذت و کمالی نہ خواہش  
 اور طبع میں خوے رہ نہ جوے  
 رندی آزاد دی ہمیرا دی  
 چلتا نہیں طن و موسم کا زور  
 ہو جائے حدیث نفس برہم  
 تم میں ہے غضب نفاق باہم  
 یان مومن بن نہ مومن افی  
 ازراہ صلاح و عدل و نصفت  
 اور کھکھو اصول سے خبر ہے  
 باطل کے نشے کی چھوڑ مستی  
 لے ہوش وہ جسکو کٹی میں ہوش  
 جگر و نہ جہان کے مارے لات  
 بر علم حدیث کا یہ پھل ہے  
 افعال کے معنی یان میں اعمال  
 یان نام کے معنی میں مستی

۱۲۸  
 ۱۲۹  
 ۱۳۰  
 ۱۳۱  
 ۱۳۲  
 ۱۳۳  
 ۱۳۴  
 ۱۳۵  
 ۱۳۶  
 ۱۳۷  
 ۱۳۸  
 ۱۳۹  
 ۱۴۰  
 ۱۴۱  
 ۱۴۲  
 ۱۴۳  
 ۱۴۴  
 ۱۴۵  
 ۱۴۶  
 ۱۴۷  
 ۱۴۸  
 ۱۴۹  
 ۱۵۰  
 ۱۵۱  
 ۱۵۲  
 ۱۵۳  
 ۱۵۴  
 ۱۵۵  
 ۱۵۶  
 ۱۵۷  
 ۱۵۸  
 ۱۵۹  
 ۱۶۰  
 ۱۶۱  
 ۱۶۲  
 ۱۶۳  
 ۱۶۴  
 ۱۶۵  
 ۱۶۶  
 ۱۶۷  
 ۱۶۸  
 ۱۶۹  
 ۱۷۰  
 ۱۷۱  
 ۱۷۲  
 ۱۷۳  
 ۱۷۴  
 ۱۷۵  
 ۱۷۶  
 ۱۷۷  
 ۱۷۸  
 ۱۷۹  
 ۱۸۰  
 ۱۸۱  
 ۱۸۲  
 ۱۸۳  
 ۱۸۴  
 ۱۸۵  
 ۱۸۶  
 ۱۸۷  
 ۱۸۸  
 ۱۸۹  
 ۱۹۰  
 ۱۹۱  
 ۱۹۲  
 ۱۹۳  
 ۱۹۴  
 ۱۹۵  
 ۱۹۶  
 ۱۹۷  
 ۱۹۸  
 ۱۹۹  
 ۲۰۰

۱۲۸  
 ۱۲۹  
 ۱۳۰  
 ۱۳۱  
 ۱۳۲  
 ۱۳۳  
 ۱۳۴  
 ۱۳۵  
 ۱۳۶  
 ۱۳۷  
 ۱۳۸  
 ۱۳۹  
 ۱۴۰  
 ۱۴۱  
 ۱۴۲  
 ۱۴۳  
 ۱۴۴  
 ۱۴۵  
 ۱۴۶  
 ۱۴۷  
 ۱۴۸  
 ۱۴۹  
 ۱۵۰  
 ۱۵۱  
 ۱۵۲  
 ۱۵۳  
 ۱۵۴  
 ۱۵۵  
 ۱۵۶  
 ۱۵۷  
 ۱۵۸  
 ۱۵۹  
 ۱۶۰  
 ۱۶۱  
 ۱۶۲  
 ۱۶۳  
 ۱۶۴  
 ۱۶۵  
 ۱۶۶  
 ۱۶۷  
 ۱۶۸  
 ۱۶۹  
 ۱۷۰  
 ۱۷۱  
 ۱۷۲  
 ۱۷۳  
 ۱۷۴  
 ۱۷۵  
 ۱۷۶  
 ۱۷۷  
 ۱۷۸  
 ۱۷۹  
 ۱۸۰  
 ۱۸۱  
 ۱۸۲  
 ۱۸۳  
 ۱۸۴  
 ۱۸۵  
 ۱۸۶  
 ۱۸۷  
 ۱۸۸  
 ۱۸۹  
 ۱۹۰  
 ۱۹۱  
 ۱۹۲  
 ۱۹۳  
 ۱۹۴  
 ۱۹۵  
 ۱۹۶  
 ۱۹۷  
 ۱۹۸  
 ۱۹۹  
 ۲۰۰

کچھ پڑھ  
 مقنی  
 اک  
 روغ  
 باور  
 شایعہ  
 اشتا  
 ان  
 بدگر  
 ر  
 حکو  
 ر  
 مان  
 بد  
 ک



کچھ پڑھ کے جو منہ سے کہے غنی  
 معنی نہیں کہ جگت سی ہے یہ  
 اک بولی کو آپ کھولتے ہو  
 روغن کو جو کوئی منہ یہ لایا  
 باوہم و خیال و عقل و باقیل  
 نسخہ منسوخ پر نظر ہو  
 امثال کے سب نکات سمجھے  
 ان باتوں کی بو نہیں ہے پاس  
 بدگوئی سے تو بگڑ گیا ہے  
 بس دلمین تو موذیل اور خوا  
 گو سارا جہان سمجھے آٹو  
 بس بھان سے جلو ہوا ہو سر کو  
 ماتہ آتا ہوں میں ٹھاکے فی الحال  
 میں اور مجھے ٹکڑے تو  
 لنگڑے بھی کہیں میں کرتے سیر  
 خاش بھی مھر کو ہے تکتی  
 ہرے کہیں ساز میں بجاتے  
 جسے سمجھے یہ خبر جٹائی  
 یہ رنگ وہی جما گیا ہے  
 تھا وہی گھلاڑی جس کو بھجائی  
 کثرت میں تھی وحدت اوس کے ظہر  
 مت ریس کر اوس خلیل خان کی  
 مان خبر سے آپ گھر کو جاؤ  
 کچھ تم کو اب ہے اور نہ حرمت  
 آپس میں تو انفاق کر لو

کہتا ہے تو ترجمہ کو معنی  
 بان حل لعنت لعنت سی ہے یہ  
 اپنی بولی میں بولتے ہو  
 گھسی کہنے سے گھسی نہ منہ میں آیا  
 ہو مصحف پاک کی نہ تاویل  
 اور شان نزول سے خبر ہو  
 مقشابہ و محکمات سمجھے  
 مان منہ تو بنا لیا ہے سند اس  
 منہ تیرا بہت ہی سڑ گیا ہے  
 حجت کو تو اپنی جوتیاں مار  
 ہن اسے ہی منہ سے آپ ٹھو  
 مان جانیے ٹھنڈے ٹھنڈے گھر کو  
 یہ منہ ہے اور مسور کی دال  
 کیا میری ہنیں سنی ہے کو کو  
 اندر ہے بھی پکڑتے ہن بیڑین  
 مکھی بھی ہے شمع پر لپکتی  
 گونگے بھی کہیں ہن لوگ نکاتے  
 ہرے کو بہر وین سنائی  
 یہ فاختہ وہ اور اگیا ہے  
 سوسنے کی حیرانہ آئی  
 وحدت میں تھی کثرت اوس کے ظہر  
 کجہیات تھی اور اوس جوان کی  
 بس باتیں زیا وہ مت بناؤ  
 بان کو پسند ہے یہ صحبت  
 سینے سے جدا نفاق کر لو

محلہ معلوم در اللہ آباد  
 محلہ کا جانی انجیر  
 تزلزل شران علی  
 اور جہاں داجو  
 والکھنر المتشابہ  
 الاصلہ فاجلو احوال  
 وحسوا احرام  
 اعلو علی الحکمہ  
 آمنا علی المتشابہ  
 واعتبروا بالمتشابہ

ہو یوں بھی بشر نہ کوتہ اندیش  
 ہے بوالہوسی عسرم اتنا  
 کچھ میں خودی کے وہیں ہے ہو  
 عقیش و آرام پر ہو مرتے  
 ہر ایک کو جب جاہ و پیش  
 آنکھیں پھونی ہیں کیا دلوں کی  
 خود راہی میں رات دن ہے کاش  
 اللہ زبانیہ دل میں ست رام  
 سب غصہ و غم اپنے تن پر ہیں  
 ایک ایک کو کرتا ہے نصیحت  
 آپس میں ہنر و درخج ایسے  
 قول و اشتراک کا نہیں پاس  
 ہر ایک کو دوسرے سے کہہ رہے  
 گر حید کا نام لو تو مہربان  
 بیٹوں میں بھری ہوئی ہے آتش  
 جاہل غافل خدا کے مارے  
 اطلاق کی سمت ایک بالشن  
 ہر ایک بگھارتا ہے قافلان  
 ترے سامانی پر ہو فرعون  
 غیرت سے لجا تا ہے نہ ازرم  
 سخت میں ہر اک بنا ہے مزور  
 کچھ ایک کا ایک کو نہیں ڈر  
 نشان ایک اک بہ دہرے ہے  
 ہر ایک سے ایک اڑتا ہے  
 ہر اک کا خیال ہے پریشان

ملہ دین آیت دگر  
 کوری دلت نہا  
 لالعی الا بصار و  
 کن لعی القلوب البانی  
 فی الصدور ۱۲

ہو کچھ بھی تو قدرت پس و پیش  
 ہے ایسے سے عسرم اتنا  
 سخت کے بلاین پھنسے ہو  
 ہر امر میں نام پر ہو مرتے  
 اندھے آنکھوں کے چاہ و پیش  
 ہر ایک کو سو جتی ہے اولی  
 نامزدی و کابلی کی خواہش  
 اندھے آنکھوں کے نین سکھ نام  
 سب آگ کے تیلے بن رہے ہیں  
 اور غور کرو تو خود قضیحت  
 ہوئے ہیں عدد سے جان جیسے  
 دل سے نہیں جاتے وہم و سوا  
 کینہ ہے بغض ہے حسد ہے  
 یان قول کریں او ہر مکر جانین  
 بنے خواہش نفس کی پرستش  
 یا بند حدیث نفس ہمارے  
 ننگو نہیں اب و گل سے جنبش  
 ہر اک ہے بنا ہوا فلاطون  
 کچھ اتنا نہیں سمجھ میں ہو کون  
 اور جھوٹے بڑکی کچھ نہیں شرم  
 ایک اک بنا رہا ہے مروود  
 میں قس خدا کے سارے غم  
 غیبت ایک اک کی کر رہا ہے  
 اور عقل میں اپنی سہرا ہے  
 ہر اک ہے خودی میں اپنی حیران

سارے باہر نقا  
 ہر تہیہ و کوار  
 تیار میں جفا  
 ہے خبا کث  
 ہے میرے ہر  
 تھی حق یہ ہو  
 تجھے تلافی  
 میں آنکھیں  
 تم مجھ کو سکھ  
 پس اب  
 جان  
 یان غیب  
 اک دل  
 ہو قافیہ  
 پس چلے  
 یان بوا  
 کب ما  
 جب  
 چلے



سارے باہم اتفاق میں ہیں  
 پھر تیرے یہ ولولہ ہے اتنا  
 کیا سر میں جنوں ترے سما یا  
 ہے خط کہ نشہ کھالیا ہے  
 ہے میرے ہی واسطے یہ جرات  
 تھی عقل یہ ہی جو ساتھ لایا  
 تجھے ترافض سے بے محبت  
 میں آتا نہیں تجھارے بس میں  
 تم مجھ کو بکڑ نہیں سکو گے  
 بس آپ تحلیل خان نہ بنے  
 ورنہ جسم تھے بار ایک تھی جان  
 یان غیب ہو ابے نام وحدت  
 اک دل تھے وہ سہ طرحے باہم  
 ہو تو تو اک اک بھگل جا گے  
 بس چلے نہ آپ چال اور سخی  
 مان بوالہوسی ہے اور دھوکا  
 کب مال ہے میرا تم سے ٹھرتا  
 جب سخت جواب دے پاتا  
 بکے کچھ اور بک رہے تھے  
 پھل نخل اتفاق کے یہ پائے  
 کو فاختہ کو بہت اور ڈرایا

سو تفرقے اتفاق میں ہیں  
 اس بود پر حوصلہ ہے اتنا  
 کیا وسم یہ بیٹھے بیٹھے آیا  
 تھپکے کو الٹ لیا ہے  
 یا پہلے بھی تھی کبھی یہ ہمت  
 کچھ سر میں بھی یا کہ چھوڑ آیا  
 اپنا آپا نہیں سنبھلتا  
 جب تک نہ ہو اتفاق دس میں  
 کب مانو گا لاکھ گر بکو گے  
 بے کھونٹے نہ آپ اتنا تنے  
 یان بار بار میں بار بار ہر آن  
 قلت میں بھی یان ٹری ہر کثرت  
 یان تن بھی تو میں نہیں منہ اس میں  
 فکر بھین تو جو جی مل جا گے  
 کچھ اور تھی چال ڈال اور سخی  
 مانوں سے نہیں ہے کام چلتا  
 یہ فاختہ تم سے کب ہے اور ٹپتا  
 نادم ہوا اور سر جھکا یا  
 ایک ایک کے منہ کو بک رہے تھے  
 ہو کر شر مندہ گھر کو آئے  
 اک پر سخی نہ اوسکا ماتہ آیا

### و تہذیب بہ نفس خود و عبرت درین قصہ

یون آبرو ماتہ سے نہ بکے  
 تو لوٹ حدوٹ سے ہو سادہ

علومی نہ ہو جس کو کام کیجے  
 اوس دشت کا گرے کچھ ارادہ

پس ویش  
 سوزم اتنا  
 عین سے ہو  
 مرستے  
 چاہ ویش  
 اولی  
 وایش  
 بن سکے نام  
 سہ میں  
 سخت  
 مان جیسے  
 ہم و سوار  
 مد ہے  
 جانین  
 بنش  
 مش  
 لاطون  
 ون  
 شم  
 وود  
 ظہر  
 ہے  
 میران



آئینہ زلفش سادہ باید  
اوس سر و کی دلوگر ہوا ہے  
اوس گنج سے نفع ہے اوٹھانا  
میدان میں آ تو مرد بن کر  
ہاں تو بھی خلیل خان سا بن مرد  
جتے رہے ہنڈیا کے تلے آگ  
کتے بن آ سیکو استقامت  
اور ہنڈیا نہ او بیٹے کھائے گرجش  
اسرار نہ آئین تیرے تا خلق  
سُن عشق سے ہوئے مین پیدا  
بس عشق ہو دلمین اور امانت  
ہو جائے مرد بازی کیجے  
پہچانتے والے ہن بیت لوگ  
مغلوی مین ہاں جو کچھ نکل جائے  
اس نقشے کو مت سمجھہ کہانی  
اب قصہ ہوا تمام و انجام

تسا سادہ غدار روٹنا یاد  
اوس نہر بہ جان جو مبتلا ہے  
ٹوٹا ہوا گھر ہے گریب نا  
نامر دون کی طرح پھر نہ گھر گھر  
اک دم رہ عشق مین نہ ہو سرد  
پیاختہ بے غرض ہو بیٹے لاگ  
گو سارا جہاں کرے ملا مت  
اوٹھ جائے نہ اوسکے سر سر پور  
کہتی ہے امانت او سکوں خلق  
ہوئے ہن یقین سے ہویدا  
حاصل ہو یقین و استقامت  
ور نہ یا مین بہت ہن کیجے  
ہر خام کا ہو گشتہ کا جوگ  
ہنڈیا تھی او بل گئی او بل جائے  
عبرت کی ہے بات سوج جانی  
اسے حضرت دل سلام و اکلام

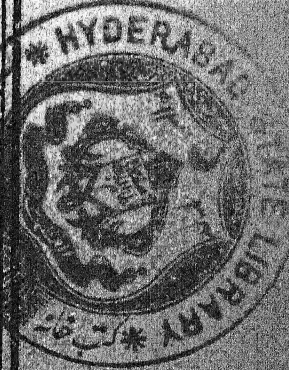
### دالنے سے شیر

قطعات تاریخ طبع مثنوی ہذا

از حبیب الدین صاحب صفیر حیدر آبادی

یہ تمام علوی عالی تبار  
دہوم ہے ملکیت اور جہوت  
ہن سلم سے تیغ کے جوہر بیان  
چوڑ دلی لاہوت کی دل نے جگ  
لکھ دو سال طبع تم بھی اے صفیر

واقعی کس شان کی تالیف ہے  
ہر کہ وہ مائل توصیف ہے  
دیکھو تو غیب ہو تحذیف ہے  
برقش اسکی قابل تعریف ہے  
مرشد کامل کی تصنیف ہے



از ابوالرضا  
جیکہ تصنیف  
سال تار

از میرزا تہنید  
سے سترہ  
لکھا سن  
از عبد حقیر

سب سے  
میکش نے



روشناید  
و بتداب  
ستانا  
فرز نہ گھر گھر  
وسرود  
بویے لاگ  
لامت  
سرور سرور  
نوب خلق  
سے ہویدا  
تقاسم  
ن کیجے  
نہ کا جوگ  
آویل جائے  
یوح جانی  
لام دالام  
مالیف ہے  
یف ہے  
یف ہے  
یف ہے  
یف ہے

از ابو الرضا مولوی سید رضی الدین حسن صاحب کتبی حیدرآباد

جیکہ تصنیف جناب علوی	ہو چکی طبع نشان و شوکت
سال تاریخ کتب کتبی نے	فتاویٰ آرخام عبرت

از میر تہنیت علی صاحب محشری شاگرد و مرید حضرت مصطفیٰ علیہ الرحمہ

سے ستر خدا سے یہ جو حنفی مملو	سر پر کھگی اسکو ساری خلقت
لکھا سن طبع محشری نے اسکا	ہے تلج جہانیاں خدام عبرت

از عبد حقیر شمس الحق سجاد علی میکش تحفانوی خادم و لطفی

حضرت مصنف علیہ الرحمہ

سب سے یہ فتویٰ مقام عبرت	مرشد کا قول ہے کلام عبرت
میکش نے طبع کی یہ لکھی تاریخ	ہے یہ عرفان حق خدام عبرت

یہ کتاب

داخل نمبر	۶۲۱۸
فن نمبر	ج ۲۵۱
تکتاب نمبر	



RARE BOOK  
NOT TO BE CHECKED  
1987

